شراب اور نشہ آور اشیاء

کی

حرمت و مضرت

تألیف

علامہ الشیخ احمد بن حجر آل بوطامی البنعلی

محکمہ شرعیہ، دوحہ، قطر

ترجمانی

شمیم احمد خلیل السلفی

ناشر

اسلامک ریسرچ اکیڈمی

۴- جوگابائی، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

نام کتاب : شراب اور نشہ آور اشیاء کی حرمت و مضرت
تصنیف : علامہ احمد بن حجر آل بوطامی، قاضی محکمہ شرعیہ قطر
ترجمانی : شمیم احمد خلیل احمد الہندی
طابع و ناشر : اسلامک ریسرچ اکیڈمی ۴۴ جوگابائی، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵
طباعت : جید پریس بلی ماران، دہلی ۱۱۰۰۰۶

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ توعیہ اسلامیہ، ۴۴ جوگابائی، جامعہ نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵
۲۔ ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سنٹر، پوسٹ بکس : ۷۰۲۲ نئی دہلی ۱۱۰۰۶۵

فہرستِ مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
عرض ناشر	۵	فصل	۵۳
تمہید	۹	تحریم شراب وسنت سے دلائل	۵۴
تقریظ بقلم شیخ محمد سلیمان اشقر	۱۱	عقل شراب کی حرمت پر شاہد ہے	۶۲
تقریظ بقلم شیخ احمد بن محمد سنقیطی	۱۴	شراب کی حرمت پر شبہات اور اس کا ابطال	۶۵
مقدمہ	۱۸	شراب کے متعلق احکام	۸۱
مسلمانوں کے اندر شراب اور مسکر و مخدر اشیاء کے شیوع کے اسباب	۲۱	شراب اور دوسری مسکرات کی حکمتِ تحریم	۹۱
سببِ تالیف	۲۵	قارئین کے لیے توضیح وبیان	۹۱
خمر کی تعریف	۲۸	صحت پر شراب کے مضر اثرات	۹۲
تحریم خمر کی سبب نزول	۳۰	معاملات میں شراب کی مضرتیں	۹۴
کتاب وسنت واجماعِ امت اور عقل وطب سے شراب کی حرمت کا ثبوت	۳۵	مالی نقصانات	۹۵
تحریم شراب وجوا کی تاکید آیاتِ مائدہ میں چودہ طریقے سے	۴۶	دینی مضرتیں	۹۶
		مضراتِ خمر کے سلسلہ میں بعض مغربی اطباء کی شہادتیں	۹۸

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
طب اور شراب	۱۰۱	افرنگی عطر	۱۳۱
شراب نوشی کے اسباب شرابیوں کے اعذار اور اس کا بطلان	۱۰۶	تمباکو کا حکم	۱۳۳
شراب کی مذمت میں شعراء کے بعض کلام	۱۱۳	سگریٹ نوشی دیر میں ظاہر ہونے والی خودکشی ہے	۱۳۸
مخدرات اور اس کی تجارت	۱۱۶	قات ایک نشہ آور پودا ہے	۱۴۳
مخدرات کی تاثیر ونقصانات	۱۲۶	طبی تحقیق	۱۴۹
اشاعتِ مخدرات کے اسباب	۱۳۰	خاتمہ	۱۵۱

عرضِ ناشر

شراب اور نشہ آور اشیاء کے استعمال کی تاریخ بھی کم و بیش اتنی ہی پرانی ہے جتنی انسانی تہذیب کی تاریخ۔ یہ اندازہ لگانا بہت مشکل ہے کہ انسان نے ام الخبائث کا استعمال کب شروع کیا اور اس کی نامسعود ایجاد کا سہرہ کس کے سر ہے؟ تاہم اس برائی نے جتنی تیزی سے اور جتنی گہرائی تک اپنی جڑیں پھیلائی ہیں اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ تمام عالمی مذاہب نے اس کے استعمال کو ممنوع قرار دیا ہے۔ اگرچہ چند علاقائی مذاہب میں بعض نشہ آور اشیاء جیسے بھنگ وغیرہ کے استعمال کی روایت ملتی ہے، کہیں کہیں مذہبی تقریبات میں شراب کا استعمال بھی ہوتا رہا ہے، لیکن صحفِ سماوی میں شراب اور نشہ آور اشیاء کے استعمال کی ممانعت و مذمت واضح طور پر آئی ہے۔ مصلحین نے کم و بیش ہر دور میں اس کے مضر اثرات سے معاشرہ کو بچانے کی کوششیں کی ہیں، حکومتوں نے قانون وضع کئے ہیں، سزا اور جرمانے بھی کئے گئے ہیں۔ مغل بادشاہ جہانگیر نے تمباکو نوشی کو روکنے کے لئے کافی سخت سزائیں رکھی تھیں لیکن بدقسمتی سے ان تمام تدارکی اقدامات کے باوجود شراب اور نشہ آور اشیاء کا استعمال روز افزوں ہے۔

اور آج کے دور میں شراب سماجی برتری کا معیار اور نشہ آور اشیاء کا استعمال فیشن بن گیا ہے۔ اسمیک اور ہیروئن جیسی گندی اشیاء کا کاروبار عالمی منڈی میں اس قدر عروج پر ہے کہ بڑی طاقتیں بھی اس کے آگے بے بس ہیں۔ امریکہ جو عالمی قائد ہونے کا مدعی ہے وہاں ان اشیاء کا استعمال سب سے زیادہ ہے۔ یورپ برسوں سے انہیں گندگیوں کے استعمال کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے۔ شراب نوشی تو مغربی تہذیب کا ایک حصہ بن ہی چکی تھی لیکن جدید نشہ آور اشیاء کے استعمال کی وبا نے نوجوان نسل کو اس طرح جکڑ لیا ہے کہ نجات کی کوئی شکل نظر نہیں آرہی ہے کیونکہ یہ کاروبار بڑا منافع بخش ہے۔ اس لئے پس پردہ اس میں بھی ایسی ہستیاں شامل ہیں جنکے عروج و اقتدار کو دیکھتے ہوئے انگشت نمائی بھی آسان نہیں ہے۔ مسلم معاشرہ بھی اس سے مامون نہیں ہے، تاہم یہ شکر کی بات ہے کہ ہمارے معاشرہ میں

یہ بگاڑ اتنا عام نہیں ہے۔ محرمات ومنکرات سے اجتناب کا جو جذبہ اسلامی معاشرہ کی صالح روایات کا ایک اہم حصہ ہے، بلاشبہ یہ اسی کی برکت ہے کہ اس آفاقی بگاڑ اور فساد کے دور میں بھی تباہی کا یہ طوفان مسلمانوں کے قدم نہیں ڈگمگا سکا ہے۔ اس کے باوجود نئی نسل میں ہر طرف بے راہ روی کی جو روش ہے اس کے کچھ نہ کچھ اثرات مسلم معاشرہ میں بھی دکھائی دیتے ہیں اور ضرورت ہے کہ انہیں بڑھنے سے سختی کے ساتھ روکا جائے۔ نشہ آور اشیاء کا استعمال انسانی معاشرہ کی بدترین برائیوں میں سے ایک ہے۔ بعض عیار اور مفسد اپنے مذموم ترین مقاصد وعزائم کی بجا آوری کے لئے اسے ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے رہے ہیں۔ اسلامی تاریخ میں حسن بن صباح نے نوجوانوں کو حشیش کا عادی بنا کر قاتلوں اور دہشت گردوں کا گروہ تیار کیا تھا اس نے جو تباہی مچائی تھی وہ اسلامی تاریخ کے دردناک ترین ابواب میں سے ہے۔ یہ حشیشین گروہ جس شاطرانہ اور خفیہ طریقے سے قتل وغارتگری کرتا تھا اس نے ایسی شہرت حاصل کی کہ آج تک انگریزی زبان میں حشیشین (ASSASSIN) کا لفظ قاتل کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ قلعہ "الموت" کے اس دہشت گرد نے کس طرح نوجوانوں کو اپنے دام میں پھنسایا تھا۔ اقبال نے خضر راہ میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے ؎

ساحر "الموت" نے تجھ کو دیا برگ حشیش
اور تو اے بے خبر سمجھا اسے شاخ نبات

آج بھی یہ برگ حشیش قوموں کی سیاست اور مزاج میں دخیل ہے۔ کسی زمانے میں چینی افیون خوری میں ضرب المثل تھے اور ان کی گراں خوابی کی حکایتیں بیان ہوتی تھیں لیکن آج چین نشہ آور اشیاء کے استعمال سے نجات پا کر عالمی طاقت بن گیا ہے، دوسری طرف عالمی طاقتیں ہیروئن اور اسمیک جیسی منشیات کے ہاتھوں اخلاقی میدان میں تو تباہ ہو ہی چکی تھیں، ایڈز جیسی مہلک بیماریوں نے وبائی صورت اختیار کرکے ساری دنیا میں انہیں اور بھی حقیر بنا دیا ہے۔ نشہ آور اشیاء کا استعمال اور اس کا کاروبار انسان کو پستی کی کس انتہا تک پہنچا سکتا ہے۔ اس کا اندازہ اس خبر سے کیا جا سکتا ہے جو جنگ ویت نام کے دوران اخبارات میں شائع ہوئی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ ویت نام میں امریکی اسمگلروں کے

ایک گروہ نے یہ طریقہ اختیار کر رکھا تھا کہ جنگ میں ہلاک ہونیوالے فوجیوں کی جو لاشیں امریکہ بھیجی جاتی تھیں، یہ گروہ ان لاشوں کے پیٹ چاک کرکے اندرونی اعضاء نکال کر ان کی جگہ نشہ آور اشیاء کے پیکٹ بھر دیتا تھا۔ تابوت میں بند قومی شہیدوں کی یہ لاشیں جب امریکہ پہنچتی تھیں تو وہاں دوسرا گروہ تدفین سے قبل پوسٹ مارٹم کی آڑ میں ان لاشوں کو دوبارہ چیر کر یہ ساری نشہ آور اشیاء نکال لیتا تھا۔ اللہ جانے کب سے یہ مذموم کاروبار جاری تھا۔

ابھی کچھ دنوں پہلے تھائی لینڈ میں بھی ایک ایسے گروہ کا پتہ چلا جو بچوں کو اغوا کرکے انہیں قتل کرتا تھا اور پھر ان کی لاشوں میں نشہ آور اشیاء بھر کے اسمگلنگ کا کاروبار کرتا تھا۔ ذرا سوچئے کہ انسانی پستی، خباثت اور بہیمیت کی اس سے بدترین مثال اور کہیں مل سکے گی۔

ہمارا پڑوسی ملک پاکستان نشہ آور اشیاء کی پیداوار اور کاروبار میں خصوصی شہرت پا گیا ہے۔ افغانی قبائل اور کوہستانی علاقے اس کا مرکز ہیں۔ گذشتہ دنوں پاکستان میں جو بھیانک نسلی فسادات مہاجروں اور پٹھانوں کے درمیان ہوئے ان کی بنیاد بھی انہیں گندگیوں کا کاروبار تھا۔ پٹھانوں کو شبہ تھا کہ ان کے خفیہ کاروبار میں رکاوٹیں پیدا کرنے میں مہاجروں کا ہاتھ ہے۔ اس بدگمانی نے ہزاروں بے گناہوں کو خاک وخون میں تڑپایا اور کروڑوں کی املاک تباہ ہوئیں اور دونوں گروہوں کے درمیان نفرت اور خونی کشمکش کا ایک لامتناہی دور شروع ہو گیا۔

اس طویل پس منظر کو پیش کرنے سے مقصد یہ ہے کہ وحشت وسفاکی، تباہی و غارت گری کی ایک مختصر سی تصویر پیش کی جاسکے جو شراب اور نشہ آور اشیاء کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتی ہے۔ آج عالمی پیمانہ پر نشہ آور اشیاء کے استعمال اور کاروبار کے خلاف اقدامات جاری ہیں مگر اس بے کردار سیاست اور ریاکارانہ عمل سے ان اقدامات کی کامیابی معلوم۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دین و اخلاق کا شعور اور جذبہ بیدار کرکے عوامی ذہن تیار کیا جائے تاکہ ہر شخص منکرات و محرمات سے دامن کشاں رہے۔

علامہ قاضی شیخ احمد بن حجر آل بوطامی حفظہ اللہ و تولاہ کی یہ اہم کتاب اسی جذبہ کے تحت لکھی گئی ہے اور ہمارے فاضل دوست شیخ شمیم احمد خلیل الہندی فاضل قطر یونیورسٹی نے بھی اسی مبارک جذبہ کے تحت اس کا اردو ترجمہ کیا ہے تاکہ یہ جامع تصنیف زیادہ سے زیادہ ہاتھوں میں پہنچے اور عوام نشہ آور اشیاء کے مضر اثرات سے واقف ہوں اور بگڑتے ہوئے معاشرہ کو بچانے کے لئے عام احساس پیدا ہو۔ اسلامک ریسرچ اکیڈمی جوگا بائی نئی دہلی کے اشاعتی پروگرام کے تحت بھی یہ مفید کتاب اسی لئے شائع کی جارہی ہے کہ اسے ملک کے گوشہ گوشہ میں پہنچایا جائے اور نشہ آور اشیاء سے پیدا ہونے والے جسمانی، اخلاقی، طبی عوارض سے لوگوں کو باخبر کیا جائے۔ یہ کتاب کسی کاروباری منفعت کے نقطۂ نظر سے نہیں بلکہ تبلیغی اور دعوتی پہلو کو مدنظر رکھ کے پیش کی جارہی ہے۔ ادارہ کا بنیادی مقصد دین واخلاق کا صحیح شعور بیدار کرنا اور بہتر سماجی احساس پیدا کرنا ہے۔ اسی مقصد کے تحت ادارہ کے متعدد شعبے سرگرم کار ہیں اور یہ پیشکش بھی اسی پروگرام کا ایک جزء ہے۔

امید ہے کہ اس کی اشاعت سے مصنف، مترجم اور ادارہ کا وہ مقصد کماحقہ پورا ہوگا جس کے لئے اسے پیش کیا گیا ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس کی اشاعت میں حصہ لیں، خود پڑھیں اور دوسروں کو اس کی ترغیب دیں کہ آج کے بگاڑ کے دور میں اصلاح کی ترغیب دینا بھی بڑا اہم کام ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

مدیر

اسلامک ریسرچ اکیڈمی

۴، جوگا بائی، نئی دہلی ۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

ہماری یہ کتاب خلیجی ریاست قطر کی عدالت شرعیہ کے قاضی شیخ احمد بن حجر آلِ بوطامی حفظہ اللہ کی عظیم القدر عربی تصنیف " الخمر وسائر المسکرات تحریمہا واضرارہا " (شراب اور دوسری نشہ آور چیزوں کی حرمت اور ان کے نقصانات و مضرات) کا ترجمہ ہے۔ جو پہلی مرتبہ ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں شائع ہوئی تھی۔ آٹھ سال کی مدت میں اس کتاب کے پانچ ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ اس پر علامہ محمد سلیمان اشقر سکریٹری وزارتِ اوقاف کویت اور فضیلۃ الشیخ احمد بن محمد شنقیطی مدرس حرم مکی کی تقریظات ہیں جن سے اس کتاب کی اہمیت و مقبولیت کا پتہ لگتا ہے۔ سماحۃ الشیخ علامہ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رئیس عام ادارت البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد الریاض نے اسے بہت پسند فرمایا اور علمائے کرام اور عوام الناس میں اسے بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ موجودہ زمانہ میں شراب اور اس کے مشابہ دوسری نشہ آور اشیاء کی رواج پذیری اور تباہ کاری عوام الناس اور خواص پر مخفی نہیں۔ شرعی، طبی، معاشرتی اور معاشی و اقتصادی ہر لحاظ سے نشہ آور چیزیں اپنی ہلاکت خیز مضرتوں اور نقصانات کے سبب واجب الترک والاجتناب ہیں۔ مصنف حفظہ اللہ نے اس کتاب میں شراب اور نشہ آور چیزوں کے متعلق زیادہ اطناب و اختصار سے بچتے ہوئے متوسط طریق پر نہایت پختہ د

مستحکم اور مفید تحقیقات پیش کی ہیں۔ موصوف ایک حساس اور غیور و مخلص عالم دین اور مصلح ہیں۔ اسلامی حکومتوں اور عوام و خواص کی اصلاح کا جذبہ اس کتاب کی تصنیف میں کار فرما ہے۔ اس کتاب کی افادیت و منفعت کے پیش نظر اس کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔

کسی زبان کا دوسری زبان میں ترجمہ کارِ مشکل ہے۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ مصنف کے مفہوم کو پوری طرح اردو زبان میں منتقل کر دیا جائے اور حتی الامکان با محاورہ لفظی ترجمہ پیش کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اسے تمام مسلمانوں کے لیے مفید و نفع بخش بنائے، اور مصنف و مترجم اور ناشرین کو اجر جزیل سے نوازے۔ آمین۔

والسلام

شمیم احمد خلیل الهندی

پوسٹ بکس نمبر: ۲۴۸۲، الدوحۃ (قطر)
الخلیج العربی

تقریظ

بقلم شیخ محمد سلیمان اشقر، سکریٹری وزارتِ اوقاف کویت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

اَمَّا بَعْدُ!

مسکرات (نشہ آور چیزیں) معاشرتی آفت ہیں جو صحت کو خراب، خاندان کو برباد، خاص وعام بجٹ کو تباہ اور قوت پیداوار کو کمزور کر ڈالتی ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کے استعمال کو حرام قرار دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے استعمال کرنے والے پر حد مقرر کی یہ سب اس مقصد کے تحت کیا گیا کہ مسکرات یعنی نشہ آور چیزوں سے پیدا شدہ خرابیوں کو روکا جائے ان کے مفاسد کی بیخ کنی اور ان کے مضرات کا خاتمہ کیا جائے۔

یہ مقصد اللہ کے حکم پر کاربند رہنے والے معاشروں کو حاصل ہے، ان اسلامی معاشروں سے شراب رخصت ہو چکی ہے انھیں اللہ نے اس کے شر و فساد سے محفوظ رکھا ہے۔ یہ چیز مسلمانوں کو کتاب الٰہی کی اتباع اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنے کی بنا پر حاصل ہوئی۔ یہاں تک کہ بہت سے مسلمانوں کے یہاں شراب صرف نام کی چیز رہ گئی ہے اس کا کوئی وجود نہیں وہ ایک ایسا خیالی نشان ہے، جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اس طرح اللہ نے ان کے مال، صحت، اخلاق اور دین کی حفاظت فرمائی جنھیں مسکرات

برباد کر ڈالتی ہیں۔

جن لوگوں پر شہوتوں کا غلبہ ہے، جو شیطانوں کے نقوش قدم کی پیروی کرتے ہیں۔ جو مسلمانوں کی تباہی و بربادی کے خواہاں ہیں وہ آج مسلمانوں کو دام فریب میں لانے کیلئے خفیہ اور علانیہ شراب خوری کی دعوت دیتے ہیں تاکہ ان کی عقل زائل کر دیں اور انھیں راہِ راست سے ہٹا دیں۔

یہ کتاب جسے برادر فاضل شیخ احمد بن حجر پیش کر رہے ہیں ایک بہترین دعوت ہے: ان لوگوں کے لیے جن کو گمراہ گروں نے شبہ میں ڈال رکھا ہے اس کتاب میں ان کے شبہات کو زائل اور حق صریح کو واضح کیا گیا ہے۔

اور یہ کتاب پیغام ہے ان لوگوں کے لیے جو شراب خوری کے گہرے گڑھے میں گرنا چاہتے ہیں تاکہ انھیں معلوم ہو جائے کہ گرنے کے بعد اس سے نکلنا بہت مشکل ہے۔

یہ کتاب پیغام ہے ان لوگوں کے لیے جو شراب خوری کے گڑھے میں گر چکے ہیں اور انھیں شراب خوری کی بُری عادت نے اپنا شکار بنا لیا ہے تاکہ انھیں اس سے نجات دلانے کی کوشش کی جائے اور اس سے گلو خلاصی کی طرف رہنمائی کی جائے۔

یہ کتاب پیغام ہے ان لوگوں کے لیے جو شراب کی تجارت کرتے ہیں تاکہ وہ بہترین خاندانوں کی زندگی کو تباہ کر کے اور روشن عقلوں کو بجھا کر حرام کمائی سے باز آجائیں۔

یہ کتاب پیغام ہے امت اسلامیہ کے ارباب حکومت کے لیے۔ اس کتاب میں اربابِ حکومت کے لیے ان کافر اقوام کی مثالیں پیش کی گئی ہیں جنھوں نے شراب کی مضرتوں کا احساس کر کے اس پر پابندی لگانی چاہی مگر اپنی پوری کوشش کے باوجود ناکام رہیں تاکہ حکام اس سے عبرت پذیر ہو کر ان لوگوں کے لیے اس کا دروازہ نہ کھولیں جو چاہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کو ایسے امراض میں مبتلا کر دیں جن سے ہم محفوظ ہیں۔

یہ کتاب ایک بلند پایہ دعوت ہے اس کے اندر اللہ کی نازل کردہ کتاب کے بلند معانی اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جاری شدہ حکمتیں ہیں جن میں سینوں کے امراض کے لیے شفا ہے۔

یہ کتاب دراصل ایک خیر خواہ کے دل کی سچی دعوت ہے، ان لوگوں کے لیے جو مَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ" کے مصداق ہوں (یعنی جو سینے میں دل رکھتے ہوں، اور کان لگا کر پوری توجہ سے بات سنتے ہوں۔)

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس دعوت کے داعی کو ان کی اس کوشش پہ اجر عطا فرمائے اور اس شخص کو اجر سے نوازے جو اس کے نفع کو عام کرے اور اسے بھی بہترین بدلہ دے جو اسے اپنے کسی ایسے دوست کی خدمت میں پیش کرے جس کے لیے جال تیار ہے۔

حَيْرَانَ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَى وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ - ایک حیران شخص جس کے ساتھی پکارتے ہیں کہ تم ہمارے پاس ہدایت کی طرف آؤ۔ آپ فرما دیجیے کہ اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے، ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ساری دنیا کے رب کی فرمانبرداری کریں۔!

محمد سلیمان اشقر
وزارتِ اوقاف کویت

تقریظ

بقلم شیخ احمد بن محمد سید شنقیطی مدرس حرم مکی

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے انسان کو عدم سے پیدا کیا۔ اس کو جہالت کے بعد علم سے نوازا، جس میں دین و دنیا کی بھلائی ہے اس کی طرف انسان کی رہنمائی فرمائی اور جو چیز انسان کے لیے مضر ہے اسے حرام قرار دیا نیز اس سے روکا اور منع کیا۔ یہ سب اس نے اپنی رحمت کی وجہ سے کیا۔ وہ بخشنے والا مہربان ہے وہ بندوں کو اور ان کے مصالح کو ان سے زیادہ جاننے والا ہے، وہ فرماتا ہے:

هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ۔ (النجم، ۳۲)

وہ تم کو خوب جانتا ہے اسی وقت سے جب کہ تمہیں اس نے زمین سے پیدا کیا اور جب کہ تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے۔

اللہ کی رحمت و برکت اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو جنھوں نے فرمایا کہ

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔

اور آپ کی آل اور ہدایت یافتہ صحابہ نیز قیامت تک پیدا ہونے والے ان تمام لوگوں پر رحمت و برکت نازل ہو جو ان کے طریق ہدایت کی اچھی طرح پیروی کریں۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد!

مجھے میرے مخلص دوست برادر مکرم شیخ احمد بن حجر آل بوطامی حفظہ اللہ ورعاہ وانفسح فی الجنۃ مثواہ نے اپنی عظیم تالیف "الخمر وسائر المسکرات تحریمہا واضرارہا" سے روشناس کرایا۔ اس کتاب پر نظر ڈالنے کے بعد میں نے اس اسلوب میں عمدہ استدلال میں ٹھوس اور عبارت والفاظ میں فصیح وبلیغ پایا۔ شیخ نے اس میں سب کچھ سمو دیا ہے اور ایسے باطل شکن دلائل اور براہین کے لانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے جو ان لوگوں کے لیے کسی شک وشبہ کو باقی نہیں چھوڑتے جن کے نفس اگرچہ مسکرات، بے حس کرنے والی چیزوں، نیند لانے والی ادویات یا مزاج کو بگاڑنے والی نشہ آور اشیاء کے استعمال کو اچھی چیز تبلاتے ہیں مگر چونکہ اللہ ان لوگوں کا بھلا چاہتا ہے اس لیے وہ نفس کے دھوکے میں نہیں آتے اور انھیں ان چیزوں کے مضر ہونے میں شک کی گنجائش نظر نہیں آتی۔ اللہ ہم مسلمانوں کو ان چیزوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

شیخ نے صرف دلائل قطعیہ ونقلیہ کے ذکر پر اکتفا نہیں فرمایا ہے بلکہ اس سے آگے بڑھ کر دلائل عقلیہ کو بھی ذکر کیا ہے اور ان مضرتوں کو واضح فرمایا ہے جو ان کے استعمال کے نتیجے میں عقل و خون، معاش اور معاشرے کو لاحق ہوتی ہیں اور جو مریض العقل لوگ مغربی اطبار وفلاسفہ کی باتوں کا ہی احترام کرتے ہیں ان کے لیے انھیں اطبار وفلاسفہ کی باتوں کو ان چیزوں کے مضر و مہلک ہونے پر بطور دلیل پیش کیا ہے۔

وَالْحَقُّ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ۔ حق تو وہ ہے جس کی شہادت دشمن بھی دیں۔

جو شخص بھی کتاب کے مقدمہ کا مطالعہ کرے گا اسے پوری طرح محسوس ہوگا کہ مصنف کتاب کو معاشرے کے اندر پیدا شدہ متعدی بیماری اور سوسائٹی پر نازل شدہ مصیبت پر بڑی غیرت ہے۔ دور حاضر میں اسلام جس کش مکش میں مبتلا ہے اس کے ماننے والے جس عمیق غار میں جاگرے ہیں۔ اس عمیق غار کی گہرائی صرف اللہ کو معلوم ہے۔ اس صورت حال سے شیخ (مصنف کتاب) کے دل میں جو بے پناہ غم ہے اسے موصوف اپنے قلم سے صفحۂ قرطاس پر ظاہر فرما رہے ہیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

شیخ نے اس مہلک مرض کی تشخیص میں بڑی خیر خواہی سے کام لیا ہے جو آج پوری

ملتِ اسلامیہ کو تباہ کر رہی ہے۔ لیکن شیخ کی زبانِ حال شاعر کا یہ شعر پڑھ رہی ہے کہ:

لَقَدْ اَسْمَعْتَ لَوْ نَادَیْتَ حَیًّا وَلٰکِنْ لَاحَیَاۃَ لِمَنْ تُنَادِیْ

اگر تم کسی زندہ کو پکارتے تو وہ ضرور سنتا مگر تم جسے آواز دے رہے ہو اس میں جان نہیں ہے۔

مجھے مصنف کی وہ بات بہت بھائی جو موصوف نے مسلم حکمرانوں کو بطور نصیحت فرمائی ہے جنھیں فساد کے اُمڈتے ہوئے تباہ کن سیلاب کی کوئی پرواہ نہیں۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ امور ان سے متعلق نہیں ہیں، حالانکہ زانیہ عورتیں پردے کے پیچھے اور علانیہ طور پر جو فحش کاری اور بے حیائی کے کام کرتی ہیں اور شراب خانوں اور شراب خانوں کے ماحول میں جو کچھ ہوتا ہے اس کے بارے میں مسلمانوں کے اربابِ حکومت سب سے پہلے ذمہ دار ہیں۔

شیخ احمد بن حجر نے جو نصیحت فرمائی وہ بہت اچھی ہے اللہ تعالیٰ انھیں ثواب سے نوازے اور یہ ایک مقدس فریضہ تھا جس کو انھوں نے ادا کر دیا ہے جس سے کم از کم اللہ کی حجت پہنچانے کی ذمہ داری سے موصوف عہدہ برآ ہو گئے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے صالح گروہ کے سلسلہ میں فرمایا۔

• قَالُوْا مَعْذِرَۃً اِلٰی رَبِّکُمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ (الاعراف: ۱۶۴) انھوں نے جواب دیا تھا کہ ہم یہ سب کچھ تمہارے رب کے حضور اپنی معذرت پیش کرنے کے لیے کرتے ہیں۔

یہ بات واضح ہے کہ جو شخص امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی صلاحیت ولیاقت رکھتا ہو وہ ایسے موقع پر جب محرماتِ خداوندی کا ارتکاب ہو رہا ہو، اللہ کی دعوت وحجت کو پہنچانے سے اعراض کرے تو ایسا شخص اس گناہ کے کرنے والوں کے ساتھ ان تمام امور میں جسے ان لوگوں نے کیا ہے شریک سمجھا جائے گا۔ وہ شخص دیر یا سویر آنے والی سزا کا مستحق ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شنبہ کے دن سے متعلق قانون شرعی میں حد سے تجاوز کرنے والے بنی اسرائیل کے قصے میں ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر بھی عذاب نازل فرمایا جنھوں نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو ترک کر دیا تھا۔

یہی وہ چیز ہے یعنی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فرض ہونے کا احساس جس نے شیخ کو آمادہ کیا کہ انھوں نے اس کتاب کو پیش کیا اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی

کتاب اور حکام و عام مسلمانوں کے لیے خیر خواہی میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا، شاید اللہ کی عنایت کسی پر ہو جائے اور اپنی رحمت سے اس کو نواز دے۔

اللہ جل و علا شیخ کی کوشش کو قبول فرمائے اور انھیں ثواب سے نواز ے۔ رشد و ہدایت قول و عمل کی توفیق بخشے اور موصوف زبان و قلم سے اللہ کی راہ میں جو جہاد فرما رہے ہیں اس میں ان کی مدد فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالی مؤلف کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور اسلامی معاشرے میں ان جیسے دوسرے افراد کو زیادہ سے زیادہ پیدا کرے۔ اِنَّهُ سَمِيعٌ مُجِيبٌ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَالتَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

المفتقر الی رحمۃ اللہ

احمد بن محمد المختار الحکی الشنقیطی

مدرس مسجد حرام مکہ مکرمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

مقدمہ

الحمد للہ الذی شرع لعبادہ الحلال والحرام علیٰ ألسنۃ الرسل الکرام الذین ختمہم بسید الأنام محمد علیہ افضل الصلوٰۃ واتم السلام الموصوف فی التوراۃ والانجیل بانہ یحل لامتہ الطیبات ویحرم علیہم الخبائث وعلیٰ الہ واصحابہ الذین اتبعوا نھجہ القویم. امّابعد!

دورِ حاضر میں مسلمان اخلاقی پستی اور دین بیزاری میں جس حد کو پہنچ چکے ہیں وہ مخفی نہیں حتیٰ کہ صلاۃ وصوم اور حج جیسی چیزوں سے غافل ہوگئے ہیں، ان کے اندر مختلف قسم کی منکرات (گناہ ومعصیت کی چیزوں) نے رواج پالیا ہے۔ ان میں سب سے قبیح شئے شراب نوشی نیز دوسری نشہ آور اور مخدر اشیاء کا استعمال ہے۔ جن کا فساد عام ہوچکا، عرب وعجم ہر جگہ ان کا شر پھیل چکا ہے اور خلیج عرب میں ان کا استعمال رواج پذیر ہوگیا ہے۔ بہت سے ملک جہاں کے لوگ استقامت وتمسک بالدین میں آگے تھے اور بہت سے لوگ سگریٹ وغیرہ پر نکیر کیا کرتے تھے اس کو فسق اور شیطان کا اتباع سمجھتے تھے۔ چہ جائیکہ شراب وحشیش، افیون اور دوسری مخدرات کا استعمال کریں۔ ان چیزوں کا وجود واستعمال دونوں ہی نادر تھا۔ مگر اس وقت ان ملکوں کی حالت بدل چکی ہے اکثر لوگ شراب نوشی اور مسکرات ومخدرات کے استعمال میں حرج نہیں محسوس کرتے۔ یہ لوگ انسانی شیطانوں کی وحی کی بناپر ان مہلک اشیاء کو تہذیب وترقی سمجھنے لگے

ہیں جو لوگ شراب اور لہو ولعب سے دور رہتے ہیں، صلاۃ وصوم اور دوسرے فرائض کی پابندی کرتے ہیں وہ ان کی نظر میں قدامت پرست اور اس مثالی ونمائندہ تمدن وتہذیب سے پیچھے سمجھے جاتے ہیں جس کی امتیازی خصوصیت گندی اشیاء کا استعمال اور رذیل چیزوں کا اشتغال، لہو ولعب اور بے حیائی میں انہماک ہے۔ اسی وجہ سے بعض لوگ فخر کے ساتھ اس کو نوش کرنے لگے۔ اور ان کے یہاں شادی وخوشی کے موقع پر جام کا دور چلنے لگا۔ اور بعض نے تجارت شروع کردی گویا کہ وہ کوئی مباح چیز ہے۔ ان لوگوں کو نہ تو حیا وشرم ہے اور نہ دینی غیرت۔ یہاں تک کہ خلیج عرب کے بعض ممالک میں بعض ارباب جرائد واخبارات نے حکومت سے اس بات کا مطالبہ کیا کہ ملک میں اس کی صنعت اور اس کو برآمد کرنے کی اجازت دی جائے انھیں دین اسلامی کی کوئی پرواہ نہیں جس کی طرف خود کو منسوب کرتے ہیں، دین کے اندر شراب اپنی جملہ انواع کے ساتھ حرام ہے اور پینے والے کے لیے شدید وعید وترہیب موجود ہے اس سے بڑھ کر قبیح وعظیم یہ بات ہے کہ اسلامی شریعت اور عربی زبان سے نابلد بعض لوگ یہ اعلان کرنے لگے کہ قرآن کریم میں شراب کی حرمت موجود نہیں ہے یہ کتنا عظیم بہتان اور اس کا قائل کتنا بڑا گمراہ ہے؟ اگر یہ لوگ حقیقت میں مسلمان ہوتے تو ان کے لیے سورۂ مائدہ کی آیتیں اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حرام قرار دینے کے لیے کافی ہوتیں۔ اگر انھیں عقل وسمجھ ہوتی تو شراب کے اندر پائی جانے والی دینی، دنیوی، معاشرتی وجسمانی مضرات اور شراب میں اطباء کے بتلائے ہوئے نقصانات ان کے لیے کافی ہوتے۔ لیکن شیطان انھیں گمراہ کرچکا ہے۔ یہاں تک کہ علی الاعلان نافرمانی پر اتر آئے۔ انھوں نے دین کی حرمتوں کو چاک کرڈالا اور شرع مبین کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اور یہ لوگ دین کی طرف جھوٹ موٹ منسوب ہوگئے۔ انھوں نے ایسا لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے کر رکھا ہے [1]

---

[1] یہ لوگ جہلا کو تین طریقے سے گمراہ کرتے ہیں: اول وہ اپنے احباب ودوست اور بیوی بچوں کے سامنے پیتے ہیں اور یہ لوگ ان کی اقتدا کرتے ہیں۔ دوسرے یہ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن حکیم میں اس کی
(بقیہ صفحہ ۲۰ پر)

یہ بات واضح ہے کہ شراب جس طرح عقل، مال وصحت پر اپنے ضرر و نقصانات کے اعتبار سے افراد کے اندر اثر انداز ہوتی ہے۔ اسی طرح امم و اقوام کی زندگی میں بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

امتوں کو اپنے افراد کے اخلاق سے حیات اور ان کی قوت سے طاقت ملتی ہے۔ حکومت کو قوت اور دوام اس کے زعماء و قائدین سے حاصل ہوتا ہے، ان کے حالات جب بگڑ جاتے ہیں تو اس کی حالت بھی خراب ہو جاتی ہے۔ جب ان کے اندر گراوٹ پیدا ہو جاتی ہے تو حکومت مضمحل اور کمزور ہو جاتی ہے۔ شراب ماضی و حال میں قوی ترین اقوام کے اسباب زوال میں سب سے اہم سبب ہے، مزید یہ کہ اس کو نوش کرنے والے اللہ کے دنیوی عقاب اور اخروی عذاب کے منتظر ہوتے ہیں۔

بقیہ حاشیہ ص۱۹ کا۔ حرمت موجود نہیں ہے ان میں سے بعض لوگ تھوڑا بہت پڑھے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے جاہل ان کی باتوں کو قول صحیح تسلیم کر لیتا ہے۔ میں نے بعض کو دیکھا ہے جو ساٹھ سال سے زائد زندہ رہے مومنین و موحدین کے اندر ان کی پرورش ہوئی اور بذات خود مومن و موحد تھے اپنی ذمہ داری ادا کرتے تھے لیکن اس کے باوجود انھیں ذرا سا شک ہو گیا تو اس بات سے متاثر ہو گئے پھر ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جن کی نشوونما اس طرح صحیح طریقے پر نہیں ہوئی ہے خصوصاً وہ نوجوان جو علم دین سے بہت کم واقف ہیں۔ سب ذرا اس قول سے متاثر ہو جاتے ہیں اور درحقیقت یہ بات عربی زبان سے ناواقفیت، دین کے ساتھ کفر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت پر کذب کے سبب ہے۔ عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ اس قول کی تردید قوی دلائل کے ساتھ آئے گی۔

تیسرے یہ کہ جس طرح یہ قائل اپنے کو گمراہ کرتا ہے اور اپنے آپ کو شراب نوشی میں مبتلا کر کے اور اسے حلال کر کے ہلاکت میں ڈال دیتا ہے دوسرے کو بھی گمراہ کرتا ہے۔ وہ اپنے علاوہ دوسرے شخص کو شراب پینے، اس کی اباحت کے اعتقاد اور اس کی حرمت کی پرواہ نہ کرنے پر جری بنا دیتا ہے، گمراہی کی طرف دعوت دینے والے پر اس کا اپنا گناہ تو ہو گا ہی اس شخص کا گناہ بھی اسے ملے گا جس نے اس کی اتباع کی ہے بغیر اس کے کہ اس کے گناہ میں کسی طرح کی کمی آئے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

مسلمانوں کے اندر شراب اور مسکر و مخدّر اشیاء کے شیوع کے اسباب

ہم نے مختلف قسم کی شرابوں اور دوسری مسکر و مخدّر اشیاء کے پھیلنے اور نماز و روزہ میں سستی کا جو ذکر کیا ہے اور دوسری بہت سی جن مہلک چیزوں کے ارتکاب اور انتشار فساد کا ذکر نہیں کیا ہے ان کے رواج پذیر ہونے کے کئی اسباب ہیں جن میں سے اہم ترین اسباب یہ ہیں:

پہلا: دورِ حاضر میں مشرق و مغرب میں مسلمانوں کا اہلِ مغرب سے اختلاط: اکثر اہلِ مغرب اخلاقِ فاضلہ سے عاری ہو کر برائے نام مسیحی رہ گئے ہیں انھوں نے مسیحیت کے طوق کو اپنے گلے سے نکال پھینکا ہے، علی الاعلان الحاد و دہریت پر اتر آئے ہیں، لذات و شہوات کے دلدادہ ہو چکے ہیں، دین و اخلاق اور حیا و شرم کی کوئی پرواہ نہیں شراب پانی سے زیادہ استعمال ہوتی ہے، اس سے بڑھ کر یہ کہ مغربی ممالک میں فواحش و زنا کا ارتکاب اعلانیہ طور پر ہوتا ہے، بسوں، سڑکوں پر لگے ہوئے درختوں کے نیچے عام پارکوں میں گویا کہ یہ ایک عام چیز ہے، اس کی وجہ سے وہ اخلاق میں جانوروں کی طرح انتہائی نیچے جا گرے ہیں۔ چند ہی لوگ ایسے ہیں جو اپنے شرف و دین کی حفاظت کرتے ہیں۔

دوسرا: ان مغربی لوگوں سے ملنے جلنے والے اور ان کی مشابہت اختیار کرنے والے بہت سے اہلِ مشرق میں ایمان کی حفاظت کا ایسا جذبہ اور علوم دینیہ میں ایسی مہارت نہیں ہے جو انھیں برائی کے گڈھے میں گرنے سے بچا سکے۔

تیسرا: دین سے منحرف کرنے والے ان افکار کی یورش جن کو اہلِ مغرب نے اہلِ مشرق کے لیے وضع کیا ہے، ان کے اندر دینِ حنیف کی توہین و تشکیک، اس کے متعلق شبہات کی ترویج و اشاعت، اباحیت و اخلاقی گراوٹ کی تعلیم اور آدابِ شریعت سے بیزاری کی جو آمیزش پائی جاتی ہیں وہ مخفی نہیں ہیں[۱]

---

[۱] اس لیے کہ یہ مغربی لوگ اس دینِ اسلام کے خلاف جنگ کر کے اسے ختم کر دینا چاہتے ہیں لیکن

بقیہ صفحہ ۲۲ پر

چوتھا۔ ایسے علماء اسلام کی قلت جو مسلمانوں کے اندر دین صحیح کی نشرواشاعت اور اس کے محاسن کی تشریح وتفہیم کریں۔ نیز افتراپرداز اور کذاب مستشرقین ومبشرین اور ان کے ان نام نہاد مسلمان چیلوں کی افترا پردازیوں کی تردید کریں۔ جو صرف نام کے مسلمان ہیں مگر وہ دین سے بالکل اسی طرح بری ہیں جس طرح بھیڑیا یوسف کے خون سے بری تھا۔

پانچواں: عربی واسلامی ممالک کے اندر وزارتِ تربیت وتعلیم کا دین کی صحیح تربیت

حاشیہ بقیہ صلاے کا) انھیں معلوم ہے کہ یہ چیزیں بزور طاقت ممکن نہیں کیونکہ یہ دین حیات وقوت اور ثبات کے عناصر سے مرکب ہے جس کی وجہ سے حوادث وجنگ وجدال کے سامنے سینہ سپر ہو جاتا ہے جیسا کہ صلیبی اور تاتاری جنگوں میں سینہ سپر رہا۔

ایسی صورت میں ان لوگوں نے مسلمانوں کے اندر زہریلے افکار کو پھیلا کر اسلامی افکار کو منہدم کر کے اس نئی نسل کے ذریعہ جنگ چھیڑ دی ہے جسے ان فاسد افکار اور دین حنیف کے منافی تعلیم سے غذا وآسودگی ملی۔ اور اسے اسلامی فضائل وعربی اخلاق سے واسطہ نہ رہا۔ اس نئی نسل کے لوگ عربی واسلامی حکومتوں اور تعلیمی محکموں میں اعلیٰ مراتب پر فائز ہوئے جس کی وجہ سے وہ اپنے گمراہ کن اصول ونظریات کو پھیلانے میں کامیاب ہو گئے اور اس کامیابی کی ایک وجہ یہ بھی ہوئی کہ یہ چیز جہلاء کی قلبی خواہشات کے مطابق تھی اور آج اکثر مسلمانوں کا جو حال ہو گیا ہے اسے خاص وعام سبھی لوگ جانتے ہیں۔ اہل مغرب یہ سارے کام یہ سمجھ کر کر رہے ہیں کہ ان مذموم خصائل اور رذیل اخلاق اور گمراہ کن عقائد کی اشاعت ان مسلمانوں کے ایمان کو کمزور کر دے گی جو ان سے متاثر ہوں گے نیز یہ چیز ان کے اندر روح جہاد کو ختم کر دے گی جس کی وجہ سے وہ اللہ کے دین اور اپنے ملک سے دفاع کی طاقت کھو دیں گے اور بلاواسطہ یا بالواسطہ ان کی قید وذلت وتابعداری میں رہیں گے وہ خوب جانتے ہیں کہ جس کے عقیدہ میں تزلزل اور ایمان میں کمزوری پیدا ہو جائے جو شراب کا عادی اور لہو ولعب اور فسق وفجور کا رسیا ہو جائے اس سے بہادری اور اعداء کے خلاف روحِ جہاد ختم ہو جاتی ہے۔ بس اپنے اس طریق کے ذریعہ یہ مغربی لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو بیکار کر دیں۔

صالح افراد کی تیاری اور انھیں ایمان وعلم نافع کی فراہمی میں کوئی قابل ذکر حصہ نہیں ہے۔ البتہ ان اسلامی ممالک میں بعض کو تھوڑا سا مستثنیٰ کیا جاسکتا ہے۔

چھٹا: حکام کا امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو ترک کردینا اور احکام شرعیہ وحدود کو اپنے نظام وقانون سے خارج کردینا مثلاً شراب خوری، زنا، قذف وچوری وغیرہ کی حدیں جاری نہ کرنا اور ان کی جگہ وضعی قوانین کو اختیار کرلینا اور یہ ظالمانہ قوانین حرام چیزوں مثلاً زنا، شراب سود اور دوسری منکرات کو مباح قرار دیتے ہیں۔ پتہ نہیں کہ یہ بادشاہ وقائدین اور امراء وحکام اس بات سے بے خبر ہیں کہ اللہ نے جس چیز کی ذمہ داری ان کو سونپی ہے وہ ان سے اس کی بازپرس کرے گا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے اپنے اعمال کے سلسلے میں حساب لے گا۔ اسی طرح ان کے متعلق بھی ان سے سوال کرے گا جو ان کی قیادت وماتحتی میں ہیں۔ کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ وارد نہیں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الْحَدِيثَ. (متفق علیہ)

تم میں سے ہر ایک چرواہا ہے اور ہر چرواہے سے اس کے ریوڑ کے متعلق سوال ہوگا۔ امام چرواہا ہے اس سے اس کے ریوڑ کے متعلق سوال ہوگا۔ الخ

یہاں تک کہ اگر کسی انسان نے کسی چوپایہ پر ظلم کیا ہے تو حاکم سے اس کے متعلق سوال ہوگا پھر رعایا کے اندر ان ہلاکت خیز اور تباہ کن چیزوں کے عام ہونے کے متعلق حکام سے بدرجۂ اولیٰ سوال ہوگا اگر یہ حکمراں اپنے قول ودعویٰ کے مطابق واقعی مسلمان ہیں۔ اور ان کا یہ دعویٰ صحیح ہے کہ ان کی حکومت کا دین اسلام ہے تو اسلام شراب وزنا کو پوری صراحت کے ساتھ حرام قرار دیتا ہے[1] دریں صورت ان لوگوں کی کیا حالت ہوگی جو زنا وشراب نوشی کو جائز قرار دیتے ہیں؟ اسلام امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو واجب وفرض قرار دیتا

---

[1] جیسا کہ سورۂ مائدہ کی ایک آیت میں ارشاد الٰہی ہے "إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ. الخ (مائدہ ۹۰) اور "وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا" (بنی اسرائیل ۳۲)

ہے۔ بھلا ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا جو ان منکرات پر خاموش اور راضی ہیں؟ اگر یہ حکام خاموش رہیں اور علماء کو اس بات کا موقع دیں کہ وہ اپنی ذمہ داری پوری کریں اور لوگوں میں دعوت وارشاد کا کام کریں اور دین اسلام کی خوبیوں کو ان کے سامنے رکھیں۔ انھیں فرائض و سنن پر ابھاریں، محرمات ومنکرات سے روکیں تو یہ ضرر ہلکا ہو سکتا ہے اگرچہ یہ لوگ اپنے جہلہ سکوت وخاموشی کی وجہ سے گنہگار ہیں مگر ان میں اکثر لوگوں نے صرف سکوت ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اعلانیہ طور پر ان منکرات کو مباح قرار دیا جیسے قانونی طور پر زناکاری، شراب نوشی اور اس کی صنعت وخرید وفروخت کو جائز قرار دینا اور شرابیوں پر حد کا نہ جاری کرنا مگر جب کسی کے ساتھ کوئی شخص غنڈہ گردی کرے یا کسی کو مارے یا کسی پر ظلم کر بیٹھے تو تادیباً اسے قید کر دیا جاتا ہے یا پھر بطور جرمانہ تھوڑے سے پیسے وصول کر کے اسے رہا کر دیا جاتا ہے بلکہ معاملہ یہاں تک پہنچ چکا ہے کہ جو حضرات امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتے ہیں ان پر یہ لوگ نکیر کرتے ہیں اور بعض حکام نے تو ان علماء کی زندگی تنگ کر دی اور انھیں سولی پر چڑھا دیا۔ جو وعظ و ارشاد اور ذہنوں کو روشنی پہنچانے میں مشغول تھے چنانچہ ان حکام نے ان علماء پر بندشیں اور پابندیاں لگا دیں اور انھوں نے بہت سے علماء کو جیل خانہ میں ڈال دیا پھر یہ جھوٹا اور گمراہ کن پروپیگنڈہ کیا کہ یہ علماء سامراجیوں کے دُم چھلے اور پٹھو ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں وہ خود

لہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے "وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ" (آل عمران - ۱۰۴)

سلہ دو شخص بھی اس بات میں اختلاف نہیں کر سکتے کہ جس نے کسی کو مار کر یا گالی دے کر زیادتی کی شریعت وقانون کے اعتبار سے وہ شرعی اور قانونی سزا کا مستحق ہوگا خواہ اس نے شراب نہ پی ہو بلکہ اگر وہ فضلائے کبار اور عباد میں سے بھی ہو تو بھی وہ قانونی وشرعی سزا کا مستحق ہوگا پھر یہ بے حیائی والا فلسفہ اور ظالمانہ وکافرانہ قوانین کیا معنی رکھتے ہیں دراصل اس فلسفہ اور ان قوانین کا مقصد وحید دین سے آزادی اور کفار وملحدین کی تقلید پرستی ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو بھلا کون سا داعیہ انھیں کتاب وسنت کے ترک اور اس طرح گئے گزرے اقوال اور دوسروں سے حاصل کردہ نظام کو لانے پر ابھارتا ہے۔

ہی استعماری پٹھو ہیں نہ کہ جلیل القدر علماء، اور یہ لوگ دراصل یہ رسواکن امور حریت و آزادی کے پردے میں رائج کر رہے ہیں۔[1]

فقہاء رحمہم اللہ نے شراب اور اس کے متعلق احکام کے سلسلے میں مطول و مختصر دونوں طرح کی کتابیں تالیف کی ہیں جن کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اور محدثین و مفسرین نے اس موضوع پر جو کچھ ذکر کیا ہے وہ کافی اور وافی ہے۔

بلکہ بہت سے اہل علم نے شراب کی حرمت اور اس کی مضرتوں کے سلسلہ میں مستقل کتابیں تصنیف کی ہیں۔ مگر یہ کتابیں ہر طالب متلاشی کو نہیں ملتیں بلکہ بسا اوقات اہل علم حضرات کے پاس بھی نہیں ملتیں۔ نیز ان میں سے بعض طبع ہی نہ ہو سکیں اور بعض طبع ہو کر نایاب ہو چکی ہیں[2] اور اس آخری دور میں جہلاء کی یہ بات عام ہو چکی ہے کہ قرآن میں شراب کی حرمت موجود نہیں ہے۔

سببِ تالیف

مذکورہ بالا امور کی بنا پر میں نے یہ خیال کیا کہ ایک متوسط کتاب تالیف کروں جو نہ تو اتنی طویل ہو کہ پڑھنے والا اکتا جائے اور نہ اتنی مختصر ہو کہ بات واضح نہ ہو سکے اور ایسی آسان اور واضح عبارت میں ہو جسے ہر پڑھنے اور سننے والا سمجھ سکے گرچہ وہ اعلیٰ لیاقت و صلاحیت کا

---

[1] لیکن اس حریت کے قائلین کو آپ دیکھیں گے کہ اس شخص کو سخت ترین سزا دیتے ہیں جو ان کی سیاست پر کلام کرے اور ان کے نظام حکومت سے روگردانی کرے، کم سے کم اس کی سزا قید اور ایسی تعذیب ہے جس سے بدن میں کپکپی پیدا ہو جاتی ہے اور بچہ بوڑھا ہو جاتا ہے اس وقت ان کی یہ حریت کہاں چلی جاتی ہے جس کا یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں؟ ہاں ان کی آزادی و حریت اس وقت کے لیے ہے جب لوگ منکرات کا ارتکاب کریں حرام چیزوں کو اپنائیں اور خالق ارض و سما اور نبوت و رسالت کا انکار کریں۔ انبیاء اور ان کی تعلیمات کا مذاق اڑائیں۔

[2] بہت سے علماء نے خمر و مسکرات کے سلسلے میں بعض دینی رسالوں میں مقالات لکھے مگر ان رسالوں کو بہت سے لوگ نہ پڑھ سکے اور بعض کو شائع ہوئے زمانہ گزر گیا اور وہ نسیاً منسیا ہو گئے۔

حائل نہ ہو۔

اس کتاب کی تالیف وتحریر سے فراغت کے بعد میں نے اس کا نام "الخمر وسائر المسکرات تحریمہا واضرارھا" رکھا (یعنی شراب اور دوسری نشہ آور چیزوں کی حرمت اور ان کے نقصانات ومضرات)

خصوصیات

۱۔ اس کے اندر میں نے شراب اور دوسری مسکرات کی حرمت پر منقول ومعقول اور اجماع سے قوی دلائل وبراہین کو ذکر کیا ہے۔

۲۔ شراب سے پیدا شدہ مضرتوں کے متعلق بعض اطبار کی تحقیق پیش کی ہے۔

۳۔ بعض انصاف پسند اہل مغرب کی تحقیق پیش کی ہے جنھوں نے تحریم خمر یعنی شراب کے حرام قرار دینے کو محاسن اسلام میں شمار کیا ہے اور اپنی قوم کو اس سے روکنے کو مناسب سمجھا ہے۔

۴۔ میں نے اس کتاب میں محبانِ شراب اور عاشقانِ خمر کے شبہات کے پرخچے اڑا دیئے ہیں۔

۵۔ میں نے اس میں تمام مسکرات ومخدرات جیسے افیون، حشیش، تمباکو، قات اور غیر ملکی عطور (یورپی عطور) کے حکم کو بیان کر دیا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ خمر کی جملہ انواع اور اس کی ہم معنی تمام مسکرات ومخدرات کے سلسلہ میں دلیل وحکمت اور براہین کے ساتھ گفتگو مکمل کر دی ہے۔ اس حیثیت سے یہ کتاب اس موضوع پر تصنیف کردہ تمام کتابوں پر فوقیت رکھتی ہے کیونکہ یہ ان تمام چیزوں کو حاوی ہے جو دوسری کتابوں میں یکجا نہیں ہیں جو شخص بھی اس کتاب کا مطالعہ کرے گا اس کی تشنگی ختم ہو جائے گی اور شفایاب ہو جائے گا۔ اور وہ اپنی بسری ہوئی گم شدہ شئے کو پالے گا اور بڑی بڑی کتابوں کی طرف رجوع کرنے سے بے نیاز ہو جائے گا۔ میں اپنی ذات کو خطا اور قصور سے بری نہیں قرار دیتا۔ کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے:

وان تجد عیبا فسد الخللا   فجل من لاعیب فیہ وعلا

اگر کوئی عیب ملے تو اس عیب کے خلل کو دور کردو، جس کے اندر عیب نہیں وہ اللہ بلند و برتر کی ذات ہے

دوسرے شاعر نے کہا ہے ؎

فقل من مولف ان یسلما من عثرۃ او زلۃ فلیعلما

یہ جان لینا چاہیے کہ بہت کم ایسے مؤلف ہیں جو لغزش و غلطی سے محفوظ ہوں

بخدا میں نے اس کتاب کی جمع و تالیف میں مفسرین و فقہاء اور ان حضرات کے اقوال سے مدد لی ہے جنھوں نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ الحمد للہ یہ کتاب حسب منشا تیار ہوئی۔ اللہ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو برادران اسلام کے لیے نفع بخش بنائے اور اللہ جنھیں ہدایت دینا چاہتا ہے ان کی ہدایت کا سبب بنائے اور اس کو جنت نعیم کے حصول کا موجب ٹھہرائے۔

واللہ حسبی ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی خیر خلقہ وعلی آلہ واصحابہ والتابعین۔

مؤلف

احمد بن حجر

قاضی محکمۂ شرعیہ دوحہ، قطر

۱۳۹۲ھ ــــ ۱۹۷۲ء

خمر کی تعریف

خمر ہر اس مشروب کو کہتے ہیں جو نشہ آور ہو، اور یہ نام شرعی اور لغوی دونوں اعتبار سے رکھا گیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ صرف شرعی اعتبار سے یہ نام رکھا گیا ہے۔ مگر یہ قول ضعیف ہے اس کا ضعف یوں ظاہر ہو جاتا ہے کہ خمر اصل میں "خمر الشئی" کے لفظ سے منقول ہے جس کے لغوی معنی ڈھانپ لینے اور چھپا لینے کے ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ "خمرت الجاریۃ" یعنی لونڈی کو دوپٹہ پہنایا۔

منقول شدہ اس معنی خمر کی توجیہ یہ ہے کہ شراب عقل کو ڈھانپ اور چھپا لیتی ہے۔ یا "خمر" خامرۃ سے مشتق ہے جس کے معنی خالطہ کے ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ خامرہ الداء یعنی خالطہ بیماری اس کو سرایت کر گئی اور اسی معنی کی صراحت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر خطبہ دیتے ہوئے کی تھی۔ آپ نے فرمایا "الخمر ما خامر العقل" خمر وہ ہے جو عقل میں سرایت کر جائے اور اس کو ڈھانپ لے۔ (رواہ البخاری ومسلم)

یہ تمام معانی انگور، کشمش، کھجور، جو، مکئی، شہد، گیہوں، سیب، ناریل کے نشہ آور مشروبات اور ان تمام قسم کی نشہ آور مشروبات میں پائے جاتے ہیں جو دور حاضر میں ایجاد ہوئے ہیں۔

لہذا خمر کا اطلاق لغوی اعتبار سے ہر مسکر شئی پر کرنا صحیح ہے، جوہری، ابو نصر قشیری اور ابو حنیفہ دینوری جیسے مشہور علماء لغت کی یہی رائے ہے۔

مطلب یہ کہ خمر ہر قسم کی نشہ آور شئ کو شامل ہے خواہ اس کا وجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے دور میں رہا ہو یا بعد میں اس کا وجود ہوا ہو یا آئندہ ادوار میں اس کا وجود ہونے والا ہو۔

ہمارے اس قول کی دلیل صحیحین، ابوداؤد، ترمذی، نسائی کی یہ حدیث ہے "کل مسکر خمر وکل خمر حرام" ہر نشہ آور شئ خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

یہاں یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ خمر کا اطلاق صرف اس شراب پر ہوگا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے دور میں موجود تھی اور اس وقت شراب صرف انگور، کھجور، گیہوں، جو اور مکئی سے تیار کی جاتی تھی۔

کیونکہ اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ :

۱۔ ہم یہ ثابت کرچکے ہیں کہ خمر وہ ہے جو عقل میں سرایت کرجائے اور اس کو ڈھانپ لے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خمر کی تعبیر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر مسکر شئ خمر ہے۔

۲۔ جس وقت خمر کی حرمت نازل ہوئی اس وقت صحابہ کرام نے اس سے ہر قسم کی نشہ آور شئ کی تحریم سمجھی اور ہر قسم کی نشہ آور شئے کو اپنے اوپر حرام کرلیا۔ اور اس سلسلہ میں نہ توقف کیا اور نہ تفصیل طلب فرمائی۔ انھیں ذرا بھی اشکال نہ ہوا بلکہ ان کے پاس انگوری یا غیر انگوری جو شرابیں بھی موجود تھیں انھوں نے سب کو فوراً ضائع کردیا۔ یہ لوگ اہل زبان بھی تھے اور انھیں کی زبان میں قرآن مجید کا نزول ہوا تھا۔

روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیا اور فرمایا خبردار ہوجاؤ خمر حرام کردی گئی ہے اور یہ پانچ چیزوں سے ہے، انگور، کھجور، شہد، گیہوں، جو اور خمر ہر وہ شئے ہے جو عقل میں سرایت کرجائے اور ڈھانپ لے۔

یہ صحیحین وغیرہ کی روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اہل زبان تھے بلکہ وہ عرب کے فصیح ترین لوگوں میں سے تھے۔

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین ہر اس شخص کو کوڑے مارتے تھے جو کونشہ ہوجاتا تھا اور اس کو حد خمر یا عقوبت خمر سے تعبیر کرتے تھے۔

۴۔ جس ذات نبوی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید اس لیے نازل کیا گیا کہ وہ لوگوں سے اللہ کی طرف سے نازل شدہ کتاب کا معنی ومطلب واضح طور پر بیان کر دیں انھوں نے فرمایا کہ جس خمر سے اللہ نے اپنی کتاب میں منع فرمایا ہے وہ ہر نشہ آور شئے ہے۔ آپ کا قول ہے کہ: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ۔ ہر مسکر شئے خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔"

بنا بریں ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ مسکر و خمر میں کوئی فرق نہیں ہے یہ بیان قطعی و متواتر ہے اسی وجہ سے اس پر عمل ہوتا آیا ہے یعنی صحابہ کے سامنے ہر مسکر چیز کو خمر کے حکم میں سمجھا جاتا رہا ہے اور اس کے مطابق عمل ہوتا رہا ہے۔

تحریم خمر کا سبب نزول

علامہ فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے قول يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ الآية۔ (سورہ بقرہ ۲۱۹) "وہ لوگ آپ سے خمر اور جوا کے متعلق پوچھتے ہیں"۔ الآیۃ۔ کے سلسلے میں ذکر کیا ہے کہ:

خمر کے سلسلے میں چار آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ مکہ میں اللہ کا یہ قول نازل ہوا کہ: وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا۔ (سورۃ النحل: ۶۷) "اللہ نے کھجور و انگور کے پھل دیئے جس سے تم نشہ آور اور بہترین روزی تیار کرتے ہو"۔

اس زمانے میں مسلمان شراب پیتے تھے اور یہ چیز ان کے لیے حلال تھی۔ پھر حضرت عمر و معاذ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ہمیں شراب کے سلسلے میں فتویٰ دیجئے یہ عقل کو زائل اور مال کو برباد کرنے والی ہے تو اس موقع پر اللہ کا یہ قول نازل ہوا کہ:

قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ" (سورہ بقرہ۔ ۲۱۹) کہہ دیجئے کہ خمر اور جوا بازی کے اندر بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے ان میں کچھ منافع بھی ہیں"۔

اس وقت کچھ لوگ خمر پیتے رہے اور کچھ لوگوں نے ترک کر دیا۔ پھر ایک واقعہ یہ پیش آیا کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو شراب کی دعوت دی۔

انھوں نے شراب پی اور مست ہو گئے۔ ان میں سے بعض حضرات نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو سورہ کافرون کو اس طرح پڑھا کہ:

قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ۔ کہہ دیجیے اے کافرو! تم جس کی پرستش کرتے ہو ہم بھی اسی کو پوجتے ہیں۔

اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی کہ:

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَنْتُمْ سُکَارٰی۔ (سورہ نساء۔ ۴۳) نشہ کی حالت میں نماز کے قریب بھی مت جاؤ۔

اس کی وجہ سے پینے والوں کی تعداد بہت کم ہو گئی۔ پھر ایک موقع پر انصار کے کچھ افراد جن میں سعد بن ابی وقاصؓ بھی تھے جمع ہوئے اور جام وسبو کا دور چلا جب یہ لوگ بدمست ہوئے تو فخر و مباہات کرنے اور اشعار پڑھنے لگے یہاں تک کہ حضرت سعدؓ نے ایک شعر کہا جس میں انصار کی ہجو کی۔ اس پر ایک انصاری نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی سے ان کو مارا جس سے انھیں زخم کاری ہو گیا۔ حضرت سعدؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی اس موقع پر حضرت عمرؓ نے یہ دعا کی کہ اے اللہ خمر کے سلسلے میں ہمارے لیے واضح بیان نازل کر دے اس وقت اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ سے لیکر فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ تک کی آیت نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے ہمارے رب اب ہم اس سے رک گئے۔

قفال رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس ترتیب سے تحریم خمر کے وقوع میں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم تھا کہ لوگ شراب کے رسیا ہیں اور بکثرت اس سے انتفاع کرتے ہیں اگر انھیں اس سے یکبارگی منع کر دیا جائے تو یہ چیز ان پر شاق گزرے گی اسی لیے تحریم میں اس تدریج اور نرمی کو اختیار کیا۔[1]

---

[1] سید قطب رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر فی ظلال القرآن جلد ۲ کے اندر اللہ تعالیٰ کے قول یسئلونک عن الخمر والمیسر الآیۃ (لوگ آپ سے شراب اور جوا کے متعلق پوچھتے ہیں۔ الآیۃ) کے سلسلے میں جو کچھ فرمایا ہے اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے، یہ نص تحریم خمر کے سلسلے میں پہلا قدم ہے۔ اشیاء و اعمال میں نہ تو صرف

(بقیہ صفحہ ۳۲ پر)

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی آیت کے ذریعہ شراب اور جُوا کو حرام کردیا ہے لہ پھر اللہ کا یہ قول نازل ہوا کہ :

(حاشیہ بقیہ ص۳۱ کا) خیر ہوتا ہے اور نہ صرف شر بلکہ خیر و شر دونوں ہوتا ہے مگر حکم اغلبیت کے اعتبار سے لگایا جاتا ہے ۔ شراب اور جوئے کے اندر بہ نسبت نفع کے گناہ زیادہ ہونا تحریم کی علت ہے گرچہ یہاں اس کی صراحت نہیں کی گئی ہے ۔

یہاں پر ہمارے لیے قرآنی اور اسلامی طریق تربیت کا ایک پہلو سامنے آتا ہے ۔ اور اسی طرح اس کا استقرار تمام شرعی احکام میں ممکن ہے ۔ ہم یہاں شراب اور جوئے کے موضوع کی مناسبت سے طریق تربیت کے ایک اصول کی طرف اشارہ کریں گے کہ جب امر و نہی کا تعلق کسی اعتقادی مسئلہ سے ہو تو اسی وقت قطعی فیصلہ کردیا جائے گا ۔ جیسے توحید و شرک کا مسئلہ یہاں آپ دیکھیں گے کہ توحید کے سلسلے میں قطعی امر صادر کردیا گیا اور شرک کی مذمت سختی سے کردی گئی جس میں کسی طرح کا ذرا بھی لوچ نہیں ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۔ (سورہ مائدہ : ۷۲) جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اس پر اللہ نے جنت کو حرام کردیا ، اس کا ٹھکانا جہنم ہے ۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں "

مگر جن مسائل کا تعلق رواج و عادات سے ہو جیسے شراب و جُوا تو یہاں انکے علاج کی ضرورت ہے اسی لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ بتلا کر کہ شراب و جوا کے اندر نفع سے زائد گناہ ہے مسلمانوں کے اندر دینی شعور و وجدان کو پہلے بیدار کردیا ۔ جس میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس کا ترک کردینا بہتر ہے ۔ پھر اس سلسلہ میں دوسرا اقدام سورہ نساء کی اس آیت کے ذریعہ کیا گیا ؛

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى (سورہ نساء : ۴۳/۴)

اے وہ لوگو ! جو ایمان لائے ہو نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ "

اس کے ذریعہ شراب نوشی کے مواقع کم کردیئے گئے اور جب یہ دونوں اقدامات پورے کردیئے گئے تو آخر میں حتمی طور پر شراب اور جُوا کو حرام قرار دے دیا گیا ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔

بقیہ ص۳۳ پر

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى۔ یعنی نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ۔" اس کے ذریعہ نماز کے اوقات میں شراب کو حرام قرار دے دیا گیا اس لیے

ے (بقیہ حاشیہ صلا کا) اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (سورہ مائدہ: ۵/۹۰) یعنی یہ شراب اور جوا یہ آستانے اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو۔"

حاشیہ صد کا: بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں کہ آیت بقرہ شراب و جوا کی حرمت کا فائدہ دیتی ہے جیسا کہ فخرالدین رازی اور صاحب زاد المیسر نے ذکر کیا ہے۔ صاحب زاد المیسر نے کہا دوسرا قول شراب اور جوئے کی حرمت میں اس آیت کی تاثیر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر اس بات کی خبر دی ہے کہ ان دونوں کے اندر بڑا گناہ ہے اور ہر گناہ حرام ہے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ:

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ۔ الآیۃ کہہ دیجئے کہ میرے رب نے ظاہر و باطن ہر قسم کے فواحش کو اور گناہ و بغاوت کو حرام کر دیا ہے (اعراف: ۳۳)

یہ علماء کی ایک جماعت کا قول ہے: زجاج نے اس کو بیان کیا ہے اور قاضی ابو یعلیٰ نے بھی اسی موقف کو اختیار کیا ہے اس علت کی بنا پر جس کو ہم نے بیان کیا اور بعض اہل معانی نے اس قول کی صحت پر حجت قائم کرتے ہوئے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

قُلْ فِيهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ۔ کہہ دیجئے کہ اس میں بڑا گناہ اور لوگوں کے لیے نفع ہے۔" تو گناہ اور نفع میں تساوی (یعنی برابری اور مساوات) کی نسبت پائی گئی اور نفع گناہ کے پہلو میں مستغرق رہا۔ لہٰذا حکم غالب غرق کرنے والی چیز کو دے دیا گیا اس لیے ممانعت و حرمت کا پہلو غالب آگیا۔ یہ قول بہت معقول ہے اور اس قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ "اثم" کا لفظ آیات قرآنیہ میں جہاں کہیں بھی استعمال کیا گیا ہے وہاں اسے حرام ہی قرار دیا گیا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا۔ جس نے کوئی خطا یا گناہ کر کے اس کا الزام کسی بے گناہ پر تھوپ دیا اس نے تو بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بار سمیٹ لیا۔"

بقیہ صفحہ ۳۴ پر

کہ ان اوقات میں پینے والے کے لیے ممکن نہیں کہ وہ نماز بغیر نشہ کے ادا کرے تو اس سے ممانعت ضمناً شراب نوشی سے ممانعت تھی۔

پھر آیت مائدہ کا نزول ہوا اور یہ تحریم میں حتمی امر تھا۔ ربیع بن انسؓ سے مروی ہے کہ یہ آیت تحریم خمر کے بعد نازل ہوئی ہے۔ ؎

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۳ کا) نیز اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ:

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى اِثْمًا عَظِيْمًا۔ جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اس نے گناہ عظیم گڑھا۔ (سورہ نساء۔ ۴۸)

لیکن یہ قول (یعنی آیت مذکورہ میں خمر کو حرام قرار دیا گیا ہے) اس تفصیل کے مطابق مردود قرار پاتا ہے کہ اس کے قائلین کا یہ کہنا ہے کہ اللہ کا قول:

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى" اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نماز کے قریب نشہ کی حالت میں مت جاؤ۔" (نساء۔ ۴۳)

آیت بقرہ کے بعد نازل ہوا ہے اور اس کا کوئی معنی نہیں کہ پہلے بقرہ میں تحریم عام نازل ہو پھر سورۂ نساء میں صرف نماز کے اوقات میں تحریم خاص نازل ہو اور دوسری بات یہ کہ صحابہ کرام قرآن کے معانی کو سب سے زیادہ جانتے تھے۔ اور آیت بقرہ کے بعد بھی صحابہ نے شراب کو ترک نہیں کیا تھا۔ یہاں تک کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور آیت بقرہ پڑھی گئی تو انھوں نے فرمایا کہ:

اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا۔ اے اللہ ہمارے لیے شراب کے سلسلے میں واضح بیان نازل فرما دے۔"

الا یہ کہ وہ لوگ یہ اعتذار پیش کریں کہ صحابہ کرام کا آیت بقرہ کے بعد شراب کا پینا تاویل کے طریقہ سے تھا اور یہ دوسری چیز ہے لیکن وہ روایت ان کا ساتھ نہیں دے رہی ہے جس کو اکثر لوگوں نے نقل کیا ہے کہ تحریم خمر کے تین مراحل ہیں۔ اول آیت بقرہ دوم آیت نساء سوم آیت مائدہ۔

؎ اس سے مراد آیت بقرہ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ۔ الآیۃ ہے جیسا کہ بہت سی تفاسیر جیسے ابن جریر، زاد المسیر، نسفی، روح المعانی، روح البیان، تفسیر المنار، الدر المنثور، فتح القدیر

(بقیہ صفحہ ۳۵ پر)

کتاب و سنت و اجماعِ امت و عقل اور طب سے شراب کی حرمت کا ثبوت

قارئین کرام کے سامنے اس اجمال کی تفصیل ذیل میں پیش کی جا رہی ہے۔

کتاب اللہ سے اس کی دلیل سورۂ مائدہ (جو باعتبار نزول قرآن کی آخری سورہ ہے) میں وارد شدہ یہ ارشاد الٰہی ہے کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ. وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ [1]

اے لوگو! ــــ جو ایمان لائے ہو یہ شراب اور جوا یہ آستانے اور پانسے یہ سب گندے اور شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو، تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو، شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈالدے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روکدے پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے؟ اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو اور شراب سے بچو لیکن اگر تم نے حکم عدولی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول پر بس صاف صاف حکم پہنچا دینے کی ذمہ داری تھی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۴) للشوکانی، بغوی، خازن، احکام القرآن لابن العربی، احکام القرآن للجصاص کی طرف رجوع کیا لیکن وہ چیز نہ ملی جس کو فخر الدین رازی نے ربیع بن انس سے نقل کیا ہے بلکہ ابن کثیر نے ربیع بن انس کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ یہ بھی انھیں لوگوں میں سے ہیں جو آیت بقرہ کو تحریم خمر کے سلسلہ میں پہلی آیت مانتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ فخر الدین رازی کو وہ چیز معلوم رہی ہو جو مجھے معلوم نہ ہو سکی لیکن معقول و مفہوم کے اعتبار سے یہ بات مناسب نہیں کہ آیت بقرہ کا نزول آیت مائدہ کے بعد ہو اس لیے کہ اس سلسلہ میں کسی کو کلام نہیں کہ آیت مائدہ تحریم خمر کے سلسلے میں نص قطعی ہے بخلاف آیت بقرہ کے۔ واللہ اعلم بالصواب

[1] سورۂ مائدہ۔۹۰۔۹۱۔۹۲

اہل مغرب کی تعلیم سے متاثر ہو جانے والے بعض فریب خوردہ جاہلوں نے یہ خیال خام قائم کر رکھا ہے کہ یہ آیات شراب کی حرمت پر دلالت نہیں کرتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ نہیں فرمایا ہے کہ تمہارے لیے شراب حرام کر دی گئی ہے یا تم اس کو مت پیو۔

میں بعون اللہ تعالیٰ ان آیات میں شراب کی حرمت کے دلائل کو اس جگہ واضح کر کے بیان کروں گا جیسا کہ مفسرین اور علماء محققین نے بیان کیا ہے لیکن اس سے پہلے قارئین کے سامنے مختصر سی ایک ایسی بات پیش کروں گا جو راستہ کو روشن کر دے گی۔ نیز ان شکوک اور چھائی ہوئی بدلی جیسے شبہات کا ازالہ و خاتمہ کر دے گی جو دین اور عربی زبان سے ناواقفیت کی بنا پر پیدا ہو گئے ہیں۔ اور میری یہ مختصر سی بات مدلل طور پر یہ حقیقت واضح کر دے گی کہ ان مغرب زدہ لوگوں نے یہ دعویٰ یا تو اس لیے کر رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور قرآن مجید کی آیات اور اللہ کی جانب سے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ لوگ مطلق ایمان نہیں رکھتے یا اگر ایمان رکھتے ہیں تو ضعیف و کمزور سا ایمان رکھتے ہیں۔ ایسا کلام جو عقل و منطق سلیم کے مطابق آپ کو مخاطب کرے تاکہ اس کے بعد اس سلسلہ میں کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے کہ قرآن و سنت خمر اور دوسری مسکرات کی حرمت کو صراحت کے ساتھ اس طرح بیان کرتے ہیں جو غبی اور ملحد کے علاوہ کسی پر مخفی نہیں۔

۱۔ یہ مسلّم ہے کہ قرآن عربی ہے اس کا نزول عرب کی زبان میں ہوا ہے اور اللہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا اور آپ عربی زبان کو تمام لوگوں سے زیادہ جانتے تھے۔ اور آپ نے اس آیت کے نزول کے وقت صحابہ کرام کو تمام قسم کی شرابوں کو پھینک دینے کا حکم فرمایا۔ یہاں تک کہ بعض صحابہ کے پاس یتیموں کی شراب رکھی ہوئی تھی انھوں نے آپ سے جب اس سے متعلق معلوم کیا تو آپ نے اسے بھی انڈیل دینے کا حکم دیا۔ ۱؎

۱؎ امام احمد نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے "ان ابا طلحة سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ايتام في حجره ورثوا خمرا فقال اهرقها قال افلا

بقیہ ص ۳۷ پر

اگر شراب حرام نہ ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ضائع کرنے اور انڈیل دینے کا حکم نہ فرماتے۔

۲۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حرام نہ سمجھتے تو لوگوں کو اس کے پینے سے منع نہ کرتے۔

۳۔ اگر شراب حرام نہ ہوتی تو پینے والے پر لعنت نہ کرتے۔

۴۔ اگر حرام نہ ہوتی تو پینے والے پر کوڑا لگانے کا حکم نہ دیتے۔

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عجمی تھے قرآن کو نہیں سمجھتے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ [1] ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل فرمایا تاکہ تم لوگ سمجھو۔ اللہ تعالیٰ نے کہا:

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ۔ [2] اسے (قرآن) لے کر تیرے دل پر امانت دار روح (مراد جبرئیل) اتری ہے تاکہ تو ان لوگوں میں شامل ہو جو (خدا کی طرف سے خلق خدا کو) متنبہ کرنے والے ہیں صاف صاف عربی زبان میں۔

بلاشبہ یہ دلائل ان بدیہیات (بہت واضح باتیں) میں سے ہیں جو اہل عقل کے نزدیک ناقابل نزاع و نالائق اختلاف ہیں۔

(بقیہ حاشیہ ص۳۶کا) نجعلها خلا قال "لا" (مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی) ابوطلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان یتیموں کے سلسلے میں دریافت کیا جو ان کی کفالت میں تھے انھیں شراب وراثت میں ملی تھی تو آپ نے اسے پھینک دینے کا حکم دیا۔ انھوں نے کہا کیا ہم اسے سرکہ نہ بنالیں آپ نے فرمایا نہیں۔

[1] سورۃ الزخرف: ۳

[2] سورۃ الشعراء: ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵

۵۔ یہ معلوم ہے کہ حدیث قرآن مجید کی تشریح وتفسیر نیز اس کے اجمال کی تفصیل ہے۔

نیز یہ بھی معلوم ہے کہ شریعت کے دو مصدر ہیں، قرآن مجید اور احادیث نبویہ [۱]

احادیث سے مستقل طور پر تشریعی احکام ثابت ہوتے ہیں جیسے کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ زوجیت میں جمع کرنے کی حرمت، ذی ناب درندوں کے کھانے کی حرمت، مسلم کو کافر کے بدلے قتل نہ کیے جانے کا مسئلہ [۲]

حدیث تشریع کا مصدر ثانی ہے اس کے دلائل اللہ کے یہ اقوال ہیں:

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ [۳] — اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ [۴] — اگر تم آپس میں کسی شے میں اختلاف کر بیٹھو تو اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا [۵] — رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمھیں جو کچھ دیں لے لو اور جس بات سے روک دیں رک جاؤ۔

اس تمہید سے جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ اطاعتِ رسول واجب ہے اور سنت شریعت کا ایک مصدر ہے تو یہ بات بھی جان لینی چاہیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے شراب کو حرام قرار دیدیا ہے اور شراب پینے اور پلانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

---

[۱] اور اجماع اور قیاس کی بنیاد انھیں دونوں پر ہے۔

[۲] بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حدیث شریعت کا مصدر ثانی ہے لیکن حقیقت میں قرآن ہی سے متعلق ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا۔" (اللہ کے رسول جو تمھیں دیں اسے لے لو اور جس سے روک دیں رک جاؤ)

[۳] سورہ آل عمران ۱۳۲ [۴] سورۃ النساء ۵۹ [۵] سورۃ الحشر ۷

اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہیں اس کو بہا دینے، ضائع کر دینے اور استعمال نہ کرنے کا حکم فرمایا اور پینے والے پر کوڑے لگانے کا حکم فرمایا ہے تو اگر بفرض محال قرآن میں اس کی حرمت نہ بیان کی گئی ہو لیکن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی صحیح یا حسن حدیث اس کی حرمت کے سلسلے میں وارد ہو تو یہ تحریم پر دلالت کے لیے کافی ہے۔

حالانکہ بہت سی احادیث اس سلسلے میں وارد ہیں جو معنوی اعتبار سے تواتر کے درجہ کو پہنچ جاتی ہیں اور تواتر علم قطعی کا فائدہ دیتا ہے۔ اگر سنت صحیحہ یا حسنہ کسی چیز کا حکم دیں، یا اس کی حرمت بیان کریں تو گویا قرآن ہی اس پر دال ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ (الحشر: ۷) (اللہ کے رسول جو دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے باز آجاؤ۔

اس معنی و مفہوم کی دوسری کئی آیات ہیں جن میں سے میں نے بعض کا ذکر اس سے پہلے کیا ہے اور بعض کا ذکر میں نے نہیں بھی کیا ہے۔

۶۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم (جو اساطین عرب اور اربابِ فصاحت و بلاغت تھے) نے اس آیت کا مطلب تحریم قطعی ہی سمجھا حتیٰ کہ قرآن کا فرمان فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ (کیا تم شراب سے باز رہو گے؟) کو سنتے ہی حضرت عمرؓ نے کہا "انتھینا یا رب" اے رب ہم اس سے باز آ گئے۔

پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس حکم شرعی کو شراب پینے والے پر منطبق کیا اور اس پر حد قائم کی تو ان میں سے کسی عالم یا عامی نے کوئی اعتراض و تنقید نہیں کی۔ پھر تابعین و تبع تابعین نے اسی طریقے پر عمل کیا کسی نے بھی شراب کی تحریم میں مخالفت نہ کی۔

۷۔ امتِ مسلمہ کے اندر اگرچہ مذاہب متعددہ مثلاً سنی، زیدی، ظاہری اور باطنی وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود پوری امت کا زمانۂ نبوی سے لے کر آج تک شراب اور دوسری تمام مخدر و مسکر اشیاء کی حرمت پر اجماع ہے۔ تمام کے تمام شرابی پر حد جاری کرنے کے حق میں ہیں۔

تو کیا ان تمام حضرات نے قرآن کا معنی نہیں سمجھا اور ان آیات کے معانی سمجھنے سے

ظاہر ہے جو شراب کی حرمت بیان کرتی ہیں۔ مگر چودھویں صدی میں اہل مغرب کے مقلدین اور کافروں کی مشابہت اور باطل پرستوں کا طریقہ اختیار کرنے والی ایک جماعت نے ان آیات کا معنی سمجھ کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ قرآن حکیم شراب کی حرمت کی صراحت نہیں کرتا، ان کا یہ قول کتنا برا ہے۔

کیا نعوذ باللہ ان لوگوں کا فہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام وجمیع ائمہ فقہ حدیث اور اصول ولغت کے فہم سے زیادہ ہے؟

ایک طرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم آیات مائدہ کے نزول کے بعد شراب کی حرمت کا اعلان اور پینے والے کے لیے شدید ترو عید وترہیب فرما رہے ہیں اور دوسری جانب ان لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ آیات حرمت پر دلالت ہی نہیں کرتیں۔

سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۔ لہ

لہ ان لوگوں سے پوچھا جائے کہ کیا انھیں اللہ ورسول پر ایمان ہے اور دین اسلام سے انھیں کوئی تعلق بھی ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہو تو انھیں بتایا جائے کہ اللہ نے شراب کو حرام قرار دیا ہے اور اس کی حرمت کا ذکر ان انصاب کے ساتھ کیا ہے جو معبودات کفار میں سے ہیں۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی شراب کو اس انداز میں حرام قرار دیا ہے جس میں ذرا بھی لوچ نہیں اور دین اسلام جس کے تم قائل ہو اس کے پینے والے پر حد واجب کرتا اور جو شخص شراب کو حلال سمجھتا ہے اسے کافر قرار دیتا ہے۔

اور اگر تم غیر مسلم ہو تو ہمیں تمہارے ساتھ اس بحث سے زیادہ حاجت اس بات کی ہے کہ ہم تمہارے سامنے دین اسلام کی صحت اور اس کے واجب الاتباع اور ناسخ ادیان ہونے پر دلیل قائم کریں اور اگر وہ یہ معذرت کرے کہ میں مسلمان تو ہوں لیکن مجھے شبہ پیدا ہو گیا ہے کیونکہ میں نے اپنی فہم کے مطابق اس کی حرمت صراحتاً نہیں پائی ہے ایسی صورت میں اس سے کہا جائے کہ:

اگر تم عربی ہو تو قرآن اس سلسلہ میں کہہ رہا ہے "فاجتنبوہ" (تم اس سے اجتناب کرو) یہاں اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے اور اجتناب کے معنی ابتعاد (دور رہنے) کے ہوتے ہیں چہ جائیکہ اسے چھوا جائے اور استعمال کیا جائے۔ شراب کو ازلام وانصاب کے ساتھ ذکر کیا ہے اور رجس (گندگی) قرار دیا ہے اور رجس

(بقیہ صفحہ ۴۱ پر)

۸۔ وجوب پر صرف صیغۂ امر ہی نہیں دلالت کرتا ہے بلکہ وجوب مختلف طریقے سے ثابت ہوتا ہے: امر کے ذریعہ لفظ کُتب کے ذریعہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ (تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے) اور "وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ" (لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج اللہ نے فرض کر دیا ہے) کی طرح کے صیغوں کے ذریعہ اور اسی طرح لفظ "فرض" سے بھی وجوب ثابت ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں فرمایا گیا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ (اللہ نے تمہارے اوپر حج فرض کر دیا ہے)۔

اور اسی طرح نہی تحریمی کے صیغے صرف لاتفعلوا (نہ کرو) اور حرام علیکم (تم پر حرام کر دیا گیا ہے) کے اندر منحصر نہیں ہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی اور صیغے ہیں مثلاً صیغہ استفہام (سوالیہ کلمہ) باز رہنے کے معنی پر مشتمل ہوا کرتا ہے جیسے "فھل انتم منتھون" (تو کیا تم اس سے باز آ گئے) یعنی انتھوا (اس سے باز آ جاؤ)۔ [1]

(بقیہ ص۴۰ کا) ذات پاک پر قرآن کا نزول ہوا انھوں نے فرمایا "ان اللہ حرم الخمر و ثمنھا" (اللہ نے شراب اور اس کی قیمت کو حرام کر دیا ہے) اور فرمایا لعن اللہ شاربھا الحدیث (اللہ شراب پینے والے پر لعنت فرمائے۔)

اور اگر تو عجمی ہے تو شریعت محمدی اور عربی زبان کے علماء سے شراب کے سلسلے میں نازل شدہ آیات کی تفسیر اور ان احادیث کے معانی معلوم کر جو سید الخلق صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوئی ہیں اور شراب کی حرمت کا اعلان کرتی ہیں۔

اور اگر سرکشی پر اتر آئے ہو تو تم سے ہدایت و رہنمائی کے راستے کا بیان کرنا کچھ مفید نہیں ضروری ہے کہ تم پر اسلامی شریعت کا حکم نافذ کیا جائے۔ [2] سورۃ النور: ۱۶، ۱۷۔

[1] جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے استفہام تہدیدی معنی امر دینے والا استفہام ہے اور یہ استفہام امر صریح سے زیادہ بلیغ ہوتا ہے گویا استفہام تہدیدی کے ذریعہ یہ بتلایا گیا ہے کہ اس کام میں جتنی خرابیاں تھیں میں نے انھیں تمھارے سامنے بیان کر دیں، دریں صورت تم اس کام کو کرتے رہو گے یا اس سے باز رہو گے اگر اسے کرتے رہو گے تو تمھارے لیے وعید ہے۔

کسی چیز کو "رجس" یعنی نجس وناپاک یا شیطانی عمل یا اس کے فاعل کو ملعون قرار دینے یا اس کے اندر اللہ ورسول کی شدید وعید وارد ہونے سے بھی تحریم کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ تحریم پر دلالت کرنے والے یہ صیغے بھی ہیں کہ :

شارع نے کسی فعل کو ترک کرنے کا مطالبہ کیا ہو اور اس کی مذمت کی ہو یا اس فعل کے فاعل کی مذمت کی ہو یا اس کے فاعل پر ناراضگی ظاہر کی ہو یا اس کے فاعل کی محبت یا اس سے اور اس کے فاعل سے رضا کی نفی کی ہو یا اس کے فاعل کو چوپایوں اور شیاطین سے تشبیہ دی ہو یا اس فعل کو مانع ہدایت اور ناقابل قبول قرار دیا ہو یا اس فعل پر غضب یا زوال نعمت یا عذاب ورسوائی کے وقوع یا اللہ کی عداوت یا اس سے جنگ کی دھمکی دی ہو اور اسے مذموم صفت سے متصف کیا ہو مثلاً اس فعل کو ظلم، عداوت، بغاوت یا گناہ قرار دیا ہو۔ اس کے فاعل کو گمراہ کہا ہو۔ اس کے فاعل کے سلسلہ میں (لیس من اللہ فی شئی) اللہ کے طریقے پر نہیں یا لیس من الرسول واصحابہ (رسول وصحابہ کے طریقہ پر نہیں) فرمایا ہو یا اس فعل کے ارتکاب پر ابعاد وطرد مرتب ہوتے ہوں یعنی ڈانٹ پھٹکار لازم آتی ہو۔ یا اس فعل کے مرتکب کے بارے میں قتل اور "قاتلہ اللہ" جیسے الفاظ استعمال کیے گئے ہوں یا اس بات کی خبر دی گئی ہو کہ اس کے فاعل سے اللہ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا۔ یا یہ کہ اس کی طرف نظر نہیں کرے گا، اس کو پاک نہیں کرے گا، اس کے عمل کو درست نہیں کرے گا، اس کی تدبیر کو کامیاب نہیں بنائے گا، اس کے لیے شیطان مقرر کردیا ہے، اس فعل کو دل کی گمراہی یا آیاتِ الٰہی سے پھر جانے کا سبب قرار دیا ہو۔

۹۔ شراب کا مسکر ہونا اس کی حرمت پر دال ہے، امت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ شراب کے سلسلے میں نازل شدہ آیات تین ہیں جن میں سے دو میں لفظ خمر آیا ہوا ہے۔

۱۔ سورہ بقرہ کی آیت یسألونك عن الخمر (وہ لوگ آپ سے خمر کے متعلق سوال کرتے ہیں)۔

۲۔ سورہ مائدہ کی آیت يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ۔ الآیۃ (اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو خمر، جوا، انصاب اور ازلام گندگی ہیں۔)

اور تیسری آیت نشہ و سکر کے سلسلہ میں وارد ہے: "لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى" (تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔)

اس سے یہ بات قطعی طور پر واضح ہوگئی ہے کہ خمر سے مراد مسکر ہے اور ہر مسکر حرام ہے

۱۰۔ بدیہی طور پر یہ بات معلوم ہے کہ دین کی حفاظت کے لیے پانچ چیزیں ضروری ہیں اور بعض کے نزدیک چھ چیزیں ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) دین (۲) نفس (۳) مال (۴) نسب (۵) عقل (۶) عزت

دین کی حفاظت اور عقیدہ کی آزادی کی خاطر جہاد اور وابستگان دین کی حمایت واجب ہے۔

نفس کی حفاظت کی خاطر قصاص کی مشروعیت ہوئی۔

حفاظتِ مال کی خاطر چوری و ڈاکہ زنی کی حدیں مقرر کی گئیں۔

نسب کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ نے نکاح کو مشروع اور زنا کو حرام قرار دیا اور عقل کی حفاظت کے لیے اللہ نے ایسی اشیاء کو حرام قرار دے دیا جو عقل کو زائل کرتی ہیں۔ اور اس کے وظائف کی ادائیگی میں حائل ہوتی ہیں خواہ وہ مسکر ہوں یا مخدر۔ اللہ تعالیٰ نے عقل کی حفاظت کی خاطر نشہ پر حد جاری کرنے کا قانون بنایا۔

عزت و آبرو کی حفاظت کی خاطر اللہ تعالیٰ نے قذف و بہتان طرازی کو حرام قرار دیا اور اس کے لیے بھی اس نے حد مقرر کر دی۔

جب یہ بات واضح ہوگئی تو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ شرابی اللہ و رسول کا حکم نہ مان کر اور اللہ کی حرام قرار دی ہوئی چیزوں کا مرتکب ہو کر اپنے دین پر زیادتی کرتا ہے۔ اور عقل کو مسکرات کے ذریعہ زائل کر لینے کی صورت میں کبھی کبھی اللہ کے ساتھ کفر بھی بیٹھتا ہے اور انبیاء کرام و مرسلین عظام کو گالیاں تک دے ڈالتا ہے اور دین سے بیگانہ بھی ہو جاتا ہے شرابی اپنی عقل پر جو ظلم ڈھاتا ہے اسے تم جتنا بھی بیان کرو کم ہے۔ یہ ایسی بات ہے جسے ہر عاقل جانتا ہے خواہ مومن ہو یا کافر۔ کیونکہ اس کا تعلق مشاہدہ و محسوس کی جانے والی چیزوں سے ہے اس کا انکار نہ مومن کر سکتا ہے اور نہ کافر۔ اپنی جس عقل پر شرابی ظلم ڈھاتا ہے وہ

اشرف ترین انسانی وصف ہے اسی کی بدولت وہ دوسرے حیوانات سے ممتاز ہے اسی کے ذریعہ اسے اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اسی سے وہ حصول علوم پر قادر ہوتا ہے اور حق وباطل اور مضر ونفع بخش چیزوں کے مابین امتیاز کرسکتا ہے۔ [1]

---

[1] سید قطب نے فی ظلال القرآن جلد ۲ میں فرمایا ہے کہ:

زوالِ عقل جس مسکر سے بھی ہوتا ہے اس دائمی بیداری کے منافی ہے جسے اسلام ہر مسلم کے قلب پر فرض کرتا ہے تاکہ اس کا تعلق ہر وقت اللہ سے ہو۔ اور اس بیداری سے زندگی کی نشوونما اور تازگی کے لیے ایک ایجابی عامل پیدا ہو۔ نیز یہ بیداری اسے ضعف وفساد سے بچائے اور نفس، مال عزت اور امت مسلمہ کے امن اور شریعت ونظام کو ہر اعتداء سے محفوظ رکھنے میں کام دے۔ ایک مسلمان شتر بے مہار نہیں ہے کہ وہ صرف اپنی ذات اور لذتوں سے مطلب رکھے بلکہ اس کے اوپر ہر لحظہ ایسے شرعی احکام کی پابندی عاید کی گئی ہے جو دائمی بیداری کے مستوجب ہیں وہ اپنے رب اپنی ذات اپنے اہل وعیال کے لیے "تکلیفات" یعنی شریعت کے احکام وقوانین کا پابند ہے نیز مسلمانوں کی جس جماعت کے ساتھ رہ کر وہ زندگی گزارتا ہے اس اسلامی جماعت کے لیے بھی وہ تکالیف (احکام شریعت) کا پابند ہے اور پوری انسانیت کی رہنمائی کرنے اور اسے دعوتِ حق دینے کے لیے بھی احکام شرع کی پابندی لے کرنی ہے اور ان تکالیف (احکام شرع) کو انجام دینے کے لیے دائمی بیداری مطلوب ہے حتیٰ کہ جس وقت وہ طیبات سے لطف اندوز ولذت گیر ہو رہا ہے اس وقت بھی اسلام اس کے اوپر واجب کرتا ہے کہ وہ اس متاع کے لیے بیدار ہو اور شہوت ولذت کی حالت میں بھی اسلام اہل اسلام کی خواہشات کی ہمیشہ نگرانی ونگہبانی کرتا رہے۔ بنابریں مسلمان اپنی خواہشات کے سلسلے میں وہی طرز عمل اختیار کرتا ہے جو ایک مملوک غلام اپنے آقا ومالک کے احکام کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی ذاتی خواہشات کے سلسلے میں کرتا ہے یعنی وہ اپنی خواہشات کے مقابلے میں مالک کے احکام کی تعمیل کو ترجیح دیتا ہے لیکن بذریعہ نشہ عقل کو زائل کردینے کی صورت میں ایسا نہیں ہوسکتا۔

پھر بذریعہ نشہ ازالۂ عقل دراصل مراحل زندگی کے کسی نہ کسی مرحلہ میں پیش آمدہ حقائق سے فرار

(بقیہ ۴۵ پر)

مال پر شرابی کا ظلم یہ ہے کہ وہ اسے شراب اور دیگر مسکرات کے خریدنے پر خرچ کر ڈالتا ہے اور یہ چیز اس کے دین و دنیا دونوں کے لیے فوری طور پر اور بعد میں بھی ضرر رساں ہے اور کسی سلیم العقل آدمی کو اس بات میں شک و اختلاف نہیں ہو سکتا کہ اس طرح کا آدمی (یعنی جو مضر کام میں مال برباد کرے) بیوقوفوں اور ان فضول خرچ لوگوں میں سے ہے جو شیاطین کے بھائی ہیں۔

اسی طرح شراب خوری، شراب خور کو زنا کاری اور دوسرے جرائم کی طرف لے جاتی ہے۔ نسب اور عزت و آبرو پر شرابی کا ظلم یہ ہے کہ جس وقت شرابی عقل کھو دیتا ہے تو کبھی کبھی اپنی بیوی کو اپنے ساتھیوں پر پیش کرتا ہے اور اسے فحش کاری پر مجبور کرتا ہے۔ اس کے علاوہ شراب نوشی اور دوسری مسکرات کے استعمال سے مختلف قسم کے مفاسد و اضرار پیدا ہوتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس سلسلہ میں کسی عقل مند کو شبہ ہوگا یا شراب نوشی سے جو خرابیاں ہیں ان کو ماننے سے انکار کرے گا۔

(بقیہ حاشیہ ملاحظہ کا) اور نشہ شراب سے پیدا شدہ بے حقیقت تصورات و لایعنی خیالات کی طرف جھکاؤ ہے اس طرح کا طرزِ عمل اختیار کرنے سے اسلام انسان پر نکیر کرتا ہے کہ حقائق زندگی سے بھاگ کر خیالی تصورات کی دنیا میں پناہ لی جائے۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ لوگ حقائق زندگی سے فرار کے بجائے انھیں دیکھیں سمجھیں اور ان کا مقابلہ کریں اور حقائق ہی میں رہ کر حقائق کے مطابق زندگی گزاریں۔ نہ کہ تصورات و اوہام پر زندگی کی بنیاد رکھیں۔ حقائق کا مقابلہ ہی عزیمت اور قوت ارادی کی کسوٹی ہے۔ حقائق سے فرار ہو کر تصورات و اوہام کی پناہ لینا قوت ارادی کی خامی، عزیمت کی کمزوری اور اپنی ذمہ داریوں کی نجات سے "تحلیل" (یعنی جان بچانا اور جائے فرار اختیار کرنا) ہے۔ اسلام قوت ارادی کو ہمیشہ پروان چڑھانے اور اسے عادت قاہرہ (ایسی بری لت جو فرائض انسانی کی ادائیگی میں مانع بن جائے) کی بندشوں سے آزاد رکھنا چاہتا ہے۔ شراب اور دوسری مخدرات کو حرام قرار دینے کے لیے صرف اسی بات کا اعتبار رکھنا بھی اسلامی نقطۂ نظر سے کافی ہے۔ چہ جائیکہ وہ نجس و ناپاک چیز اور شیطان کا عمل ہے نیز حیات انسانی کے لیے تباہ کن بھی ہے۔

نفس کے ساتھ شرابی کی زیادتی یہ ہے کہ مدہوش شخص غیر شعوری طور پر قتل کر بیٹھتا ہے یا خود اسے قتل کر دیا جاتا ہے اور اس کی پٹائی ہوتی ہے مگر اسے احساس نہیں ہوتا کبھی کسی بلندی سے کود کر اپنے کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔ اور کبھی سمندر میں چھلانگ لگا کر ڈوب مرتا ہے یا آگ میں گر کر جل جاتا ہے۔ مدہوش لوگوں کے ساتھ پیش آمدہ ذاتی حوادث اور اپنے اوپر ان کے مظالم کا شمار و احاطہ نہیں کیا جا سکتا چہ جائیکہ دوسروں کے ساتھ ان کے مظالم و حوادث کا شمار و احاطہ کیا جا سکے۔ یہ وہ باتیں ہیں جنھیں بہت سے لوگ جانتے ہیں۔ بس ڈرائیوروں کے بدمست ہونے کی حالت میں بسوں کے ٹکرانے سے خود ان ڈرائیوروں اور دوسرے لوگوں پر عام ممالک میں جو ہلاکت خیز مصیبت آتی ہے وہ بہت سے لوگوں کی ہلاکت کا سبب بنتی ہے یا پھر ان پر شدید تکلیف نازل ہوتی ہے یہ ایسی چیزیں ہیں جو کسی پر مخفی نہیں بلکہ یہ چیزیں دوپہر کے سورج سے بھی زیادہ روشن ہیں۔

شراب کے اندر جو اضرار و مفاسد ہیں وہ اس کی حرمت پر قطعی طور سے دال ہیں۔ گرچہ قرآن وسنت میں اس کی توضیح نہ ہو، حالانکہ اس سلسلہ میں آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ موجود ہیں۔ کیا اس مختصر سے مقدمہ میں ہماری پیش کردہ باتوں کے بعد بھی اللہ اور رسول پر ایمان رکھنے والے کسی شخص کو شراب کی حرمت و ہلاکت خیزی میں کسی قسم کا شک یا کلام کرنے کی گنجائش ہے؟ یا کم از کم جو شخص عربی زبان یا سیرت نبوی اور حالات صحابہ سے واقف ہو اور ان احکام سے باخبر ہو جو صحابہ کرام شراب خوروں پر نافذ کرتے تھے وہ ہماری باتوں کے صحیح ہونے میں کیا شک وشبہ کر سکتا ہے؟۔

تحریم شراب و جوا کی تاکید
آیاتِ مائدہ میں چودہ۱۴ طریقے سے

۱۔ اللہ تعالیٰ نے شراب وجوا کو رجس قرار دیا ہے اور لفظ رجس انتہائی قباحت خباثت پر دلالت کرتا ہے۔ اسی لیے رجس کا اطلاق بتوں پر بھی کیا گیا ہے۔ لہذا یہ لفظ

"خبث" کے بالمقابل زیادہ قبیح مفہوم کا حامل ہے اور مختلف آیات سے یہ بات جانی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے طیبات کو حلال اور خبائث کو حرام قرار دیا ہے۔ طبرانی نے اوسط میں عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الخمر ام الخبائث یعنی شراب خباثت کی ماں ہے۔

طبرانی نے معجم کبیر میں عبداللہ بن عمر بن خطاب سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "الخمر ام الفواحش واکبر الکبائر ومن شرب الخمر ترك الصلوٰة ووقع علیٰ امه وخالته وعمته" شراب فواحش کی جڑ اور کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے۔ جس نے شراب پی وہ نماز کو ترک کر بیٹھے گا اور اپنی ماں، خالہ اور پھوپھی تک سے زنا کر بیٹھے گا۔

اسی طرح ابن عباس سے ان الفاظ میں نقل کیا ہے کہ:

من شرب الخمر وقع علیٰ امه "جس نے شراب پی وہ اپنی ماں کے ساتھ زنا کر بیٹھے گا۔ ترک الصلوٰۃ کا لفظ اس روایت میں نہیں ہے۔

سیوطی نے اپنی جامع صغیر میں ان احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں جملہ کو لفظ "انما" سے شروع کیا ہے جو حصر پر دلالت کرتا ہے اس سے مذمت میں مبالغہ مقصود ہے۔ یعنی شراب اور جوا صرف گندگی ہے ان کے اندر کوئی خیر نہیں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے شراب اور جُوا کو انصاب و ازلام کے ساتھ ذکر کیا ہے جو بت پرستی کے اعمال اور شرکیہ خرافات ہیں۔ یہاں مفسرین نے ایک حدیث یہ نقل کی ہے کہ "مدمن من الخمر کعابد وثن" شراب کا عادی بُت پرست کی طرح ہے (ابن ماجہ)

۴۔ جُوا و شراب سے جو شر و طغیان رونما ہوتا ہے اس کی بنا پر اللہ نے انھیں شیطانی عمل قرار دیا ہے۔ اور شیطانی عمل اللہ کی ناراضگی کا موجب ہونیکے علاوہ اور کیا ہے [1]

---

[1] اور جب یہ غضب الٰہی کا موجب ہے تو حرام ہوگا کسی عقل مند کو اس میں شک نہیں ہو سکتا (بقیہ ۴۹ پر)

۵۔ اس آیت میں دونوں چیزوں (شراب و جوا) کو ترک کا حکم دینے کے لیے "الاجتناب" کے مصدر سے امر کا صیغہ "اجتنبوا" استعمال کیا گیا ہے جو لفظ ترک سے زیادہ بلیغ ہے کیونکہ لفظ اجتناب ترک کے ساتھ متروک چیز سے دور رہنے کا معنی بھی دیتا ہے یعنی کہ تارک متروک شدہ چیز سے دور ہی دور رہے۔

چنانچہ دیکھتے ہیں کہ قرآن نے لفظ اجتناب کے ذریعہ صرف شرک و طاغوت اور عام کبیرہ گناہوں اور جھوٹی باتوں کو ترک کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ ان چیزوں کو ترک کرنے کے ساتھ ان سے بندوں کو دور رکھنا بھی قرآن کا مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

"فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ"[۱] (بتوں کی گندگی سے اجتناب کرو اور جھوٹی بات سے دور رہو،) اور فرمایا۔

"وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ"[۲] طاغوت سے دور رہو۔ اور فرمایا۔

"وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا"[۳] جو لوگ طاغوت کی عبادت سے دور رہے۔ نیز فرمایا:

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ"[۴] جو بڑے گناہوں اور کھلے کھلے قبیح افعال سے پرہیز کرتے ہیں الا یہ کہ کچھ معمولی قصور ان سے سرزد ہو جائے۔

۶۔ اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوا سے اجتناب کو فلاح و کامیابی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا ارتکاب دنیا و آخرت میں گھاٹے کا سبب ہے

۷، ۸۔ اسے بغض و عداوت کو ابھارنے والا قرار دیا ہے اور بغض و عداوت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۷) کہ شیطان کا کام انسان کو گمراہ کرنا حرام، فسق، کفر اور گناہ میں مبتلا کرنا ہے۔ عقلمند و دانش مند کو چھوڑ دیا کسی مختل الشعور یعنی ضعیف العقل شخص نے بھی کہا ہوگا کہ شیطان اللہ کو خوش کرنے اور انسان کو ہدایت دینے کا کام کرتا ہے۔ کسی عمل کے قبیح ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اللہ کی ناراضگی اور شیطان کی خوشی کا باعث ہو۔

[۱] سورۃ الحج ۲۲/۳۰ [۲] سورۃ النحل ۱۶/۳۶ [۳] سورۃ الزمر ۳۹/۱۷ [۴] سورۃ النجم ۵۳/۳۲

دنیوی مفاسد میں سے سب سے زیادہ خطرناک ہیں، ان کے باعث جان ومال اور عزت وآبرو سے متعلق مختلف قسم کے گناہ وجود میں آتے ہیں۔

اسی بنا پر خمر کو ام الخبائث اور ام الفواحش کہا گیا ہے۔ ایک روایت میں کہا گیا ہے کہ:

ایک فاسقہ عورت نے ایک صالح شخص کو اپنی طرف دعوت دی اس نے انکار کر دیا، اس عورت نے اسے کسی طرح شراب پلادی۔ اس کے بعد اس صالح شخص نے اس سے زنا بھی کیا اور اس کے حکم کے مطابق ایک شخص کو قتل بھی کر ڈالا۔ لوگوں نے اس روایت کو بعض قدیم امتوں سے نقل کیا ہے۔ لیکن آج کل تو اس طرح کی بے شمار مثالیں ہیں۔

مصر کے بعض فاسق وفاجر لوگوں نے یہ کہا کہ اگر نشہ آور اشیاء کا وجود نہ ہوتا تو بہت کم لوگ پیشہ ورانہ بازاری عورتوں کے پاس حاضری دیتے۔

مذکورہ بیان سے یہ بات واضح ہوگئی کہ عداوت وبغض دو الگ الگ مفسدات ہیں جو کبھی جمع ہو جاتے ہیں اور کبھی جدا رہتے ہیں۔

۹، ۱۰۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شراب وجوا کو ذکرِ الٰہی اور صلاۃ سے روکنے والا قرار دیا ہے اور یہی ذکر الٰہی اور صلاۃ دین کی روح اور بنیاد اور مومن کا سامان سفر وہتھیار ہیں۔ یہاں یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ ذکر الٰہی سے روکنا اور صلاۃ سے روکنا دو الگ الگ چیزیں ہیں۔

۱۱۔ یہاں پر شراب وجوا سے روکنے کے لیے استفہام[1] کا جو صیغہ استعمال کیا گیا ہے اسے فا سببیہ کے ساتھ ملا کر ذکر کیا گیا ہے تو کیا سبب ومسبب کے مابین فصل جائز ہے؟۔

حرمت شراب سے متعلق سورہ مائدہ کی اس آیت کے بعد والی آیت میں تین مزید تاکیدی باتیں ہیں ان کا ذکر ہم آگے کر رہے ہیں۔

---

[1] یہ استفہام بطور تہدید ووعید کے آیا ہے اس پر سورہ مائدہ کی مذکورہ دونوں آیتیں ۹۰۔۹۱، اور تیسری آیت ۹۲ "اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول" دال ہے۔

۱۲۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ" یعنی اللہ تعالیٰ نے جو شراب وجوا وغیرہ سے بچنے کا حکم دیا ہے اس میں اللہ کی اطاعت کرو جبکہ تم انصاب و ازلام سے اجتناب کرتے ہو، بلکہ ہر چیز سے بڑھ کر ان سے پرہیز کرو اور تمہارے لیے جو احکام اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے ہیں اس سلسلہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام بیان کردہ باتوں کو مانو، آپ کی بیان کردہ باتوں میں سے یہ بھی ہے کہ:

"کل مسکر خمر وکل خمر حرام": ہر نشہ آور شئے خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

۱۳۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا احذروا یعنی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے بچو۔ اللہ اور رسول کی نافرمانی کی صورت میں دنیا و آخرت کے اندر لاحق ہونے والے فتنہ و عذاب سے بچو کیونکہ اللہ نے انھیں اشیاء کو حرام قرار دیا ہے جو دنیا و آخرت میں ضرر رساں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ" [۱] رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیئے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں، یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے۔

۱۴۔ اس آیت میں اللہ کی طرف سے انذار و دھمکی موجود ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ [۲] یعنی اگر تم اطاعت و فرمانبرداری سے اعراض کرو گے تو یہ جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف ہماری شریعت و دین کو بیان کر دینا ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ و بیان کی ذمہ داری ادا کر دی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے موافق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی احکام دیئے ہیں ہم سے حساب ہو گا اور اللہ و رسول کے احکام کی تعمیل نہ کرنے کی صورت میں ہم پر عتاب ہو گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ" [۳] تمہارے

---

[۱] سورۃ النور ۲۴/۶۳ [۲] سورۃ المائدہ: ۵/۹۲ [۳] سورۃ الرعد: ۱۳/۴۰

ذمہ صرف پہونچا دینا ہے اور ہمارے ذمہ حساب وکتاب ہے اور یہ حساب بدلہ دینے کے لیے ہوگا۔

قرآن مجید کے اندر کسی شئے کی حرمت کے سلسلے میں اس طرح کا تاکیدی حکم نہیں فرمایا گیا ہے جس طرح کا تاکیدی حکم شراب کی حرمت کے لیے ہے۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ لوگ شراب و جوا کے فتنہ میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں نیز جو احکام دین خواہشات نفسانی کے مخالف ہوتے ہیں۔ ان کی لوگ حتی الامکان تاویل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جیسا کہ یہود نے باطل طریقے سے لوگوں کے مال کو کھانے کی تحریم کے سلسلے میں توراۃ کے احکام کی تاویل کی مثلاً سود خوری وغیرہ۔ اسی طرح بعض فاسق مسلمانوں نے شراب کی بعض قسموں کا نام بدل کر حلال کر لیا مثلاً یہ نبیذ ہے یا ایسی شراب ہے جس میں نشہ نہیں اِلّا یہ کہ زیادہ پی لیا جائے وغیرہ وغیرہ [1]

لیکن "اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ" والی آیت کی تفسیر میں تحریم خمر پر ناطق جن وجوہ کو ہم نے پیش کیا ہے کیا ان کے بعد بھی کسی صحیح العقل کے لیے اصل معاملہ کو سمجھنے میں کوئی شبہ باقی رہ سکتا ہے؟

تحریم خمر کے سلسلے میں قرآن مجید کے اندر جو تاکیدی الفاظ استعمال کیے گئے ہیں وہ کسی دوسری شئے کے سلسلے میں نہیں استعمال کیے گئے ہیں۔

قارئین کرام! جیسا کہ ہم نے بیان کیا کہ "تحریم شراب بتدریج ہوئی ہے" ہماری یہ بات تحریم شراب کے مسئلے کو آپ کے سامنے اور بھی زیادہ واضح اور مدلل کر دیتی ہے نیز ان جاہلوں اور دین سے نکل جانے والوں کے شبہات کا خاتمہ کر دیتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں شراب کو حرام نہیں کہا گیا ہے۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اللّٰھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا" اے اللہ ہمارے لیے شراب کے سلسلے میں واضح بیان نازل فرما۔

---

[1] تفسیر المنار جلد ۷

اس وقت آیت بقرہ نازل ہوئی یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ الآیۃ لوگ آپ سے شراب و جوا کے سلسلے میں پوچھتے ہیں۔ الخ۔ اس وقت کچھ لوگوں نے شراب نوشی ترک کردی اور کچھ لوگ پیتے رہے۔

پھر سورۂ نساء کی اس آیت کا نزول ہوا کہ : "یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی" اے لوگو جو ایمان لائے ہو نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ۔

اس کے بعد بعض حضرات رات میں شراب پی لیتے تھے اور ان کا نشہ فجر کے وقت تک ختم ہو چکتا تھا۔ پھر سورۂ مائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی "یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ الآیۃ" اے ایمان والو شراب اور جوا نجس ہیں۔ الخ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "انتہینا انتہینا" ہم باز آئے، ہم باز آئے۔

مسلم و ابو یعلی اور ابن مردویہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا:

"یا ایها الناس ان اللہ قد عرض با لخمر فمن کان عندہ منها شئ فلیبعه ولینتفع به" لوگو! اللہ نے شراب کی حرمت کا اشارہ و کنایہ کیا ہے جس کے پاس شراب ہو اسے بیچ ڈالے اور اس سے انتفاع کرے۔"

اس کے بعد ابھی تھوڑے دن ہی گزرے تھے کہ فرمایا: "ان اللہ قد حرم الخمر فمن ادرکته هذه الآیة وعندہ منها شئ فلا یشرب ولا یبع: بیشک اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کر دیا ہے۔ جس شخص کو یہ آیت پہونچے اور اس کے پاس کچھ بھی شراب ہو تو وہ نہ پئے اور نہ بیچے۔" اس وقت لوگوں کے پاس جو کچھ تھا اس کو مدینہ کی گلیوں میں بہا دیا۔

عبد بن حمید اور ابن جریر نے ربیع کی روایت نقل کی ہے کہ جب آیت بقرہ نازل ہوئی تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان ربکم یقدم فی تحریم الخمر" تمہارا رب تحریم خمر کا مقدمہ و تمہید بیان کر رہا ہے۔

پھر آیت نساء نازل ہوئی تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ان ربکم یقرب فی تحریم الخمر" تمہارا رب عنقریب شراب کو حرام قرار دیدے گا۔

پھر آیت مائدہ نازل ہوئی اور شراب حرام قرار دے دی گئی۔

آپ دیکھتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت معاذ بن جبل نے شراب کی مختلف مضرتوں کو دیکھ کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق فتویٰ طلب کیا نیز حضرت عمرؓ نے دعا کی کہ: "اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا" اے اللہ شراب کے متعلق ہمارے لیے واضح بیان نازل فرما۔

نیز آپ دیکھتے ہیں کہ شراب کی قطعی تحریم کا حکم اس وقت نازل ہوا جبکہ اس کے پہلے اللہ تعالیٰ بطور تمہید و مقدمہ شراب کی مذمت بیان کر چکا تھا۔ اور اوقات نماز کے قریب شراب نوشی سے منع کر چکا تھا۔ حالانکہ اوقات نماز باہم ایک دوسرے سے قریب قریب ہیں۔ یعنی اوقات نماز کے درمیان زیادہ فصل و وقفہ نہیں ہے۔

نیز آپ دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام نے اپنی شرابوں کو مدینہ کی گلیوں میں انڈیل دیا یعنی سورۂ مائدہ والی آیت نازل ہونے کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے۔

اسلام میں اس کی حرمت مشہور ہو گئی اور خاص و عام تمام لوگوں کو یہ بات معلوم ہو گئی۔ ان تمام تفصیلات کے بعد کسی مسلمان کو اس کی حرمت میں شک نہیں کرنا چاہیے الا یہ کہ وہ نام کا مسلمان ہو مگر حقیقت میں ملحد ہو۔

فصل

آیات مائدہ کے علاوہ سورۂ اعراف کی یہ آیت بھی شراب کی حرمت پر دال ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ صفت بیان فرمائی ہے۔

"يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ" وہ لوگوں کے لیے پاکیزہ اشیاء کو حلال اور خبائث کو حرام قرار دیتے ہیں۔

دار قطنی نے اپنے سنن کے اندر عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الخمر ام الخبائث" شراب خبائث کی جڑ ہے۔

بعض اہل علم نے اللہ تعالیٰ کے درج ذیل قول سے شراب کی حرمت پر استدلال کیا ہے " قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ " (اعراف ۳۳) کہہ دیجئے کہ میرے رب نے ظاہر و باطن ہر قسم کے فواحش اور گناہ اور حق کے خلاف زیادتی کو حرام قرار دیا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے شراب و جوا کے سلسلہ میں فرمایا کہ:

" قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ " (البقرہ: ۲۰۹) آپ کہہ دیجئے اس میں (جوا۔ شراب) بڑا گناہ اور لوگوں کے منافع بھی ہیں۔

توجب اللہ نے یہ بتلا دیا کہ شراب کے اندر بڑا گناہ ہے اور پہلی آیت میں گناہ کی حرمت فرمادی تو اس طرح شراب کی حرمت ثابت ہوگئی۔

ابن منظور نے لسان العرب میں لکھا ہے کہ اثم بعض لوگوں کے نزدیک شراب ہے جیسا کہ شاعر کا قول ہے کہ:

شربت الاثم حتی ضل عقلی   کذاک الاثم یذھب بالعقول

(میں نے اثم (شراب) پی یہاں تک کہ میری عقل زائل ہوگئی۔ اسی طرح اثم (شراب) عقلوں کو زائل کر دیتی ہے۔)

ابوجعفر نحاس نے کہا کہ شراب کو اثم اس لیے کہا گیا ہے کہ اس کا پینا اثم (گناہ) ہے یا یہ کہ اس کے پینے سے اثم (گناہ) کا صدور ہوتا ہے۔

تحریم خمر پر سنت سے دلائل

شراب کی حرمت کے سلسلہ میں بے شمار احادیث وارد ہیں جو معنوی اعتبار سے تواتر کے درجہ کو پہونچتی ہیں۔ اس سلسلہ میں دو طرح کی احادیث وارد ہیں۔ ایک

وہ احادیث جو شراب کی حرمت اور اس کے مسکر ہونے پر صراحت سے دلالت کرتی ہیں۔

دوسری وہ احادیث جن میں پینے والے کے لیے بلیغ ترین وعید اور شدید ترہیب وارد ہے۔ مثلاً اس پر لعنت کی گئی ہے یا اس سے ایمان کے نکل جانے کی خبر دی گئی ہے۔ یا ایمان کی نفی کی گئی ہے وغیرہ وغیرہ۔ ہم یہاں دونوں طرح کی احادیث میں سے بعض کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں۔

قسم اول ۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کل مسکر خمر وکل خمر حرام" ہر مسکر خمر (شراب) ہے اور ہر خمر (شراب) حرام ہے۔ (احمد) ابوداؤد، طیالسی، مسلم، اہل السنن اور ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا۔

۲۔ قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ: "الا کل مسکر خمر وکل خمر حرام وایاکم والغبیراء"[1] خبردار ہر مسکر خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اور غبیراء سے بچو (احمد وابو یعلی)

۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ: "کل مخمر خمر وکل مسکر حرام" ہر وہ شئے جو عقل کو ڈھانپ لے خمر ہے اور ہر مسکر حرام ہے (ابوداؤد)

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بتع کے متعلق سوال کیا گیا جو شہد کی نبید ہے اہل یمن اسے استعمال کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ: کل شراب اسکر فھو حرام[2] ہر مشروب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ (مالک شافعی، احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد طیالسی، اہل سنن)

---

[1] غبیراء ایک قسم کی شراب ہے جو مکئی سے تیار کی جاتی ہے۔ اسے اہل حبشہ تیار کرتے ہیں۔

[2] حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس کے اندر نشہ لانے کی صلاحیت ہو وہ حرام ہے اگرچہ پینے والے کو اس مقدار سے جسے پی رہا ہے نشہ نہ آتا ہو۔

٥۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا " اے اللہ کے رسول میں جس جگہ رہتا ہوں وہاں شہد سے شراب تیار کی جاتی ہے اور اسے بتع کہتے ہیں اور جو سے شراب تیار کی جاتی ہے اسے مزر کہتے ہیں تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل مسکر حرام " ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ (احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی)

٦۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ " ان من العنب خمرا ومن التمر خمرا وان من العسل خمرا وان من الشعیر خمرا وانی انھاکم عن کل مسکر " بلاشبہ انگور کی بھی شراب ہوتی ہے، کھجور کی بھی شراب ہوتی ہے شہد کی بھی شراب ہوتی ہے، جو کی بھی شراب ہوتی ہے اور میں تمہیں ہر قسم کے مسکر سے منع کرتا ہوں۔ (احمد، ابوداؤد، دارقطنی، حاکم)

٧۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ : " نھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر[۱] " رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر مسکر ومفتر سے منع فرمایا ہے (احمد، ابوداؤد، اور دونوں کے رواۃ صحیح بخاری کے رواۃ ہیں۔)

٨۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " ان اللہ حرم الخمر وثمنھا وحرم المیتۃ وثمنھا وحرم الخنزیر وثمنھا " اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت کو حرام کر دیا ہے، میتہ اور اس کی قیمت کو حرام کر دیا ہے، خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام کر دیا ہے۔ (ابوداؤد وغیرہ)

٩۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " اجتنبوا الخمر فانھا مفتاح کل شر " شراب سے بچو، یہ ہر برائی کی کنجی ہے۔ (حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔)

---

[۱] امام خطابی نے فرمایا مفتر ہر وہ شئی ہے جس سے فتور پیدا ہو جو کہ سکر کا مقدمہ ہوتا ہے اس کے پینے سے اس لیے منع فرمایا گیا تاکہ اس کے ذریعہ سکر نہ پیدا ہو جائے۔ ابن رجب نے فرمایا، مفتر وہ ہے جو جسم کو سست کر دے اگرچہ اسکار کی کیفیت نہ پیدا کرے جیسے بھنگ وغیرہ۔

۱۰۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ "ان لا تشرك باللہ شیئاً وان قطعت وحرقت ولا تترك صلوٰۃ مکتوبۃ فمن ترکھا متعمدا فقد برئت منہ الذمۃ ولا تشرب الخمر فانھا مفتاح کل شر" اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر گرچہ تو قتل کر دیا جائے، اور جلا دیا جائے اور فرض نماز کو ترک نہ کر، جس نے نماز کو عمداً ترک کر دیا اس سے اللہ کا ذمہ بری ہو گیا اور شراب نہ پی یہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور بیہقی نے شہر بن حوشب سے روایت کیا اور شہر نے اس کو بواسطۂ ام الدرداء حضرت ابو الدرداء سے روایت کیا ہے۔

پہلی قسم سے تعلق رکھنے والی ان احادیث کے بعد اب ہم دوسری قسم کی احادیث کا ذکر کر رہے ہیں۔

قسم ثانی ۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ " لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مومن ولا یشرب الخمر حین یشربھا وھو مومن" زانی جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں ہوتا، چور جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں ہوتا، شرابی جس وقت شراب پیتا ہے مومن نہیں ہوتا۔ (بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی)

۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، " لعن اللہ الخمر وشاربھا وساقیھا ومبتاعھا وبائعھا وعاصرھا ومعتصرھا وحاملھا والمحمولۃ الیہ" اللہ کی لعنت ہو شراب پر اور اس کے پینے والے، پلانے والے، خریدنے والے، بیچنے والے، تیار کرنے والے، تیار کرانے والے، اٹھا کر لے جانے والے پر اور اس شخص پر جس کے لیے اٹھا کر لے جایا جائے۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ) یہ الفاظ ابو داؤد کے ہیں۔ ابن ماجہ میں "اکل ثمنھا" یعنی شراب کی قیمت کھانے والا کا لفظ زیادہ ہے۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ" ان اللہ حرم الخمر وثمنها وحرم الميتة وثمنها وحرم الخنزير وثمنه" اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت، میتہ اور اس کی قیمت اور خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام کر دیا ہے۔ (ابوداؤد وغیرہ)

۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ" من زنی او شرب الخمر نزع اللہ منه الایمان کما یخلع الانسان القميص من راسه" جس نے زنا کیا یا شراب پی، اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کو اسی طرح نکال دیتا ہے جس طرح انسان اپنے سر سے قمیص نکال لیتا ہے۔ (حاکم)

۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ" من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يشرب الخمر ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يجلس على مائدة يشرب عليها الخمر" جو شخص اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ شراب نہ پیئے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہو۔" (طبرانی)

۶۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ثلاثة لا يدخلون الجنة مدمن الخمر، قاطع الرحم ومصدق بالسحر ومن مات مدمن الخمر سقاه الله من نهر الغوطة قيل ما نهر الغوطة قال نهر يجري من فروج المومسات يؤذي اهل النار ريح فروجهم" تین قسم کے لوگ جنت میں نہیں داخل ہوں گے، شراب کا عادی، رشتہ توڑنے والا، جادو کی تصدیق کرنے والا، عادی شراب خور جسے اسی عادت پر موت آجائے ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ نہر غوطہ کا پانی پلائے گا۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ نہر غوطہ کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ وہ ایک نہر ہے جو زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں سے جاری ہوگی ان کی شرمگاہوں کی بو بھی اہل جہنم کے لیے باعث اذیت ہوگی۔ (احمد، ابویعلی، ابن حبان)

---

[1] یہ حدیث قسم اوّل میں مذکور ہو چکی ہے۔ (مترجم)

حاکم ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۷۔ ابن المنکدر نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی گئی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "مدمن الخمران مات لقی اللہ کعابد وثن" [1] شراب کا عادی اگر اسی عادت پر مر گیا تو اللہ سے بُت پرست کی طرح ملے گا۔

۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ثلاثۃ حرم اللہ علیھم الجنۃ مدمن الخمر والعاق والدیوث الذی یقر فی اھلہ الخبث" تین قسم کے لوگوں پر اللہ نے جنت حرام کردی ہے۔ شراب کا عادی اور والدین کی نافرمانی کرنے والا اور دیوث جو اپنے گھر میں بے حیائی کو برداشت کرے (احمد، نسائی، بزار، حاکم، الفاظ احمد کے ہیں۔ حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

"من شرب حسوۃ من خمر لم یقبل اللہ منہ ثلاثۃ ایام صرفا ولا عدلا ومن شرب کاسا لم یقبل اللہ صلوتہ اربعین صباحا ومدمن الخمر حق علی اللہ ان یسقیہ من نھر الخبال قیل یارسول اللہ ومانھر الخبال قال صدید

---

[1] جو شخص نشہ کی حالت میں مر جائے اس کا حشر بت پرست مشرکوں کے ساتھ ہوگا کیونکہ جب وہ اس ہلاکت خیز جرم کا ارتکاب کرکے اللہ کی نافرمانی کرتا ہے تو اس سے اسلام زائل اور اسلام ختم ہوجاتا ہے۔

تنبیہ: یہ حدیث صحیح نہیں ہے کیونکہ ابن عباس وابن المنکدر کے درمیان کا راوی مجہول ہے۔ اور اس حدیث میں عادی شرابی کو بُت پرست سے تشبیہ دیکر شراب خوری کی شدید مذمت لبطور مبالغہ کی گئی ہے کیونکہ شراب خوری انتہائی مذموم عمل ہے ورنہ مرتکب کبائر جب تک عقیدۂ شرک وکفر کا معتقد نہ ہو اسلام وایمان سے خارج نہیں ہوگا، البتہ بڑا گنہگار ہے۔

اھل النار" جو شخص ایک گھونٹ بھی شراب پیئے، اللہ تعالیٰ تین دن تک اس کی کسی چیز کو قبول نہیں کرتا اور جس نے ایک پیالہ پیا اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی صلاۃ کو قبول نہیں کرتا۔ اور اللہ پر حق ہے کہ وہ شراب کے عادی کو نہر خبال سے پلائے۔ سوال کیا گیا اے اللہ کے رسول نہر خبال کیا چیز ہے؟ تو فرمایا: اہل جہنم کی پیپ۔ (طبرانی نے اس حدیث کو حکم بن نافع سے نقل کیا ہے)۔

۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اذا استحلت امتی خمسا فعلیھم الدمار اذا ظھر التلاعن وشربوا الخمور ولبسوا الحریر واتخذوا القیان واکتفی الرجال بالرجال والنساء بالنساء"

جب میری امت پانچ چیزوں کو حلال کرلے تو ان پر ہلاکت آکر رہے گی۔ جب آپس میں لعن وطعن ہونے لگے۔ شراب پینے لگیں۔ ریشمی کپڑے پہننے لگیں۔ اگانے والی عورتیں رکھنے لگیں اور مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے اپنی ضرورت پوری کرنے لگیں۔ (بیہقی)

مسلمانو! یہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث ہیں جن کو اللہ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا تھا اور جن کو اس نے رافت ورحمت سے متصف کرتے ہوئے اپنے اس قول میں فرمایا ہے کہ:

"لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ"[1] دیکھو! تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے۔ تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے۔ ایمان لانیوالوں کے لیے وہ شفیق ورحیم ہے۔

یہ احادیث بلا کسی شک وشبہ کے بصراحت اعلان کرتی ہیں کہ شراب حرام ہے جس قسم کی بھی ہو۔ انگور، جو، مکئی، شہد، کشمش، پیاز وغیرہ جس کی بھی ہو اس کا پینا، استعمال کرنا، تیار کرنا، تیار کرانا اور شرابیوں کی صحبت اختیار کرنا حرام ہے۔ یہ مہلک کبیرہ گناہوں

---

[1] سورۃ التوبہ ۹/ ۱۲۸

میں سے ایک کبیرہ گناہ ہے۔ کبیرہ گناہ اس گناہ کو کہتے ہیں جس کے متعلق حد یا لعنت یا سخت وعید موجود ہے، اور یہ تینوں چیزیں شراب کے اندر یکجا موجود ہیں۔

حد : رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شرابی پر حد جاری کرنے کا حکم دیا ہے اور اسی طرح خلفائے راشدین نے بھی شرابی پر حد قائم کی ہے۔

لعنت : رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول "لعن اللہ الخمر وشاربھا۔" اللہ کی لعنت ہو شراب اور اس کے پینے والے پر۔

وعید : نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لایزنی الزانی حین یزنی وھو مومن ولا یشرب الشارب حین یشربھا وھو مومن۔" زانی زنا کرتے وقت اور شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا۔

نیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"ثلاثۃ حرم اللہ علیھم الجنۃ مدمن الخمر" الحدیث تین قسم کے لوگوں پر اللہ نے جنت حرام کردی ہے جن میں سے ایک شراب کا عادی ہے۔ الخ

اس کے علاوہ دوسری مذکورہ احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں اگر اس سے زیادہ کی تلاش ہے تو ترغیب وترہیب اور دوسری کتب حدیث کی طرف رجوع کیجئے۔

مجھے امید ہے کہ مذکورہ آیات اور احادیث نبویہ (اس سلسلہ میں وارد شدہ احادیث میں سے میں نے بہت تھوڑی سی احادیث کو ذکر کیا ہے) شراب اور دوسری مسکرات اور نشہ آور اشیاء کے استعمال کرنے والے کے لیے مانع ثابت ہوں گی اور انھیں اس کی تحریم کا قطعی علم اور اس سے بچنے اور دوری اختیار کرنے کے لیے پختہ ایمان عطا کریں گی اور اس سلسلہ میں کوئی شک وشبہ باقی نا چھوڑیں گی۔ میں اپنے لیے اور ان کے لیے اللہ سے ہدایت وتوفیق کی دعا کرتا ہوں۔

ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ باہم اختلاف مذاہب کے باوجود پوری امت اسلامیہ تحریم خمر سے متعلق آیات کے نزول ہی کے زمانہ سے اس بات پر متفق ہے کہ شراب حرام ہے اور جو شخص اس کے پینے کو حلال سمجھے وہ کافر ہے۔ اسی طرح تمام مسکرات کی حرمت

پر اجماع ہے اور اس سلسلہ میں جملہ مذاہب میں کوئی اختلاف نہیں۔ خواہ وہ سنی ہوں یا شیعہ یا اباضی وغیرہ۔

عقل شراب کی حرمت پر شاہد ہے

عقل سلیم لازمی طور پر اسباب صحت اور دینی و دنیوی منافع کے حصول کی متقاضی ہے۔ نیز وہ ایسی کوشش کرتے رہنے کی متقاضی ہے جو اس میں (عقل سلیم میں) افزائش و اضافہ کرے نیز اسے ضرر پہنچنے اور کمزور ہونے سے محفوظ رکھے۔

اسی طرح اس کا یہ حتمی تقاضا بھی ہے کہ ایسے ضرر رساں اسباب سے بچا جائے جو بدن کو تکلیف پہنچاتے اور صحت کو خراب اور قوت کو کمزور کرتے ہیں اور مختلف امراض کے باعث ہوتے ہیں۔

تواتر و مشاہدہ اور ماہر اطبار کی شہادت سے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ شراب کے مختلف نقصانات ہیں اور یہ عقل و نفس اور مال و دین پر مظالم ڈھاتی ہے۔

دریں صورت اگر کتاب و سنت نے اسے حرام نہ بھی قرار دیا ہوتا تو محض ظاہر عقل سے ہی اس کا ممنوع و حرام ہونا ثابت ہوتا۔

ہمارے اس دعوے کی دلیل یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت کے بعض عقلاء نے جب اس کی مضرتوں کو دیکھا تو انھوں نے اس کو اپنے اوپر حرام قرار دے دیا اس کی مضرتوں میں سے عظیم تر مضرت شراب خور کا زوال عقل ہے۔ ایام جاہلیت میں اسے اپنے اوپر حرام قرار دینے والوں میں سے عبداللہ بن جدعان قریشی اور العباس بن مرداس السلمی ہیں۔ العباس بن مرداس جس وقت جاہلیت کی ضلالت میں تھے ان سے کہا گیا کہ آپ شراب کیوں نہیں پیتے؟ تو انھوں نے کہا کہ میں یہ نہیں کر سکتا کہ اپنی جہالت کو ہاتھوں میں لے کر اپنے پیٹ میں داخل کر دوں۔ میں نہیں چاہتا کہ صبح کو تو قوم کا رئیس و سردار رہوں اور شام کو اپنی قوم کا بیوقوف آدمی بن جاؤں۔

انھیں میں سے جعفر بن ابی طالب ہیں۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے جاہلیت

میں شراب کو کیوں حرام کر لیا تھا حالانکہ وہ مباح تھی۔ تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے کاملین کو دیکھا کہ وہ اپنی عقل کو بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر شرابی اپنی عقل کو زائل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ بنا بریں میں نے اس کو ترک کر دیا۔

انھیں میں سے عدی بن حاتم رض ہیں، ان سے پوچھا گیا تم شراب کیوں نہیں پیتے تو فرمایا "میں ایسی چیز کو نہیں پیتا جو میری عقل کو پی جائے۔

مروی ہے کہ انھیں میں سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عثمان بن عفان سے کہا گیا کہ آپ جاہلیت میں شراب کیوں نہیں پیتے تھے، حالانکہ اس میں کوئی حرج نہیں تھا۔ تو فرمایا" میں نے دیکھا کہ یہ عقل کو پوری طرح زائل کر دیتی ہے اور میں نے یہ نہیں دیکھا کہ جو چیز پوری طرح زائل ہو جائے وہ کامل طور پر واپس آجائے۔

انھیں میں سے قیس بن عاصم منقری ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں ایک شراب کا تاجر ان کے پاس آتا تھا۔ وہ اس سے شراب خریدا کرتے تھے۔ شراب بیچنے والا ان کے پاس برابر رہتا، حتی کہ اس کی پوری شراب فروخت ہو کر ختم ہو جاتی۔ ایک دن قیس نے شراب پی لی اور اس پر بڑی طرح نشہ چڑھ گیا۔ جس کی وجہ سے اس نے اپنی لڑکی کو کھینچ کر اس کی چوٹی پکڑلی اور چاند کو دیکھ کر کچھ بکنے لگے۔ جب ہوش آیا تو اس نے یہ شعر کہا:

تاجر فاجر جاء الالہ بہ   کأن لحیتہ أذناب اجمال

ایک فاجر تاجر کو اللہ یہاں لے آیا جس کی داڑھی گویا اونٹوں کی دم تھی

جاء الخبیث بیبانیۃ ترکت   صحبی واھلی بلا عقل ولا مال

وہ خبیث شخص بیبانی شراب لے کر آیا تھا۔ جس نے میرے احباب اور اہل وعیال کو بے عقل و بے مال بنا دیا۔

قصی بن کلاب نے اس سلسلہ میں ان سب سے سبقت کی چنانچہ انھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ:

"اجتنبوا الخمر فانھا تفسد الاذھان" شراب سے بچو یہ ذہن کو فاسد کر دیتی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مہمان بدوی عورت کو کچھ لوگوں نے شراب پلادی جب اس کو نشہ کا اثر ہوا تو اس نے کہا کیا تمہاری تمام عورتیں شراب پیتی ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ تو اس نے کہا: رب کعبہ کی قسم تمام کی تمام زانیہ ہیں۔

مروی ہے کہ ایک شخص شراب پی کر مدہوش ہو گیا اور اس کی عقل زائل ہو گئی اس نے ایک پاگل کو شراب پینے کے لیے بلایا تو پاگل نے جواب دیا کہ تم شراب اس لیے پیتے ہو تاکہ میری طرح ہو جاؤ تو بھلا میں کس کی طرح ہونے کے لیے شراب نوش کروں؟

ایک شخص کا گزر ایک ایسے بدمست شرابی کے پاس سے ہوا جو اپنی ہتھیلی میں پیشاب کر کے اپنے چہرے پر مل رہا تھا۔ اور کہہ رہا تھا تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہے جس نے پانی کو شراب طہور یعنی پاک مشروب بنایا۔

ابن وردی نے کیا خوب کہا ہے ؎

واھجر الخمر ان کنت فتی   کیف یسعی فی جنون من عقل

اگر تم جواں مرد ہو تو شراب کو ترک کر دو۔ کوئی عقل مند پاگل پن میں مبتلا ہونے کی کوشش کیسے کر سکتا ہے۔؟

شراب کی حرمت پر شبہات اور اس کا ابطال

پہلا شبہ شریعت سے بے بہرہ بعض فاسقوں اور دین سے خارج بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ قرآن کریم میں شراب کی حرمت صریح طور پر نہیں آئی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس کا جواب اور اس واہیات شبہ کا ابطال ٹھوس دلائل و براہین سے ہو چکا ہے اب اس کی حرمت میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی۔

شراب کی حرمت پر قوی ترین دلائل میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام میں شراب کا حرام ہونا بدیہی اور واضح طور پر معلوم ہے اور اسلام کی یہ بات خاص و عام سبھی لوگوں میں مشہور و معروف ہے۔ نیز پوری ملتِ اسلامیہ کئی مذاہب میں منقسم ہونے کے باوجود شراب کے حرام ہونے کے مسئلہ پر متفق ہے۔ یہ بات سمجھ میں آنے والی نہیں کہ اسلام میں شراب حرام نہ ہو مگر حرمت شراب سے متعلق آیات کے نزول کے زمانہ سے لے کر قیام قیامت تک کے کروڑوں اہل اسلام باہم اختلاف مذاہب کے باوجود شراب اور دیگر مسکرات کے حرام ہونے پر متفق ہوں۔ جبکہ ان کے درمیان علم و تحقیق اور معقول و منقول میں بلند مقام رکھنے والے جلیل القدر علماء، ادباء اور شعراء، و دانشور اور عقلاء و سلاطین و امراء سبھی طرح کے لوگ موجود ہوں۔ یہ سارے لوگ تو قرآن کا معنی و مطلب نہ سمجھ سکیں۔ مگر اس زمانہ میں

ظہور پذیر ہونے والے وہ لوگ جو علم ودین وایمان سے بہت کم بہرہ ور ہوسکے اور اہل کفر واہل صلیب (مسیحی لوگوں) کی تقلید پر فریفتہ ہوگئے، قرآن کے سمجھنے والے ہوگئے پھر وہ اس طرح کا زعم باطل قائم کر بیٹھے جس کو ہر وہ شخص ٹھکرا دیتا ہے جسے ذرہ برابر بھی عقل وتمیز اور حصہ ایمان حاصل ہے۔ ان مقلدین اہل کفر وصلیب کی بات کیوں کر صحیح ہوسکتی ہے جبکہ قرآن مجید نے حرمت شراب کی صراحت کر دی ہے۔ جیسا کہ کئی بار گزر چکا ہے۔

نیز حرمت شراب پر قولی وعملی دلیل کے طور پر دونوں طرح کی حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا جو کافی وشافی ہے۔

دوسرا شبہ بعض فاسقین کا کہنا ہے کہ شراب نوشی میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ شرابی اللہ پر ایمان رکھتا ہو اور عمل صالح کرتا ہو اور تمام دوسری محرمات سے بچتا ہو، ان کا استدلال اللہ تعالیٰ کے اس قول ظاہر سے ہے کہ:

"لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوا وَّآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوا وَّآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوا وَّأَحْسَنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ"[1]

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرنے لگے انھوں نے پہلے جو کچھ کھایا پیا تھا اس پر کوئی گرفت نہ ہوگی بشرطیکہ وہ آئندہ ان چیزوں سے بچے رہیں جو حرام کی گئی ہیں۔ اور ایمان پر ثابت قدم رہیں اور اچھے کام کریں پھر جس چیز سے روکا جائے اس سے رکیں اور جو فرمان الٰہی ہو اسے مانیں پھر خدا ترسی کے ساتھ نیک رویہ رکھیں۔ اللہ نیک کردار لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

اس شبہ کا جواب متعدد طریقے سے ہے:

۱۔ کیا یہ عقل میں آنے والی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ شراب کی شدید حرمت نازل فرمائے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے پینے پلانے والے پر لعنت فرمائیں اور اس کی بیع وشراء کو حرام قرار دیں نیز اسے پینے والے کے ایمان کی نفی فرمائیں اس کے

---

[1] سورۃ المائدۃ۔ ۹۳/۵

باوجود بھی یہ کہنے والے کیونکر حق بجانب ہو سکتے ہیں کہ جو ایمان رکھتا ہو اور عمل صالح کرتا ہو اس کے لیے شراب پینے میں کوئی حرج نہیں ؟

شرابی کے ایمان کی نفی کے سلسلہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول موجود ہے کہ : "لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن ولا یشرب الشارب حین یشرب وھو مؤمن" زانی زنا کرتے وقت اور شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتے ۔

دریں صورت شراب کی اباحت اور ایمانی تقویٰ ایک جگہ کیسے جمع ہو سکتے ہیں ۔

۲ ۔ جو شخص اللہ و رسول پر صحیح معنی میں ایمان رکھنے والا ہو گا وہ کبھی بھی شراب کو اپنے لیے جائز نہیں کر سکتا کیونکہ اللہ نے اس کو حرام کر دیا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی حرمت بیان کی ہے اور شرابی پر لعنت بھیجی ہے ۔ اب بھلا ایسے بیباک فاسق شخص کے پاس کون سا ایمان ہو گا جو اللہ و رسول کی حکم عدولی کرے ۔ ؟

۳ ۔ یہ ممکن نہیں کہ اللہ ایک طرف تو شراب کو حرام فرمائے اور دوسری طرف ایمان و عمل صالح کرنے والوں کے لیے اس کو حلال بھی فرمائے جیسا کہ ان لوگوں کا زعم ہے کیونکہ یہ چیز موجبات ایمان میں سے ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی پیروی کی جائے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے شراب سے اجتناب کا حکم دیا ہے ۔ جیسا کہ فرمایا "فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ" شراب سے دور رہو تاکہ فلاح یاب ہو ۔ جو لوگ اس کو نہیں پیتے ان کو اس سے دور رہنے کا حکم تحریم کے سلسلہ میں زیادہ بلیغ ہے ۔ جیسا کہ اس کا بیان ہو چکا ۔

اگر یہ بات کہی جائے کہ اللہ تعالیٰ ایک چیز کو حرام کرتا پھر اس کو مباح فرماتا ہے تو میں کہوں گا ۔ ایسا تو ہوتا ہے مگر یہ بات تحریم خمر کے سلسلہ میں نہیں واقع ہوئی ہے ۔ اگر اس کو مباح قرار دیا ہوتا تو صحابہ کرام جو تحریم سے قبل اس کے رسیا تھے ۔ ضرور اس کو پیتے کیونکہ ان کے ایمان و عمل صالح پر وثوق تھا اور یہ بات دین کے اندر مشہور ہوتی کہ شراب کی تحریم اس قید سے مقید ہے اور اگر ایسی بات ہوتی تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم شرابی پر حد جاری کرنے کا حکم نہ فرماتے ۔

الف : اسی لیے جب قدامہ بن مظعون ؓ نے حضرت عمر رضی اللہ علیہ کے دور خلافت

میں سابقہ آیات کی تاویل کرتے ہوئے شراب نوشی کی تو حضرت عمرؓ نے ان کی غلطی کو بیان کر کے ان پر کوڑے لگائے۔

ب : اللہ تعالیٰ نے اس کے مفاسد کو ذکر فرمایا یعنی کہ یہ شیطانی عمل ہے۔ عداوت و دشمنی پیدا کرتی ہے۔ ذکر الٰہی سے روکتی ہے۔

دریں صورت یہ ممکن نہیں ہے کہ شراب کو وہ شریعت مطہرہ جو اپنے محاسن واضحہ کی بنا پر تمام ادیان پر فوقیت رکھتی ہے۔ مباح قرار دے ڈالے۔

۴ ۔ مفسرین کرام نے اس آیت کا سببِ نزول ذکر فرمایا ہے اسے بیان کر دینے سے وہ تمام شبہات و اشکال جو انسانی ذہن میں گردش کرتے ہیں زائل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ مفسرین نے کہا ہے کہ مختلف روایتوں میں یہ وارد ہے کہ جب شراب و جوا کے سلسلہ میں اشکال پیدا ہوا کہ جو شراب کی حرمت سے قبل وفات پا چکے ہیں اور شراب نوش و جوا باز تھے، ان کا کیا ہوگا؟ خصوصاً وہ صحابہ جو غزوۂ بدر و احد میں شریک تھے جیسے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب وغیرہ تو اس وقت یہ آیت کریمہ ان صحابہ کرام کے اشکال کے جواب میں نازل ہوئی۔

مذہب جمہور کے مطابق اس آیت کریمہ کا معنی یہ ہے کہ :

" ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور جنھوں نے عمل صالح کیا زندوں اور مردوں، حاضرین و غائبین میں سے ایمان رکھنے اور عمل صالح کرنے والے ان لوگوں پر کوئی گناہ و مواخذہ نہیں جنھوں نے جوا و شراب کی حرمت سے قبل جوا کی آمدنی کھائی اور شراب پی۔ یہی مسئلہ ان حرام چیزوں کے کھانے پینے میں ہے جو پہلے حرام نہ تھیں بشرطیکہ ان چیزوں کی حرمت سے پہلے کے زمانہ میں یہ لوگ اس زمانہ کی حرام شدہ چیزوں سے پرہیز کرتے رہے ہوں شراب و جوا کی حرمت سے پہلے حرام قرار دی ہوئی چیزوں میں سے اسراف بھی ہے۔ اسراف بہر حال حرام ہے خواہ وہ مباح چیزوں کے اندر ہی کیوں نہ ہو' اٰمنوا' کا مطلب یہ ہے کہ اس زمانہ میں جو باتیں اللہ کی طرف سے نازل کی جا چکی تھیں ان پر ایمان رکھتے تھے اور وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ کا مطلب یہ ہے کہ جو اچھے اعمال اس وقت مشروع

تھے ان کو یہ لوگ انجام دیتے تھے۔ مثلاً جہاد وغیرہ۔ "ثم اتقوا" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تحریم کا علم ہونے کے بعد اس سے بچتے رہے۔ اس کے بعد والے "امنوا" کے لفظ کا مطلب یہ ہے کہ شراب و جوا کے سلسلے میں اور ان کے علاوہ دوسری چیزوں کے سلسلہ میں اللہ نے جو کچھ نازل فرمایا اس پر ایمان لائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:
وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ [1] اور جب کوئی نئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں سے بعض لوگ (مذاق کے طور پر مسلمانوں سے پوچھتے ہیں کہ کہو تم میں سے کس کے ایمان میں اس سے اضافہ ہوا؟ جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے ایمان میں تو فی الواقع (ہر نازل ہونے والی سورت نے) اضافہ ہی کیا ہے اور وہ اس سے دل شاد ہیں۔

وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ [2] البتہ جن لوگوں کے دلوں کو (نفاق) کا روگ لگا ہوا تھا۔ ان کی سابق نجاست پر (نئی سورت نے) ایک اور نجاست کا اضافہ کر دیا۔

نیز اسی طرح اللہ کا یہ ارشاد بھی ہے کہ: وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا [3] اور تاکہ ایمان لانے والوں کا ایمان بڑھے۔ اس آیت میں دوسری مرتبہ وارد ہونے والے لفظ "وعملوا الصالحات" کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں نے وہ اعمال صالحہ کیے جن کا ایمان مقتضی ہے "ثم اتقوا" کا مطلب یہ ہے کہ ایمان میں ترقی کر کے انھوں نے تورع کے سبب شبہات سے کنارہ کشی اور حرام چیز سے دوری اختیار کی اور "احسنوا" کا مطلب یہ ہے کہ انھوں نے اعمال صالحہ کو اچھی طرح کامل طور پر انجام دیا اور فرائض کی انجام دہی میں واقع شدہ نقص کو نوافل سے پورا کیا۔

اور اللہ تعالیٰ محسنین کو پسند فرماتا ہے یعنی کہ محسنین کے دلوں میں شراب و جوا کے ان برے اثرات میں سے کوئی اثر باقی نہیں رہتا۔ جن سے کہ شراب و جوا متصف ہیں مثلاً

---

[1] سورۃ التوبہ ۹/۱۲۴ [2] سورۃ التوبہ ۹/۱۲۵ [3] سورۃ المدثر ۷۴/۳۱

یہ کہ ان کے اندر عداوت و دشمنی میں ڈالنے اور ذکر الٰہی اور نماز سے روکنے کی صفت پائی جاتی ہے۔

ذکر الٰہی اور نماز دلوں کی صفائی کرتے ہیں اور اس کو زینت بخشتے ہیں جس کی وجہ سے ایمان کی روشنی بڑھتی ہے۔ آپ نے ملاحظہ کر لیا کہ آیت ان لوگوں کے سلسلے میں نازل ہوئی ہے جو تحریم سے قبل پیتے تھے نہ کہ تحریم کے بعد پینے کے سلسلے میں نازل ہوئی ہے۔

آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ شراب کی حرمت سے قبل اس کے پینے والوں کا مواخذہ اللہ کی جانب سے نہیں کیا جائے گا بشرطیکہ وہ اللہ کے احکام پر ایمان رکھتے ہوں اور اس زمانے کے محرمات سے بچتے ہوں اور اپنے اعمال میں محسن ہوں۔ یعنی کہ اعمال صالحہ کو بخوبی انجام دیتے رہے ہوں یہی حال تمام احکام کا ہے کہ اوامر و نواہی کی تبلیغ و بیان کے بعد ہی ان پر انسان سے مواخذہ کیا جاتا ہے اور اس میں کوئی تعجب نہیں کیونکہ کافر جب اسلام قبول کر لے تو ایام کفر میں اس نے جو کچھ شرک و قتل اور زنا وغیرہ کیا ہے اس پر اس کا مواخذہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ اس کی حرمت کا عقیدہ نہیں رکھتا تھا اور نہ اس کو رسول کی دعوت ہی پہنچی تھی۔ اور جب کفر کے سلسلے میں ایسی بات ہے تو دوسری محرمات کے سلسلہ میں بدرجۂ اولیٰ یہ بات ہوگی کہ اللہ تعالیٰ تحریم سے قبل اس پر عمل کرنے والے کا مواخذہ نہیں کرے گا۔

علاوہ ازیں کچھ اہل علم یہ بھی کہتے ہیں کہ آیت مذکورہ ایسے لوگوں کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے جو پاکیزہ کھانے اور پینے کی چیزوں کے سلسلہ میں اپنے اوپر تشدد کرتے تھے۔

ان اہل علم نے یہ بات آیت کے سیاق کلام کے اعتبار سے کہی ہے کیونکہ اس سلسلہ کلام کی ابتداء ان لوگوں کے ذکر سے کی گئی ہے جو تقویٰ شعاری میں تشدد کے سبب طیبات کو بھی اپنے لیے حرام قرار دے بیٹھے تھے، اس کلام کا سلسلہ اس قول الٰہی سے شروع ہوتا ہے کہ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ﴾ (سورہ المائدۃ ۸۷) یعنی اے ایمان والو! تم اللہ کی حلال کردہ پاک چیزوں کو حرام مت قرار دو۔ الخ

دریں صورت اس آیت میں ان لوگوں کے دعویٰ پر حجت کہاں ہے جو اس آیت سے استدلال کر کے شرب خمر میں عدم حرج کے قائل ہیں؟

یہ آیت تو ان کے خلاف ہی حجت ہے۔ ایک مسلم کی صفت یہ ہوتی ہے کہ وہ قرآن وسنت کے احکام کا پابند ہو اور اللہ ورسول کی طرف سے جو وارد ہو اس پہ ایمان رکھے اور آیاتِ قرآنیہ کو ایک دوسرے سے ٹکرائے نہیں۔

جو لوگ مومن ومتقی ہوں ان کو چاہیئے کہ وہ ام الخبائث سے اجتناب کریں جو شر ومصائب کی کنجی اور افلاس ومشکلات کا منبع ہے۔

بھلا جو شخص شرابی ہو وہ مومن ومتقی کیسے ہو سکتا ہے جس کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص شراب نوش کرے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جہنمیوں کا پیپ پلائے گا اور دوسری حدیث میں اس طرح فرمایا کہ: "من زنی اوشرب الخمر نزع الله منه الایمان: جس نے زنا کیا یا شراب پی، اللہ تعالیٰ نے اس کے ایمان کو نکال لیا۔

کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس شخص پر لعنت فرمائیں گے جو مباح چیز نوش کرے؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے ایمان کی نفی کریں گے جو ایسی چیز نوش کرتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں؟ کیا اس شخص کو طینۃ خبال پلائے جانے کی دھمکی دیں گے جو جہنمیوں کا عصارہ ہے؟

یہ جان لینا چاہیے کہ یہ قول دین سے خروج اور کفر ہی نہیں بلکہ قرآن مجید وشریعت مطہرہ پر طعن ہے۔

تیسرا شبہ بعض فاسقوں کا کہنا ہے کہ حرمت خمر کی علت نشہ ہے اور جب یہ علت مفقود ہو جائے تو ایسی صورت میں حرمت کا حکم لگانا حکمت کے منافی ہے اور قیاس کہتا ہے کہ حکم کو علت حکم کے ساتھ گردش کرنا چاہیئے۔ علت کی موجودگی میں حکم کو برقرار رکھنا چاہیے اور غیر موجودگی میں نہیں لہذا تھوڑی شراب جس سے نشہ نہ پیدا ہو اسکے اندر علت تحریم چونکہ متحقق نہیں ہوتی اس لیے اسے مباح ہونا چاہیئے۔

اس فاسد شبہ کا جواب حاضرِ خدمت ہے،

۱۔ یہ بات متحقق ہے کہ تھوڑی شراب زیادہ کی طرف داعی ہوتی ہے اور اسی طرح جو ابھی اور ان کا عادی اس بلا سے محفوظ رہتے اور ترک کر دینے پر قادر نہیں ہوتا، کیونکہ اعصاب کے اندر شراب کی ایسی تاثیر ہو جاتی ہے جو اسے دوبارہ پینے اور کثرت کی طرف دعوت دیتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ شراب کا عادی کم ہی شراب سے توبہ کر پاتا ہے۔ کیونکہ جب بھی وہ قرض کے ڈر یا ضرر کے خوف سے ارادۂ توبہ کرتا ہے تو اس کے اس ارادہ سے شراب کا وہ زہر جسے لغت میں "غول" یا "کحول" کہا جاتا ہے ٹکرا جاتا ہے۔ غول و کحول شراب کی اس تاثیر کو کہتے ہیں جو بار بار شراب نوشی پر شراب نوش کو آمادہ کرتی ہے۔ یہ تاثیر ایک طرح کی تکلیف ہوتی ہے جس کو شراب پینے سے وقتی طور پر سکون مل جاتا ہے مگر یہ تکلیف دوبارہ پھر لوٹ آتی ہے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ شراب کی اس تکلیف دہ تاثیر کا ذکر اہل تجربہ نے اپنے ان اشعار میں کیا ہے۔ مثلاً شاعر کا یہ قول:

کاس شربت علی لذۃ　　　　واخری تداویت منها بها

یعنی پہلی مرتبہ میں نے جام شراب کو حصول لذت کے لیے پیا مگر بعد میں شراب کے پیالے میں نے بطور علاج و دوا پیئے۔

اسی لیے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی بہت ہر مقدار میں شراب نوشی سے منع فرما دیا۔

۲۔ امام احمد، ابن ماجہ اور دارقطنی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور دارقطنی نے اسے صحیح قرار دیا ہے "ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام" جس کی کثیر مقدار سے نشہ آجائے اس کی مقدار قلیل بھی حرام ہے۔

یہ حدیث مسکرات میں سے قلیل کی حرمت پر نص ہے اور نص کے ساتھ قیاس جائز نہیں ہے۔ اور اسی کے مثل ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے ایک حدیث جابرؓ سے

نقل کی ہے جسے ترمذی نے حسن قرار دیا ہے اور حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ اس کے رواۃ ثقہ ہیں۔

نسائی و دارقطنی نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "انھاکم عن قلیل مااسکر کثیرہ" یعنی میں تمہیں ایسی چیز کی قلیل مقدار سے بھی منع کرتا ہوں جس کی کثیر مقدار نشہ پیدا کرے۔

دوسری روایت میں ہے: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نھی عن قلیل مااسکر کثیرہ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قلیل سے بھی منع فرمایا ہے جس کا کثیر نشہ پیدا کرے۔

اس حدیث کے اکثر رجال سے بخاری و مسلم نے صحیحین میں حجت پکڑی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "کل مسکر حرام وما اسکر الفرق منہ فملأ الکف حرام" ہر مسکر حرام ہے جس کا ایک فرق[1] سکر پیدا کرے وہ مٹھی بھر بھی حرام ہے۔

دارقطنی کی ایک روایت میں ہے: مااسکر الفرق فالجرعۃ منہ حرام" جس کا ایک فرق نشہ لائے اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

۳۔ حرام تک لے جانے والے ذرائع کا سد باب محاسن شریعت میں سے ہے جس طرح کہ حرام کا وسیلہ بننے والی چیز کا حرام قرار دیا جانا اور جس چیز کے بغیر امر واجب کی ادائیگی نہ ہو سکے اس کا واجب ہونا محاسن شریعت سے ہے۔ تھوڑی سی شراب کا پینا اگرچہ نشہ پیدا نہ کرے اس لیے حرام ہے کہ وہ کثرت شراب نوشی کا ذریعہ اور وسیلہ ہے۔ جس چیز کا یہ حال ہو اسے حرام قرار دینے اور اس کے مرتکب کی زجر و توبیخ کرنے میں توقف مناسب نہیں کیونکہ وسائل حرام بھی حرام ہیں۔

چوتھا شبہ: بعض لوگوں کا قول یہ ہے کہ:

---

[1] ایک پیمانہ ہے جس میں ۱۶ رطل آتا ہے۔ رطل پونڈ کے لگ بھگ ایک پیمانہ ہے۔

اللہ کے دین کی تبلیغ کرنے والے رسولوں کا دین حقیقت و جوہر و حکمت کے اعتبار سے ایک چیز ہے مختلف نہیں ہے۔ دریں صورت اگر فی الواقع شراب بذاتہ صحت و عقل و مال کے لیے مضر ہے حتیٰ کہ اس کی یہی مضرت اسے حرام قرار دینے کا سبب ہے جیسا کہ تم کہتے ہو تو سابقہ شریعتوں کو بھی اسے حرام قرار دینا ضروری تھا کیونکہ اس طرح کی چیز زمان و مکان اور نسل و قوم کے مختلف ہونے سے بدلتی نہیں ہے جس کی وجہ سے یہ کہا جا سکے کہ پہلی امتوں پر یہ حرام نہیں تھی اور ہم پر حرام ہو گئی۔ اور اہل کتاب سے منقول ہے کہ ان پر شراب حرام نہیں تھی، بلکہ خود انبیاء کرام بھی شراب پیتے تھے۔

قول مذکور کا جواب دو طرح سے ہے۔ ایک یہ کہ اہل کتاب کی نقل ہمارے نزدیک حجت نہیں اور ان کی ذکر کردہ یہ بات ہمارے یہاں کتاب و سنت سے ثابت نہیں۔ جب مسلمان جیسی قوم میں انگوری شراب کو چھوڑ کر دوسری شرابوں میں سے نشہ پیدا کرنیوالی مقدار سے کم مقدار میں شراب نوشی کو جائز کہنے والے موجود ہیں، حالانکہ تواتر سے منقول شدہ قرآن مجید اور ضبط و اتقان کے ساتھ محفوظ شدہ سنتِ نبویہ و سیرت صحابہ (جس کی مثال کسی دوسری شریعت میں نہیں۔) میں صریح طور پر ہر نشہ آور چیز کو (شراب) کہہ کر حرام کہا گیا ہے تو اہل کتاب کا ایسا دعویٰ کرنا اور اس طرح کی بات اپنے انبیاء کی طرف منسوب کرنا کیونکر مستبعد ہو سکتا ہے۔ جبکہ یہ لوگ عصمت انبیاء کے بھی قائل نہیں ہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ عہد عتیق و جدید یعنی موجودہ تورات و انجیل میں اہل کتاب کی ذکر کردہ باتوں کو ہم صحیح تسلیم کر لیں جو حلت شراب پر دال ہیں اور یہ کہ ان کتابوں میں صرف نشہ کرنے کی صورت میں شراب نوشی کی ممانعت کرنے میں تشدد سے کام لیا گیا ہے، تو عرض یہ ہے کہ:

اولاً یہ تحریم (یعنی ہماری اسلامی شریعت میں اتنی تھوڑی مقدار میں بھی شراب کو حرام قرار دیئے جانے کا مسئلہ جس سے نشہ نہ پیدا ہو) ان امور سے تعلق رکھتی ہے جو دین کو مکمل کرنے کے لیے بذریعہ اسلام لائے گئے ہیں اس کے پہلے انبیاء سابقین نے نشہ آور چیز کی تقبیح و مذمت کر کے گویا ایک طرح سے تمہید بیان کر دی تھی کہ ہمارے بعد

شراب حرام قرار دی جانے والی ہے، البتہ انھوں نے تھوڑی سی شراب کی ممانعت کر کے سد ذرائع کرنے میں اس وجہ سے تشدد نہیں اختیار کیا کہ شراب اور شراب سے حاصل شدہ منافع پر اس زمانے کے لوگوں کو بہت زیفتگی و شیفتگی تھی جیسا کہ خود اسلام نے بھی اسی بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ابتدا میں ایسا ہی کیا تھا۔

ثانیاً تکمیل اسلام کے سلسلے میں کیے گئے اقدامات میں سے شراب کو حرام قرار دینے کا اقدام اللہ تعالیٰ نے یہ جانتے ہوئے کیا کہ مستقبل میں لوگ عنقریب ایسے طور و طریق اور تہذیب و تمدن میں داخل ہوں گے جس میں مفاسد نشہ بہت بڑھ جائیں گے، لہٰذا لوگوں کی مصلحت و بھلائی اس میں ہے کہ اجسام و ارواح کو بُری طرح تباہ کرنے والی قسم قسم کی جو شرابیں مستقبل میں ایجاد ہونے والی ہیں۔ جس میں سے کسی کا وجود انبیائے سابقہ کے زمانے میں نہیں تھا۔ ان کے مفاسد سے بچنے کے لیے مومنین کو قوی ترین ادبی اسلحے سے مسلح کر دیا جائے اور یہ مقصود اس بات کے بغیر نہیں حاصل ہو سکتا تھا کہ شراب کی ہر قلیل و کثیر مقدار کو حرام قرار دے کر اس فساد کا سد باب کر دیا جائے۔

شراب کی مذمت میں اہل کتاب کی کتابوں میں منقول شدہ بعض اقتباسات یہاں پیش کیے جا رہے ہیں۔

صحیفہ اشعیاہ: ۵: ۱۱، ۱۲ میں مذکور ہے کہ:

"ان لوگوں کے لیے تباہی ہے جو صبح کو جو کی کے پیچھے رہ جانے والوں کے لیے شراب تیار کرتے ہیں انھیں شراب بھڑکاتی رہتی ہے، چنگ و رباب، دف و بانسری اور شراب ان کے ولائم یعنی دعوتی کھانے ہو گئے ہیں۔ یہ اپنے رب اور اپنے فعل کی طرف نہیں دیکھتے۔"

عہد جدید یعنی موجودہ انجیل میں افسس کی طرف مکتوب پولس میں پولس کا یہ قول مذمت شراب کے سلسلے میں منقول ہے کہ:

"شراب کے ذریعہ مدہوش مت بنو اس میں بے حیائی اور نفس پرستی ہے۔"

اسی لیے پولس نے اس مکتوب میں نشہ بازوں کی صحبت سے روکا ہے اور بتایا ہے کہ نشہ باز لوگ آسمانی حکومت کے وارث نہیں ہوں گے۔ (مکتوب پولس بنام اہل فنتس ۵، ۱۸ بحوالہ تفسیر المنار ج ۷)

پانچواں شبہ بعض کا کہنا ہے کہ: تم مسلمان لوگ یہ کہتے ہو کہ شراب کو حرام قرار دینا عقلی طور پر اچھا ہے اور اس کو مباح قرار دینا عقلی طور پر قبیح وخراب بات ہے، مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ بندوں پر احسان جتلایا ہے۔ چنانچہ اس نے فرمایا: وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا۔" (النحل: ۶۷) (نخل اور کھجور کے پھلوں اور انگور سے تم نشہ آور چیز (شراب) اور کھانے کی اچھی چیز تیار کرتے ہو)۔

اس آیت سے بخلاف ان آیات کے جن کو تم تحریم خمر کے سلسلے میں پیش کرتے ہو پتہ چلتا ہے کہ شراب مباح ہے۔

• **جواب**: شراب کے سلسلے میں چار آیتیں نازل ہوئی ہیں۔

پہلی: یہی آیت جو اس کی اباحت پر دال ہے۔

دوسری: وہ آیت جس میں اس کے لیے بعض عیوب مذکور ہیں اور یہ کہ اس میں نفع ہے اور اس بات کی صراحت ہے کہ نقصان نفع سے بڑھ کر ہے۔

تیسری: وہ آیت جو اوقات صلاۃ میں شراب کی حرمت پر دال ہے وہ اللہ تعالیٰ کا قول "لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى" نشہ کی حالت میں صلاۃ کے قریب مت جاؤ۔

چوتھی: وہ آیت جس نے شراب کو حتمی طور پر مطلقاً حرام قرار دے دیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل قول: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ سے لے کر فهل انتم منتهون۔ تک۔

اس سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ تحریم خمر والی آیت "تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا" والی آیت کی ناسخ ہے۔ لیکن قائل کا جو یہ دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول "وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ"

والی آیت امتنان کے طور پر ذکر کی گئی ہے۔ اور کسی شئے کے ذریعہ احسان جتلانا عقلاً مستحسن ہونے پر دال ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر امتنان کے طور پر نہیں ذکر کیا ہے بلکہ یہ آیت اور اس کے قبل اور بعد کی آیات اللہ سبحانہ تعالیٰ کی محیر العقول قدرت اور عظیم الشان کاریگری پر دلالت کے لیے ذکر کی گئی ہیں تاکہ یہ چیز بندگانِ خدا کے لیے اور عظمت کا باعث بنے۔ چنانچہ اس نے فرمایا کہ:

"وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ": (سورہ نحل - ۶۵)

اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بارش نازل کی جس کے ذریعہ اس نے مُردہ زمین کو زندہ کر دیا اللہ تعالیٰ کی اس کاریگری کے اندر ان لوگوں کے لیے یقیناً نشانی ہے جو سنتے ہیں۔

اس کے بعد فرمایا۔

"وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ": (سورہ نحل - ۶۶)

اور تمہارے لیے مویشیوں میں بھی ایک سبق موجود ہے کہ ان کے پیٹ سے گوبر اور خون کے درمیان سے ہم ایک چیز تمہیں پلاتے ہیں یعنی خالص دودھ جو پینے والوں کے لیے نہایت خوشگوار ہے۔

پھر اللہ جل شانہ نے فرمایا:

"وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ۔ (سورہ نحل - ۶۷)

یعنی کھجور کے پھلوں اور انگور سے تم جو نشہ آور چیز اور کھانے کی اچھی چیز تیار کرتے ہو اس میں بھی نشانی ہے ان لوگوں کے لیے جو سمجھیں۔

اور فرمایا:

"وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ۔ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِنْۢ

بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ. (سورہ نحل - ۶۸ - ۶۹)

اور دیکھو تمہارے رب نے شہد کی مکھی پر یہ بات وحی کر دی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور ٹٹیوں پر چڑھائی ہوئی بیلوں میں اپنے چھتے بنا۔ اور ہر طرح کے پھلوں کا رس چوس اور اپنے رب کی ہموار کی ہوئی راہوں پر چلتی رہ، اس مکھی کے پیٹ سے رنگ برنگ کا ایک شربت نکلتا ہے۔ جس میں شفا ہے لوگوں کے لیے یقیناً اس میں بھی ایک نشانی ہے ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

پھر فرمایا:

"وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ." (سورہ نحل - ۷۰)

اور دیکھو اللہ نے تم کو پیدا کیا پھر وہ تم کو موت دیتا ہے اور تم میں سے کوئی بدترین عمر کو پہنچا دیا جاتا ہے تاکہ سب کچھ جاننے کے بعد پھر کچھ نہ جانے حق یہ ہے کہ اللہ علم والا قدرت والا ہے۔

یہ تمام آیات اللہ سبحانہ تعالیٰ کی قدرت پر دال ہیں اور عبرت و تدبر کے لیے ذکر کی گئی ہیں جو اس کے قہر و عظمت پر دلالت کرتی ہیں۔ پس تمام آیات عبرت و تدبر کے لیے ذکر کی گئی ہیں نہ کہ امتنان کے لیے۔ پہلی آیت میں فرمایا "لِقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ" دوسری میں عبرت سے تعبیر کی۔ تیسری میں عقل سے تعبیر کی۔ چوتھی میں تفکر سے تعبیر کی۔ پانچویں میں یہ بتلایا کہ وہ علم والا اور ہر چیز پر قدرت والا ہے۔

اگر ان آیات میں سے کوئی آیت امتنان کے لیے مذکور ہوتی ہو اس کی تعبیر شکر جیسے لفظ سے کی جاتی جیسے کہا جاتا "لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ" (تاکہ تم لوگ شکریہ ادا کرو) مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا بلکہ ایسے الفاظ سے تعبیر کی جو موعظت و عبرت اور تدبر و تفکر کے مقتضی ہیں اور یہ کہ وہی علیم اور ہر شئی پر قادر ہے نہ کوئی دوسرا۔

یہ طریق کلام قادر و مختار کی صنعت میں غور و فکر کرنے والے کے لیے مناسب

بھی ہے۔

(ملخص از اعلام الباحث للحسنی)

مندرجہ بالا تحریر کے بعد اس سلسلے میں مجھے بعض فضلاء کے ایک بہترین بیان پر واقفیت ہوئی جو تحریر گزشتہ کے بالمقابل زیادہ جاندار و معنی خیز ہے۔
مزید فائدہ کے لیے میں اس کو نقل کرنا پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ اس کی اصل عبارت یہ ہے۔

ہمارے خیال میں آیت نحل کی تفسیر میں یہ توجیہہ درست نہیں کہ اس میں شراب سازی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے احسان جتلاتے ہوئے کیا ہے کیونکہ اگر سکر سے مراد شراب مسکر ہے تو قرآنی شریعت میں یہ غیر مانوس چیز ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ایک وقت کسی چیز کو نعمت شمار کر کے اپنے بندوں پر احسان جتلائے پھر اس کے بعد اس کو قطعی طور پر حرام قرار دیدے اس لیے کہ وہ اخبث الخبائث اور عظیم ترین موجبات گناہ میں سے ہے بلکہ حکمت شرعیہ میں یہ بات معہود ہے کہ محرمات کی تحریم بتدریج ہوتی ہے۔ جن ہلاکت خیز گناہ انگیز اور خبیث چیزوں کو اللہ تعالیٰ مستقبل میں حرام قرار دینا چاہتا ہے انھیں حرام قرار دینے کے لیے اللہ تعالیٰ ان کی مدح نہیں کرتا بلکہ اس کے متعلق خاموشی اختیار کرتا ہے، یہاں تک کہ حکمتِ الٰہی مناسب وقت میں اس کی حرمت کا اعلان کرنے کی مقتضی ہوتی ہے ایسی صورت میں یا تو تدریج کا طریقہ اختیار کرتا ہے جیسا کہ شراب کی حرمت میں ہوا یا بیک وقت حرام کر دیتا ہے جیسا کہ زنا و جوا کی حرمت میں ہوا۔

آیت نحل کی صحیح تفسیر میرے نزدیک دو طرح سے ہے۔

۱۔ یا تو "سکر" کو شراب مسکر کے علاوہ دوسرے معنی میں لیا جائے کیونکہ اہل لغت نے اس بات کی صراحت کر دی ہے کہ سکر کا اطلاق میٹھے نبیذ پر بھی ہوتا ہے اور کھجور جو پانی کے اندر نچوڑ دیا جائے یہاں تک کہ میٹھا ہو جائے۔

اسی طرح اس کا اطلاق سرکہ پر بھی ہوتا ہے بلکہ اس کا اطلاق نشہ نہ کرنے والے ہر خوشگوار و مزیدار پاکیزہ مشروب پر ہوتا ہے جیسا کہ مقائیس اللغہ لابن فارس، قاموس للفیروز آبادی و

لسان العرب وغیرہ میں مذکور ہے۔

۲۔ یا پھر اس آیت میں لفظ "سکر" کو بکثرت استعمال ہونے والے معنی ہی پر محمول کیا جائے یعنی "شراب مسکر" دریں صورت آیت کا مقصد احسان جتلانا نہیں بلکہ انسان کے اس طرز عمل پر تنقید مقصود ہے وہ اللہ کی نعمتوں کو غلط طریقہ سے استعمال کرتا اور ان نعمتوں سے بہرہ ور ہو کر فساد و معاصی کی طرف میلان رکھتا ہے۔

اس توجیہہ کی صورت میں آیت کا یہ معنی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے جو چوپائے بنائے ہیں اور ان کے دودھ سے ان کے لیے بہترین غذا مہیا کی اور اس دودھ کو اپنی بہترین حکمت و قدرت سے ایسی جگہ محفوظ کیا جہاں سے گندگی اور خون کا گزر ہوتا ہے اس سے یہ بات واجب ہوتی ہے کہ لوگ اللہ کی قدرت سے پوری طرح عبرت پکڑیں اور اس پر ایمان لائیں اور اس کے حکم کی تعمیل کریں۔ اور اس حکم کا شکریہ ادا کریں۔ اسی طرح ان کے لیے کھجور و انگور کے پھل بنائے جن کے اندر خیر و نفع ہے یعنی کھانے پینے کی چیزیں اور میوے۔ لیکن ان لوگوں نے اللہ کی نعمتوں کا استعمال بُری طرح کیا یعنی کہ جس طرح وہ ان سے بہترین روزی تیار کرتے ہیں جس کے لیے وہ بنایا گیا ہے۔ اسی طرح وہ ان نعمتوں کے ساتھ غلط رخ کی طرف مُڑ جاتے ہیں۔ اس صورت میں وہ اس مفید پھل سے مسکر شراب تیار کرتے ہیں جو ان کی عقل کو زائل کر دیتی ہے اور گناہ کی ہلاکت میں ڈال دیتی ہے (انتہی)

انتی مندرجہ بالا تحریر کے بعد فاضل مذکور نے اپنی ظاہر کردہ اس رائے کی تائید میں طبری و کاسانی کی باتیں نقل کیں اور کوئی شک نہیں کہ یہ رائے جاندار اور بہترین رائے ہے۔

شراب سے متعلق احکام

۱۔ شراب نوشی مطلقاً حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر۔ کیونکہ بتصریح نصوص کتاب وسنت واجماع امت شراب[1] ذاتی طور پر حرام ہے۔

۲۔ شراب کو حلال کر لینے والا کافر ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ اس کی حرمت دلیل قطعی یعنی نص قرانی سے ثابت ہے۔ امام ابن حزمؒ نے فرمایا کہ شراب نص قرانی وسنت نبویہ اور اجماع امت سے حرام ہے۔ جو شخص نص کو سننے اور اجماع کے علم کے بعد اس کو حلال سمجھے وہ کافر مرتد ہے، اس کا خون ومال مباح ہے۔

شیعہ امامیہ کے نزدیک مستحل خمر قتل کر دیا جائے گا اس سے توبہ نہیں طلب کی جائے

---

[1] نصوص کتاب کی مثالوں میں سے یہ ارشاد الٰہی ہے کہ: "اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ" شراب وجوا، آستانے اور پانسے سب گندے شیطانی کام ہے، ان سے پرہیز کرو۔ (سورہ مائدہ ـــ ۹۰) اور نصوص سنت میں سے بہت ساری احادیث حرمت شراب کے سلسلے میں مذکور ہو چکی ہیں نیز شراب نوشی پر ترہیب کے سلسلے میں بھی متعدد احادیث گزر چکی ہیں۔ اور اجماعِ امت کا بیان بھی گزر چکا ہے۔ کہ امتِ اسلامیہ باہم مختلف مذاہب میں منقسم ہونے کے باوجود شراب اور دوسری مخدرات ومسکرات کے حرام ہونے پر متفق ہے۔

گی اس لیے کہ وہ مرتد ہے۔ کیونکہ اس نے ایسی چیز کا انکار کر دیا ہے جو دین اسلام میں بدیہی طور پر معلوم ہے۔

۳۔ سزائے حد کا مستحق ہونا۔

شراب خور پر حد جاری کی جائے گی اگرچہ اسے نشہ نہ چڑھے خواہ اس نے مقدار قلیل کو نوش کیا ہو یا مقدار کثیر کو خواہ ایک ہی قطرہ کیوں نہ ہو کیونکہ اس پر صحابہ کا اجماع ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بھی وارد ہے۔

"ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام"[1] جس کا مقدار کثیر نشہ لائے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

۴۔ شرابی اور دوسری مسکرات کے استعمال کرنے والے پر جو حد جاری کی جائے گی وہ آزاد کے اوپر اسّی کوڑے ہیں۔

یہ قول ائمہ ثلاثہ ابو حنیفہؒ، مالکؒ، احمد اور امامیہ زیدیہ و اباضیہ کا ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب سے مروی شدہ دو اقوال میں سے ایک کے مطابق ان کا مذہب بھی یہی ہے یعنی کہ شرابی کو اسّی کوڑے لگائے جائیں گے۔

شوافع اور اہل ظاہر کے نزدیک آزاد شخص پر چالیس کوڑے ہیں۔

دونوں قول کی دلیل یہ ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حد خمر کے سلسلے میں صحابہ سے مشورہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"انہ اذا شرب سکر واذا سکر ھذی واذا ھذی افتری فحدہ حد المفتری ای ثمانون"

جب شراب پیئے گا تو نشہ آئے گا اور مدہوش ہو گا تو ہذیان بکے گا اور جب ہذیان

---

[1] حدیث مذکور تو صحابہ سے مروی ہے ان میں سے عبد اللہ بن عمرو بن عاص وجابر بن عبد اللہ وغیرہ سے مروی شدہ احادیث کا تذکرہ صفحات گزشتہ میں آچکا ہے۔ اس حدیث کی کئی سندیں صحیح ہیں۔

بچے گا تو دوسرے پر بہتان لگائے گا تو اس کی حد بہتان لگانے والے کی حد یعنی اسی کوڑے ہو گی۔ لیکن خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ کو چالیس ہی کوڑے لگائے اور فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگایا۔ اور ابو بکرؓ نے بھی چالیس ہی کوڑے لگائے اور عمرؓ نے اسی کوڑے لگایا اور یہ سب سنت ہے لیکن یہ (چالیس کوڑے) میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے [۱]

۵۔ شراب سے انتفاع کی حرمت۔

مسلمان پر شراب اور دوسری منشیات سے انتفاع حرام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے اجتناب کا حکم دیا ہے اور انتفاع کی صورت میں اجتناب نہیں پایا جائے گا بلکہ اس سے قربت ہو گی۔

ایک مسلمان پر اس کا مالک ہونا اور مالک بنانا دونوں حرام ہے خواہ ملکیت کی جو بھی صورت ہو جیسے خرید و فروخت وغیرہ کیونکہ یہ سب شراب سے انتفاع کی شکلیں ہیں۔ اور ایک مسلمان کے لیے اس سے انتفاع جائز نہیں۔

۶۔ شراب کو غصب وضائع کرنے والے پر تاوان کا نہ لازم ہونا۔

اگر شراب کسی مسلمان کی ہے تو اس کے حق میں اس کی کوئی قیمت ہی نہیں اور مال غیر متقوم کو ضائع کر دینے میں کوئی تاوان لازم نہیں آتا۔ بلکہ اس سے بڑھ کر امام یعنی خلیفہ اور حاکم کے لیے جائز ہے کہ وہ اس دکان یا گھر کو آگ لگا دے جس میں شراب کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔

۷۔ شراب کی نجاست

مذاہب اربعہ نیز جمہور علماء کا خیال ہے کہ شراب پیشاب اور خون کی طرح نجس ہے کیونکہ اس کی حرمت اور اسے گندگی قرار دینا نص قرآنی سے ثابت ہے۔ چنانچہ قرآن میں فرمایا گیا:

---

[۱] امام مسلم نے اپنی صحیح میں اس کی تخریج کی ہے۔

"اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ" شراب وجوا، آستانے اور پانسے گندگی ہیں۔ (سورۂ مائدہ ۔ ۹۰)

لغت میں "رجس" بدبودار اور گندی چیز کو کہتے ہیں۔ لیکن مسکرات جامدہ جیسے افیون، بھنگ اور حشیش یہ حرام ہیں اور اس کے باوجود جمہور نے انھیں پاک قرار دیا ہے مگر علامہ ابن تیمیہؒ نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ امام ابن تیمیہؒ کا کہنا ہے کہ حشیش نجس و ناپاک ہے۔

۸۔ اس کو نچوڑنا اور تیار کرنا اور اس کی بیع و شراء اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا خواہ آدمی کے ذریعہ یا سواری جیسے بس، کشتی یا جہاز کے ذریعہ ہو حرام ہے۔

۹۔ اس کو بیچنے یا رکھنے کے لیے مکان کو کرایہ پر دینا حرام ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ ہر وہ شئی جو اس کے پینے یا حفاظت کا ذریعہ بنے وہ حرام ہے۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

"لعن اللّٰہ الخمر وشاربہا وساقیہا وعاصرہا ومعتصرہا وحاملہا والمحمولة الیہ" اللہ کی لعنت ہو شراب پر اور اس کے پینے والے، پلانے والے، اس کو تیار کرنے والے، تیار کرانے والے اور اس کو اٹھا کر لے جانے والے اور جس کے لیے اٹھائی جائے سب پر لعنت ہو۔

اس کی باربرداری کی اجرت و کرایہ اور مکان وگھر اور جہاز وبس وغیرہ کو اس کے لیے اجرت پر دینے کی حرمت پر دلیل اللہ کا یہ قول ہے۔

"تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ" نیکی وتقویٰ کے سلسلہ میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ وسرکشی میں ایک دوسرے کے معاون نہ بنو۔ (سورۂ مائدہ ۔ ۲)

۱۰۔ شراب کے ذریعہ کسی کی خاطر تواضع اور عزت افزائی کرنی اور اسے تحفہ میں دینا حرام ہے۔

امام احمد ابن حنبلؒ نے بیان کیا کہ یعلی نے محمد بن اسحٰق کے واسطہ سے قعقاع بن

حکیم سے نقل کیا اور انھوں نے عبدالرحمٰن بن وعلہ سے روایت کی کہ عبدالرحمٰن بن وعلہ نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عباسؓ سے شراب کی خرید و فروخت کے سلسلہ میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا کہ قبیلۂ بنی ثقیف یا دوس میں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک دوست تھے انھوں فتح مکہ کے دن آپؐ سے شراب کے مشکیزہ کے ساتھ ملاقات کی۔ یہ شراب انھوں نے خدمت نبویؐ میں ہدیہ کے طور پر پیش کی تو آپؐ نے فرمایا تمھیں نہیں معلوم کہ اللہ نے شراب کو حرام کر دیا ہے۔ انھوں نے اپنے غلام سے کہا لے جا کر بیچ ڈالو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ تم نے اس کو کیا حکم دیا ہے تو انھوں نے کہا میں نے فروخت کر دینے کو کہا ہے۔ آپ نے فرمایا جس ذات نے اسکے پینے کو حرام کر دیا ہے اسی نے اس کے بیچنے کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ اور پھر انھوں نے اس کو پھینک دینے کا حکم دیا اور وہ بطحا میں پھینک دی گئی۔

امام مسلمؒ نے اس کو ابن وہب عن مالک عن زید بن اسلم کے طریق سے روایت کیا ہے اور نسائیؒ نے قتیبہ عن مالک سے نقل کیا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر۔ ج ۲)

۱۱۔ شراب کی قیمت اور شراب کا ہدیہ و تحفہ دینے والے کو ہدیۂ شراب کے بدلے میں جو عوض ملے وہ بھی حرام ہے۔

۱۲۔ جس دسترخوان پر شراب پی جائے اس پر بیٹھنا حرام ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "من کان یؤمن باللّٰہ والیوم الآخر فلا یجلس علیٰ مائدۃ یشرب علیہا الخمر" جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب نوش کی جائے۔

کیونکہ ایک مسلمان کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ کوئی منکر کام کرتے دیکھے تو اس کو مٹا دے اگر وہ اس کو مٹانے کی طاقت اپنے اندر نہیں پاتا ہے تو اس جگہ اور ان لوگوں سے دوری و کنارہ کشی اختیار کرے جو اس منکر کو کر رہے ہیں۔

اس لیے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ شراب و شرابی سے قطع تعلق کر لے اور ان کی مجالست سے پرہیز کرے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یقعد علی مجالس الخمر" جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ شراب کی مجلسوں میں نہ بیٹھے۔

چنانچہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ میں مروی ہے کہ وہ جس طرح شراب خور لوگوں پر کوڑے لگاتے تھے اسی طرح اس شخص کو بھی کوڑے رسید کرتے تھے جو ان کی مجلس میں حاضر ہوتا تھا گرچہ وہ شراب نہ نوش کرے۔

ان کے پاس ایسے لوگوں کو پیش کیا گیا جنھوں نے شراب پی تھی آپ نے انھیں کوڑے لگانے کا حکم دیا تو آپ سے کہا گیا کہ ان میں فلاں شخص صوم سے تھا۔ آپ نے فرمایا تو اسی شخص سے شروع کرو یعنی سب سے پہلے اسی کو کوڑے لگاؤ۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا ہے کہ:

" وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ (سورۃ نساء ۱۴۰)

اللہ اس کتاب میں تم کو پہلے ہی حکم دے چکا ہے کہ جہاں تم سنو کہ اللہ کی آیات کے خلاف کفر بکا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے وہاں نہ بیٹھو جب تک کہ لوگ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں، اب اگر تم ایسا کرتے ہو تو تم بھی انھیں کی طرح ہو۔

۱۲۔ شرابی سے نہ تو سلام کیا جائے گا اور اگر مریض ہو جائے تو اس کی عیادت نہیں کی جائے گی اور نہ اس کی دعوت قبول کی جائے گی۔

یہی حکم اس شخص کا بھی ہے جو اس کی خرید و فروخت یا بار برداری کرتا یا اس کو ملاتا اور تیار کرتا ہے۔ بلکہ ایسے لوگوں کا بائیکاٹ کر دینا چاہیئے کیونکہ یہ سب کے سب فاسق ہیں۔

امام بخاری ؒ نے الادب المفرد میں باب باندھا ہے " باب عیادۃ الفساق" (فاسقوں کی عیادت کا باب) اس کے تحت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے سنداً ذکر فرمایا ہے۔

" لا تعودوا شراب الخمر اذا مرضوا" شرابی جب بیمار پڑ جائیں تو ان کی عیادت

مت کرو۔

سوال: کیا اس آیت " وماجعل اللہ علیکم فی الدین من حرج" اللہ نے دین میں تمہارے اوپر کوئی دشواری نہیں بنائی ہے۔ (سورۂ حج ۔ ۷۸) اور قاعدۂ مسلمہ "الضرورات تبیح المحظورات" (ضرورتیں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں) سے استدلال کرتے ہوئے شراب سے علاج کرنا جائز ہے جبکہ باطلاع ڈاکٹر اس سے فائدہ کا ظن ہو؟ اگر آپ جائز قرار دیتے ہیں تو اس حدیث کا کیا مطلب ہوگا ؟ " انھا داء ولیست بدواء" یہ (شراب) بیماری ہے دوا نہیں۔

جواب: اضطرار الگ چیز ہے اور امید نفع کی صورت میں اس سے علاج کرنا الگ چیز ہے۔ اضطرار بعض حالات میں بعض حضرات کو پیش آتا ہے اور اضطراری کیفیت کھانے پینے کی حرام اشیاء کو حلال کر دیتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ" (سورۂ انعام ۔ ۱۱۹) جن چیزوں کا استعمال حالتِ اضطرار کے سوا دوسری تمام حالتوں میں اللہ نے حرام کر دیا ہے ان کی تفصیل اس نے تمہیں بتا دی ہے۔ اور حرج و تنگی کی نفی کی گئی ہے اور اس کے علاوہ دوسری دلیلیں بھی ہیں جیسا کہ نفس کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع کیا گیا ہے۔

شراب نوشی کے سلسلے میں اضطراری کیفیت کی مثال میں فقہاء نے فرمایا ہے: مثلاً گلے میں لقمہ پھنس جائے اور دم گھٹنے لگے اور وہاں شراب کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے اس لقمہ کو نیچے اتارا جا سکے۔ یا مثلاً ٹھنڈک کی شدت کے باعث کوئی شخص ہلاکت کے قریب پہنچ گیا ہے اور اس ہلاکت سے بچانے کے لیے ایک گھونٹ یا ایک پیالہ شراب کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے۔

اس سے بہتر مثال یہ کہ کسی کو اختلاج قلب کے دورہ کی شدید تکلیف ہو گئی[1] اور

---

[1] اختلاج قلب کا دورہ خواہ کتنا ہی تکلیف دہ ہو وہ بیماری ہے اور بیماری خواہ کیسی ہو اس کا علاج حرام چیز سے کرنا حدیث نبوی میں صریح طور پر ممنوع بتلایا گیا ہے۔ بیماری بذات خود حالتِ اضطرار نہیں ہے۔ ہم کو فقہاء کی مذکورہ بالا دونوں مثالوں کے صحیح ہونے میں تامل ہے۔

قریب ہے کہ اس کا معاملہ تمام ہو جائے اور وہ جانتا ہے یا ڈاکٹر نے بتلایا ہے کہ شراب کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو اس خطرے سے بچا سکے جیسے افرنگی شراب جسے "کونیاک" کہتے ہیں۔

بعض اطباء بعض اوقات میں امراض قلب میں دفع خطرہ کے لیے شراب کی تشخیص کرتے ہیں اور تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ اس سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح کا علاج شراب نوشی نہیں ہے۔ یہاں تو صرف ذرا سی شراب لی جاتی ہے جس میں نشہ نہیں ہوتا۔ لیکن جن لوگوں کو بطور دوا استعمال خمر سے نفع کی امید ہو خواہ یہ امید ڈاکٹر کے بتلانے سے ہوئی مثلاً معدہ و خون کو تقویت پہنچانے کے لیے جیسا کہ ہم بہت سے لوگوں کی زبان سے سن چکے ہیں تو شراب کے ذریعہ رائج شدہ یہ طریق علاج اسلام سے پہلے بھی اسلام میں مروج تھا۔ اس سے اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ جس حدیث کی طرف سائل نے اشارہ کیا ہے اس کے اصل الفاظ یہ ہیں: (انہ لیس بدواء ولکنہ داء۔ وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔ (احمد۔ مسلم۔ ابوداود۔ ترمذی)

شانِ ورود: طارق بن سوید جعفی نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے شراب کے سلسلہ میں سوال کیا جسے وہ خود تیار کرتے تھے تو آپ نے انھیں اس سے منع فرمایا۔ اس پر انھوں نے کہا کہ ہم شراب کو دوا کے لیے تیار کرتے ہیں، اس موقع پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

آپؐ نے جو یہ فرمایا کہ "لکنہ داء" یعنی شراب خود بیماری ہے دوا نہیں بالکل حق ہے اس پر تمام اطباء کا اجماع ہے کیونکہ شراب کا جو مسکر مادہ ہے اس سے مختلف قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں اور ہر سال ہزاروں آدمی موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں۔

زہر بلاشبہ ادویہ میں شامل کیا جاتا ہے مگر جو لوگ شراب پیتے ہیں گرچہ علاج ہی کے قصد سے سہی وہ لوگ اعصاب کے اندر اس کے زہر کی اثراندازی سے بچ نہیں پاتے اور ایسی صورت میں مقصود نظر لذت کا حصول ہو جاتا ہے نہ کہ مجرد علاج اور ایسی شکل میں انھیں اس کے زہر سے نقصان پہنچتا ہے۔

بذریعہ شراب علاج کرنے کی بات ڈاکٹروں میں سے کسی ڈاکٹر نے کہی ہو تو اس سے کسی مسلمان کو دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے اس طرح کی بات بعض اطبار عادتاً کہہ دیا کرتے ہیں۔ واللہ الموفق۔ (تفسیر المنار)

نیز صاحب المنار نے فرمایا کہ میں نے بعض رسائل میں پڑھا ہے کہ یورپ کے بعض محققین اطبار نے شراب سے علاج و معالجہ کو مطلقاً ضرر رساں قرار دیا ہے اور نفع بخش ہونے کی نفی کی ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مسکرات کے متعلق فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا حرام کردہ اشیاء میں نہیں رکھی ہے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا: تعجب کی بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کے ذریعے علاج کو حرام کردیا ہے کیونکہ کسی شئے کو حرام قرار دینا اس بات کا مقتضی ہے کہ اس سے ہر طریقے پر پرہیز کیا جائے۔ اور اس کو دوا بنانا گویا اس کی طرف ابھارنا اور ترغیب دینا ہے اور یہ چیز مقصود شرع کے خلاف ہے۔

آپ نے فرمایا: اس کے ذریعے دوا علاج کو مباح قرار دینا خاص طور سے جب کہ نفوس کا میلان اس کی طرف ہے شہوت و لذت کے حصول کا ذریعہ بنتا ہے خصوصاً جبکہ نفس کو یہ معلوم ہوجائے کہ وہ نافع اور بیماری کو دور کرنے اور شفا لانے والی ہے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اہم نفسیاتی پہلو کی طرف متنبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: دوا سے شفا پانے کی شرط یہ ہے کہ اس دوا کو تلقی بالقبول حاصل ہو اور اس کی منفعت اور اس کے اندر اللہ کی رکھی ہوئی شفا کا اعتقاد ہو۔

اور یہ بات معلوم ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک اس کی حرمت کا اعتقاد اس کی منفعت و برکت کے اعتقاد و حسن ظن اور تلقی بالقبول کے لیے مانع ثابت ہوگا۔ بلکہ جوں جوں بندے کے ایمان میں پختگی آئے گی بندہ شراب سے اتنا ہی زیادہ متنفر ہوگا اور اسے شراب سے اتنا ہی زیادہ بد اعتقادی ہوگی اور اس کی طبیعت اس سے گریز کرنے لگے گی، اور ایسی حالت میں اگر اس نے اس کو استعمال کرلیا تو یہ اس کے لیے بیماری

ثابت ہوگی نہ کہ دوا۔ (زاد المعاد۔ ج ۲ ملخصاً)

سوال: کیا بیئر (BEAR) کا پینا حلال ہے؟

جواب: بیئر جو کے عرق سے تیار کی جاتی ہے اس کو عربی میں الجعۃ اور المزر کہا جاتا ہے یہ حرام ہے کیونکہ مسکر ہوتی ہے۔

حدیث میں وارد ہے کہ ابو موسیٰ اشعری ؓ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہمیں دو قسم کے مشروبات کے سلسلے میں فتویٰ دیجئے جنھیں ہم یمن میں تیار کیا کرتے تھے۔ البتع (شہد کی نبیذ جس کے اندر شدت آجائے) اور المزر (جو اور مکئ کی نبیذ جس میں شدّت آجائے) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جوامع الکلم عطا کیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا " کل مسکر حرام" ہر نشہ آور چیز حرام ہے (بخاری و مسلم)

اور یہ بات واضح ہے کہ وسکی اور کونیاک کے اندر جو الکحل ہوتا ہے وہی بیئر کے اندر بھی ہوتا ہے۔ جس طرح وسکی کا عادی شخص ضبطِ نفس کی صلاحیت اور قوت کو پوری طرح کھو بیٹھتا ہے اسی طرح بیئر کا عادی انسان بھی، لہذا بیئر بھی دوسری مسکر مشروبات کی طرح حرام ہے۔

بیئر کی معمولی قسمیں جسے لوگ الکحل سے خالی سمجھتے ہیں اس میں دو سے ۹ فیصدی تک الکحل پائی جاتی ہے۔ تجربات اور پینے والوں کے بیانات سے یہ بات ثابت ہے کہ اس کو اگر زیادہ مقدار میں پیا جائے تو نشہ آجاتا ہے اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جس کا کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کا مقدار قلیل بھی حرام ہے۔

شراب اور دوسری مسکرات کی حکمتِ تحریم

کتاب وسنت اور اجماع وعقل کے دلائل کے ذکر اور ابطالِ شبہات کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ام الخبائث بنیاد فواحش اور منبع رذائل یعنی شراب کے پینے سے پیدا شدہ مضرتوں کو بیان کردوں تاکہ مومن کی دینی بصیرت زیادہ ہو اور وہ دین حنیف کی عظمت ومحاسن کو پہچان لے، جن سے پوری مخلوق متحیر ہے اور اعداء نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ والحق ماشھد بہ الاعداء حق تو وہ ہے جس کی حقانیت کی شہادت دشمن بھی دیں۔

اللہ سے توفیق طلب کرتے ہوئے عرض کر رہا ہوں کہ مسلمان پر اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی اطاعت وتابعداری فرض ہے خواہ وہ اس کی حکمت ورموز سے واقف ہو یا نہ ہو۔

لیکن چونکہ حکمت وعلل سے ایمان میں زیادتی ہوتی ہے اس لیے تشریعی حکمت کے سلسلے میں سوال وبحث سے کوئی چیز مانع نہیں ہے بنابریں اس سلسلہ میں جو کچھ علماء نے اطباء سے نقل کیا ہے میں انھیں ذکر کر رہا ہوں۔

قارئین کے لیے توضیح وبیان

یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ شراب کو حرام قرار دینے کی حکمت اس کی وہ مضرات ہیں جو بدن ونفس اور عقل ومال کے اندر اور آپس کے تعامل وارتباط کے اندر پیدا ہوتی ہیں۔

20065

شراب اور جھوٹ کے علاوہ کوئی ایسا گناہ نہیں ہے جس کا ضرر ہر شئے میں پایا جائے شراب کے نقصانات بے شمار ہیں۔

صحت پر شراب کے مضر اثرات

فساد معدہ، خواہش طعام کا فقدان، اعضائے جسم کی ساخت میں خرابی نشہ کے عادی لوگوں کی شکلیں جلد خراب ہو جاتی ہیں، آنکھیں باہر نکل آتی ہیں رنگ ہیئت بدل جاتی ہے اور پیٹ بھاری ہو جاتے ہیں۔

بلکہ بعض جرمنی اطبا رکا بیان ہے کہ چالیس سال کے نشہ کے عادی شخص کی ہیئت ساٹھ سال کے انسان کی سی ہو جاتی ہے۔ اور وہ جسم و عقل ہر اعتبار سے بڈھا ہو جاتا ہے۔

انھیں مضرات میں سے جگر، گردہ اور سل کے امراض ہیں جو یورپی ممالک میں قوانین صحت کی طرف پوری توجہ کے باوجود بڑی تیزی سے پھیل رہے ہیں لیکن نشہ کے شر سے بچنے کیلئے سوا اس کو ترک کر دینے کے اور کوئی صورت نہیں۔

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یورپ میں نصف وفیات امراض سل سے ہوتی ہیں اور یہ بیماری مشرقی ممالک میں خصوصاً خلیج عرب میں مسکرات کے رواج سے قبل نہ تھی یہ ان امراض میں سے ہے جو اہل یورپ کے ذریعہ ہم تک منتقل ہوئی ہے۔

عقل و دماغ پر شراب کی مضرت لوگوں کے نزدیک مسلم ہے۔ اس کا ضرر صرف نشہ کے وقت فساد ادراک و تصور ہی تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ یہ قوت عاقلہ کو کمزور بنا دیتی ہے اور اس کا نتیجہ اکثر جنون ہوتا ہے۔

ایک جرمنی طبیب کا قول مثل کی طرح مشہور ہے: "اقفلوا لی نصف الحانات اضمن لکم الاستغناء عن نصف المستشفیات والملاجی والسجون۔"

(تم شراب کی دو کانوں میں سے آدھی دو کانوں کو بند کر دو میں تم کو آدھے شفاخانوں پناہ گاہوں اور جیل خانوں سے مستغنی کرنے کی ضمانت لیتا ہوں۔)

اطباء کا کہنا ہے کہ مسکر خون میں تحلیل نہیں ہوتا جس طرح کہ دوسری غذائیں ہضم کے بعد خون میں تحلیل ہوجاتی ہیں، بلکہ وہ اپنی حالت پر باقی رہتا ہے اور خون سے مزاحمت کرتا ہے جس کی بنا پر خون کی حرکت تیز ہوجاتی ہے اور جسم کا توازن بگڑ جاتا ہے اور اعضاء کے وظائف معطل ہوجاتے ہیں یا کمزور پڑ جاتے ہیں اور وہ اپنے طبعی وضع سے باہر ہوجاتے ہیں۔

زبان: شراب نوشی شرابی کے حاسۂ ذوق (کھانے پینے کے ذائقہ کے حس) کو ختم کردیتی ہے۔

حلق: شراب نوشی التہاب حلق کا باعث ہوتی ہے۔

معدہ: شراب نوشی ہضم غذا کا کام دینے والی رطوبت کو معدہ سے خارج کردیتی ہے یہاں تک کہ وہ غلیظ وسخت ہوجاتا ہے اور اس کی حرکت کمزور پڑ جاتی ہے اور بسا اوقات احتقان والتہاب کا سبب بنتی ہے۔

آنت: شراب نوشی سے آنت کے اندر پھوڑے پیدا ہوجاتے ہیں۔

جگر: شراب نوشی سے جگر بڑھ جاتا ہے اور اس پر چربی چڑھ جاتی ہے جو اس کے عمل کو کمزور کردیتی ہے۔

ان سب کا تعلق آلاتِ ہضم سے ہے اور خون کے اندر اس کی اثر اندازی یہ ہوتی ہے کہ اس کی مخالطت کی وجہ سے دوران خون میں دشواری پیدا ہوجاتی ہے اور بسا اوقات دوران خون بالکل بند ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے شرابی اچانک موت کے گھاٹ اتر جاتا ہے۔

شراب نوشی خون کی رگوں کو کمزور کردیتی ہے جس کی وجہ سے اس کے اندر امتداد وغلظت پیدا ہوجاتی ہے اس کا نتیجہ فساد دم ہوتا ہے۔ یہ بیماری خواہ کسی ایک ہی عضو میں کیوں نہ ہو مگر عموماً شراب نوشی سے ضرور پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس سے غرغرینا پیدا ہوجاتی ہے جو اس عضو کے کاٹے جانے کا سبب بنتی ہے جس میں اس کا ظہور ہوا ہے تاکہ فساد پورے جسم میں پھیل کر ہلاکت کا سبب نہ بنے۔

اور خون کی رگوں میں صلابت وغلظت سے بوڑھاپا جلدی سے آجاتا ہے۔

نظامِ تنفس میں اس کی تاثیر یہ ہوتی ہے کہ نرخرہ کو کمزور کر دیتی ہے اور سانس کے اندر ہیجان پیدا کر دیتی ہے اور اس کا کمترین ضرر آواز میں خشونت، بھدا پن اور کھانسی ہے، اور عظیم ترین ضرر خرابی پھیپھڑا یعنی سِل کی بیماری ہے جو نوجوان کو ہلاک اور انسان کی جملہ لذتوں کو ختم کر دینے والی ہوتی ہے۔

نظامِ اعصاب کے اندر اس کی تاثیر یہ ہوتی ہے کہ جنون پیدا کر دیتی ہے اور نسل کو تباہ کر دیتی ہے۔ ایسی صورت میں شرابیوں کی اولاد شریف ونجیب نہیں ہو سکتی۔ اس کا پوتا اس کے لڑکے سے زیادہ بڑا اور بدن وعقل میں زیادہ کمزور ہوتا ہے۔

ضعف کا یہ تسلسل انقطاعِ نسل کا سبب بن جاتا ہے اور خاص طور سے اس وقت جب اولاد اپنے آباء کے طریق کو اپنائے جیسا کہ عام طور سے ہوتا ہے۔

معاملات میں شراب کی مضرتیں

شرابیوں کے مابین کسی کی ذرا سی حرکت سے آپس میں جھگڑے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور تمام لوگ اس میں کود پڑتے ہیں۔ جس کا نتیجہ بغض وعداوت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ علل تحریم میں سب سے بڑی علت ہے اسی بنا پر اس سلسلہ میں نص وارد ہے۔ سورۂ مائدہ ۹۱/۵ میں ہے:

"اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ" (شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان بغض وعداوت ڈال دے۔)

انھیں مضرات میں سے راز ونیاز کی باتوں کا افشاء کرنا ہے۔ یہ ایسا ضرر ہے جس سے بہت سی مضرتیں پیدا ہوتی ہیں، خصوصاً جبکہ وہ راز وبھید حکومت وسیاست اور فوجی مصالح سے متعلق ہو اور اسی پر سی آئی ڈی اعتماد کرتی ہو۔

شراب کی مضرات میں سے لوگوں کی نگاہ میں شرابی کی ذلت ورسوائی ہے۔

شرابی اپنی ذہنیت وگفت گو اور حرکات کے اعتبار سے اضحوکہ بن جاتا ہے جو بھی اس کو دیکھتا ہے ذلیل وکمتر سمجھتا ہے حتی کہ بچے بھی۔

اس لیے کہ شرابی عقل میں ان بچوں سے کمتر ہوتا ہے اور اس کے اعمال وحرکات میں توازن اور افکار واقوال میں ضبط نہیں رہتا۔

لوگ شرابی ومدہوش لوگوں کے متعلق ایسے عجائب وغرائب اقوال نقل کرتے ہیں جو ان حضرات کے لیے جنھیں شرف وعقل حاصل ہے شراب سے رُک جانے کے لیے کافی ہے۔ یہ نوادر ادب ومحاضرات کی کتابوں میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ [1]

نشہ ان تمام جرائم پر ابھارتا اور ان کی ہمت افزائی کرتا اور ان کے ارتکاب پر جری بناتا ہے جو مدہوش شخص سے وجود میں آتے ہیں خصوصاً زنا وقتل۔

مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو لوگ زنا کے اڈے پر جاتے ہیں وہ نشہ میں مست ہوتے ہیں اس لیے کہ غیر مدہوش انسان کی طبیعت ان گندی جگہوں سے متنفر ہوتی ہے خواہ غیر مدہوش آدمی کی طبیعت کتنی ہی خسیس کیوں نہ ہو۔

اسی بنا پر شراب کو ام الخبائث کہا گیا جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ یعنی یہ اشارہ ہے اس ضرر ونقصان کی طرف جو نفس کے اندر اخلاق وآداب کے اعتبار سے واقع ہوتے ہیں۔

مالی نقصانات

یہ مال کو برباد اور ثروت کو فنا کر دیتی ہے۔ عنترہ کا قول ہے: فاذا شربت فانی مستهلك مالی۔ (جب میں نے شراب پی تو میں نے اپنا مال برباد کیا)

شراب دورِ حاضر کی طرح کسی زمانے میں مال ودولت کے لیے اتنی تباہ کن نہیں تھی اسی طرح عرب کی خلیجی ریاستوں اور ملکوں کی طرح کسی دوسری جگہ شراب

---

[1] بعض کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے۔

اتنی تباہ کن نہیں ہے۔ یہاں شراب کی مختلف قسمیں بکثرت رائج ہیں جن میں سے بعض اقسام بہت گراں ہیں۔ تاجرین شراب، تجارت شراب کے ساتھ بسا اوقات زناکاری کی قیادت بھی کرتے ہیں۔

دینی مضرتیں

دین کی روح اور توجہ الی اللہ کے لیے شراب کی مضرت یہ ہے کہ بدمست انسان کوئی عبادت ادا نہیں کر سکتا۔ خصوصاً نماز جو دین کا ستون ہے اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے آیت مائدہ میں فرمایا: وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ۔ (سورۂ مائدہ ۹۱) وہ تمہیں ذکر اللہ اور نماز سے روکتی ہے"

میں اس کتاب کے پڑھنے والوں اور اس سے واقفیت رکھنے والوں کے لیے شراب اور دوسری نشیلی مشروبات و مخدرات سے پیدا ہونے والی مضرتوں کو زیادہ بیان کر رہا ہوں۔ جس سے شراب کی مضرتوں پر ایمان و یقین میں زیادتی پیدا ہوگی۔

صاحب حکمۃ الشرعیۃ نے طویل بحث کے بعد تحریر فرمایا: ؎

بلاشبہ مسکرات کے برابر استعمال سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ امراض معدہ کی قوت مدافعت کا کمزور پڑ جانا، خصوصاً گرم ممالک میں نشہ کے عادی لوگوں کی ظاہری صحت و تندرستی سے دھوکہ میں نہیں پڑنا چاہیئے کیونکہ جب یہ لوگ بیمار پڑتے ہیں تو ایک ہی دفعہ میں معاملہ تمام ہو جاتا ہے

پچاس فیصدی عادی شرابی التہاب یعنی پھیپھڑا کی بیماری کا شکار ہو کر مرتے ہیں جبکہ غیر عادی شرابی اس بیماری میں چوبیس فیصدی مبتلا ہو کر ہلاک ہوتے ہیں۔ اسی طرح عادی شرابیوں میں تپ دق کی بیماری بھی عام ہے۔

؎ قارئین کرام! شراب کی مضرتوں میں بعض مذکورہ سابقہ مضرتیں آجائیں گی جس سے کوئی حرج نہیں ہوگا کیونکہ یہ تاکید و ایضاح میں زیادتی پیدا کریں گی اور یہ دوسری عبارتوں کے ساتھ مقصد میں زیادہ واضح ہوں گی۔

۲۔ زیادہ تر نشہ کے عادی لوگ نزلات معدہ و آنت کے سبب سے دائمی بدہضمی کے شکار ہو جاتے ہیں۔

۳۔ شرابی کے جگر پر چربی چڑھ جاتی ہے جو قابل شفا نہیں ہوتی ہے اور یہی کیفیت گردہ و دل کی بھی ہوتی ہے۔ اور زیادہ تر شرابی ہارٹ اٹیک کے شکار ہو جاتے ہیں۔ دماغ میں خون کی رگوں میں اور خلیوں کے متاثر ہونے کی وجہ سے اس کے بعض اعضاء میں ورم آجانے کے سبب لاغرپن آجاتا ہے جس کا نتیجہ اکثر جنون ہوتا ہے۔

۴۔ شراب کی تاثیر نسل پر یہ ہوتی ہے کہ اکثر حالات میں اسے بانجھ پن کو پہنچا دیتی ہے اور صرف شرابیوں تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ ان کی اولاد کو بھی لاحق ہوتی ہے۔

شرابی کی اولاد بیوقوف اور ناقص العقل ہوتی ہے خاص طور پر جبکہ وہ معرض حمل میں اس وقت آتے ہوں جبکہ ان کے نشہ کا اثر رہا ہو۔

اطبار نے ایک عورت کے سلسلے میں ذکر کیا ہے کہ اس نے ایک ایسے شخص سے شادی کی جو مسکرات کا عادی نہیں تھا۔ اس سے تین تندرست و توانا بچے پیدا ہوئے۔ اس شخص کے مر جانے کے بعد اس نے پھر دوسرے شخص سے شادی کر لی جو شراب کا عادی تھا۔ اس سے بھی تین بچے پیدا ہوئے جس میں سے دو بعد میں شرابی ہو گئے اور تیسرا بچہ ناقص العقل پیدا ہوا۔ اور ان میں سے دو تپ دق کا شکار ہو گئے جس کا خاندان میں اس سے قبل کہیں وجود نہ تھا۔

اور جب یہ شخص مر گیا تو اس عورت نے ایک تیسرے شخص سے شادی کر لی جو مسکرات کا عادی نہیں تھا تو اس سے صحیح و سالم بچے پیدا ہوئے۔

پیرس میں ایک ہزار ناقص العقل پائے گئے جس میں ۱۷۴ ایسے باپ کی اولاد تھے جو مسکرات کے عادی تھے اور ۸۴ ایسی ماں سے تھے جو شرابی تھیں اور ۶۵ ایسے تھے جن کے والدین شراب کے عادی تھے۔ (ملخصا)

مضراتِ خمر کے سلسلہ میں
بعض مغربی اطبّاء کی شہادتیں!

۱۔ ڈاکٹر شرومف کا بیان ہے کہ:

" اس دور کے جن اطباء نے مشرق میں تحول امراض پر ریسرچ کیا ہے خصوصاً ان ممالک میں جن کی آبادی مسلم ہے وہ اس رائے پر متفق ہیں کہ اس کا مرکزی سبب یہ ہے کہ اسلام نے مسلمانوں کو روحی مشروبات[1] کے استعمال سے روک دیا ہے (روحی مشروبات سے مراد شراب ہے)۔
اگر مسیحی ممالک میں کسی شخص کو روحی مشروبات (شراب) کے استعمال سے پیدا ہونے والے خطرناک نتائج کے متعلق شک ہو تو وہ خود اسلامی ممالک کا دورہ کرے تاکہ اسے اس بات کا یقین ہو جائے۔
اس لیے کہ جب مشرقی مسلمان روحی مشروبات (شراب) کا استعمال شروع کرتا ہے تو اس کے اندر سے امراض کی قوت مدافعت تدریجاً کم ہونے لگتی ہے جس کی وجہ سے اس تہذیب و تمدن کے ساتھ پیدا ہونے والے اضرار یعنی امراض و حوادث کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے، جسے "یوروپی تہذیب و تمدن" کہا جاتا ہے۔
انگلینڈ کے طبی بورڈ کی رپورٹ کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے:

" تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ شراب کا استعمال خواہ کثیر ہو یا قلیل حرکات بدنیہ کے نظام کو خراب کر دیتا ہے اور قوت عقلیہ کو کمزور کرنے لگتا ہے اور عین اسی وقت مواہب عقلیہ کو بھی برباد کر دیتا ہے اور ایک ہلکی گھونٹ جسکے سلسلہ میں بعض لوگوں کا گمان ہے کہ اس میں تاثیر

---

[1] یعنی شراب۔ یہ اہل مغرب کی اصطلاح ہے۔

نہیں ہوتی ہے لیکن اس کا بُرا اثر اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب ایک کام کرنے والا معمولی کام کے لیے اٹھتا ہے اور اسے غور و فکر کی ضرورت پیش آجاتی ہے یا عمل باریک بینی اور ضبط کا مقتضی ہو اور خصوصی توجہات کی ضرورت ہو۔"

۲۔ مشہور انگریز سنوڈن نے کہا کہ :

"میں جنگ عظیم میں اس بورڈ کا رکن تھا جو شراب کے متعلق ریسرچ کر رہا تھا۔ میں اپنے علم و بحث کی روشنی میں اس نتیجہ کو پہنچا کہ شراب کی کوئی نوع اور کوئی مقدار عمل کے دوران شرابی پر بُرا اثر ڈالنے سے خالی نہیں ہے خواہ وہ عمل کتاب سے متعلق ہو یا کسی ادارہ سے۔"

جس شراب کو بعض لوگ "شراب قلیل" (تھوڑی مقدار میں مے نوشی) یا "شراب معتدل" (اعتدال کے ساتھ مے نوشی) کے نام سے یاد کرتے ہیں وہ شراب نوشی بھی کام کرنے والے کی کارکردگی یا صلاحیت کارکردگی نیز کام کے نتائج و ثمرات میں سے کم از کم ساتواں حصہ ۱/۷ کو ضائع و برباد کر ڈالتی ہے۔ (حکمۃ التشریع)

۳۔ بٹنام کا بیان ہے کہ :

" تحریم خمر شریعت اسلامیہ کے محاسن میں سے ہے۔ اہل افریقہ میں جس نے شراب نوشی کی اس کی نسل کا انجام جنون کو پہنچا اور اہل یورپ میں جو لوگ اس کے عادی ہوئے ان کی عقل زائل ہو گئی۔

ایسی صورت میں افریقیوں پر اس کا پینا حرام کر دینا چاہیے اور اہل یورپ کو اس سلسلہ میں سخت سزا دینی چاہیے۔ اور یہ سزا شراب کے ضرر کی مقدار میں ہونی چاہیے۔"

۴۔ ہنری فرنسی نے اپنی کتاب "خواطر و سوانح فی الاسلام" میں کہا کہ :

"وہ تیز ہتھیار جس کے ذریعہ اہل مشرق کو ختم کیا جا سکتا ہے اور وہ مؤثر تلوار جس کے ذریعہ مسلمانوں کا صفایا کر سکتے ہیں وہ شراب ہے۔"

یعنی کہ مسلمانوں میں شراب نوشی کے عام کر دینے سے یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ جس وقت ہم الجزائر میں داخل ہوئے ان پر اس ہتھیار کو آزمایا مگر ان کی اسلامی شریعت نے انھیں ایک گھونٹ بھی پینے سے منع کر دیا جس کی بنا پر ان کی نسل میں افزائش اور تعداد میں اضافہ ہوا۔

اگر وہ لوگ اپنے منافق گروہ کی طرح ہمارا استقبال کرتے اور شراب کو نوش کرنے لگتے تو وہ بھی ہمارے تابع ہو جاتے جس طرح دوسرے لوگ ہماری شرابوں کو پی کر تابع ہو گئے۔"

۵۔ امریکی ڈاکٹر کیلوج نے شراب کے ذریعہ علاج کرنے سے منع کیا ہے کیونکہ وقتی شفایابی سے کہیں زیادہ اس کا ضرر جسم پر پڑتا ہے جو آنت اور پیٹ کو لاحق ہوتا ہے موصوف ڈاکٹر کیلوج نے مزید کہا کہ:

"جب ہمارے ملک میں شراب کا رواج ہوا تو لوگ اس کے رسیا ہو گئے یہاں تک کہ گھر ویران اور عقلیں زائل ہو گئیں۔ ہم اللہ سے اپنی مصیبت سے نکلنے کی امید رکھتے ہیں۔"

ڈاکٹر حجر بن احمد حجر کا مضرات خمر کے متعلق ایک بہترین مقالہ ہے، اسے یہاں پیش کر رہا ہوں۔

طب اور شراب

ابتدائے تاریخ ہی سے انسان شراب سے آشنا ہے۔ قدما کا گمان ہے کہ مادہ الکحل (شراب کا جوہر) آبِ حیات ہے۔ ابتدا میں شراب "تخمیر" (کسی چیز کو اتنا سڑانا کہ اس میں نشہ آجائے) کے ذریعہ حاصل کی جاتی تھی اور "روحی مشروبات[1]" (شرابوں) کے حصول کا یہی واحد طریقہ جاری تھا کہ عربی تہذیب کے دور ترقی کا یہی طریقہ باقی رہا۔ یہاں تک کہ عربی تہذیب کی ترقی کے دور میں علماء عرب نے فن تقطیر کا اکتشاف کیا اور یہی علم تقطیر دوسرے علوم وفنون کے تطور (ترقی) میں مددگار ثابت ہوا۔ جیسے کیمیا، طب نے بھی مواد کحولیہ یعنی شراب کے تطور میں مدد دی۔

دور وسطیٰ میں اہل یورپ نے علم تقطیر کو عرب سے حاصل کیا اور مشروبات تیار کرنے میں اسے استعمال کیا۔ اور ان مشروبات کا استعمال عام ہوگیا۔ یہاں تک کہ مغربی معاشرے میں صحت وعقل اور سوسائٹی اور مال ودولت کے لیے ان کا استعمال ایک وبا ثابت ہوا۔

---

[1] روحی مشروبات کا شراب پر اطلاق مغربی اصطلاح ہے، اس سے شراب کے نام میں تحسین اور اس کے استعمال کی ترغیب مقصود ہے۔ حالانکہ یہ روحی مشروبات نہیں بلکہ پلید مشروبات ہیں جن کے مفرتیں فاقد العقل پر بھی مخفی نہیں۔ چہ جائیکہ عقلمندوں پر۔

میں نے شراب سے پیداشدہ بہت سے مشاکل و پیچیدگیوں کا مشاہدہ کیا ہے۔ مجھے گزشتہ تین سالوں میں ولایت متحدہ امریکہ کے اندر سینکڑوں مریضوں کے علاج کا موقعہ ملا۔ جن کے ہسپتال میں داخل ہونے کا سبب بلاواسطہ یا بالواسطہ شراب تھا جس کی وجہ سے مجھے شراب سے پیداشدہ امراض کے علاج و تشخیص میں اور ایسے مریضوں کے ساتھ طرز برتاؤ میں کافی مہارت حاصل ہوئی۔

اس جگہ میں اپنی گفتگو صحت پر مضرات شراب کے دائرہ تک محدود رکھوں گا اور بقیہ مباحث کو ان حضرات کے لیے چھوڑ رکھوں گا جنھیں اس سلسلہ میں مجھ سے زیادہ معرفت ہے۔

ایک عام آدمی کے ذہن میں شرابی کی جو صورت منعکس ہوتی ہے وہ ایک ایسے مجنوں سخت کلام کی ہوتی ہے جو لوگوں سے جھگڑا اور نزاع کرتا رہتا ہے۔ یہ مشکل اس وقت ختم ہوجاتی ہے جب اسے نشہ سے افاقہ ہوجائے لیکن حقیقت میں معاملہ اتنا سہل نہیں ہے کیونکہ شرابیوں کے تصرفات باعتبار اشخاص مختلف ہوتے ہیں اور شراب کے مشکل مسائل میں صرف نشہ ہی کا ایک مسئلہ نہیں ہے بلکہ صحت انسانی پر شراب کے جو مشاکل و اثرات مرتب ہوتے ہیں انھیں چار اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ سکر (نشہ)

۲۔ ادمان (شراب نوشی کی نہ چھوٹنے والی عادت و لت جس سے نجات مشکل ہے)

۳۔ اعراض امتناع (شراب نوشی سے باز رہنے کے وقفہ میں لاحق شدہ عوارض)

۴۔ (دائمی شراب نوشی) (طویل عرصہ تک شراب نوشی سے صحت کو پہنچنے والے نقصانات)۔

۱۔ سکر: وہ نتیجہ جو شراب نوشی کے بعد فوراً ظاہر ہوتا ہے۔ شراب کی مقدار اور اس میں الکحل کے تناسب کے اعتبار سے نشہ کے کئی مراحل ہوتے ہیں۔ وہ شخص جو کئی سالوں سے شراب کا عادی ہو اس کا تقابل جب ایسے شخص سے کیا جائے جو ابھی بالکل نیا شرابی بنا ہے تو اس کے اندر تاثیر کے لیے شراب کی کافی مقدار مطلوب

ہو گی ، سکر کا اہم ضرر عقل پر یہ ہے کہ مدہوش شخص اپنے ذہنی قوی کا تحکم یعنی صلاحیت فیصلہ کھو بیٹھتا ہے اور اعراض سکر (یعنی نشہ سے پیدا شدہ بیماریاں) یہ ہیں :

زبان میں ثقالت ، چال میں توازن کا فقدان ، بے قراری ، سستی اور آخر میں غیوبت عقل ، لیکن تخریبی تصرفات ، سخت کلامی اور دوسرے سے لڑائی جھگڑا ، یہ عام لوگوں کے ظن کے خلاف ہے ۔ شرابی اگرچہ تخریبی تصرف کرتا ہے مگر یہ کوئی لازمی اور عام قاعدہ نہیں کہ نشہ کی حالت میں شرابی ضرور ہی تخریبی تصرف کرے گا البتہ جب بدمست آدمی نشے سے افاقہ پاتا ہے تو وہ اس بات کی صلاحیت نہیں رکھتا کہ وہ ان تصرفات کو یاد کر سکے جو اس نے نشے کے دوران کیے ہیں ۔

۲ ۔ ادمان : بدت تک شراب نوشی کے نتیجہ میں جسم و نفس کے لیے شراب نوشی ہی کو ایک سہارا سمجھا جانے لگنا بایں طور کہ اگر انسان پینے سے رک جائے یا نہ پا سکے تو اپنے اندر ایک ایسی شدید رغبت و خواہش محسوس کرے جس کے ختم کرنے کی طاقت نہ رکھے ، اس کو کسی طرح راحت و سکون نہ مل سکے یہاں تک کہ وہ شراب نوش کر لے یہ بھی ایک بیماری ہے اور طبی ذریعہ سے دوسرے امراض کی طرح اس کا بھی علاج کیا جا سکتا ہے ۔ جب کہ شراب کا عادی پوری طرح اس کو ترک کر دینے کا تہیہ کر لے ۔

۳ ۔ اعراض امتناع : اعراض امتناع سے میری مراد وہ شدید امراض ہیں ، جو شرابی کے شراب نوشی سے رک جانے کی بنا پر لاحق ہوتے ہیں ۔ وہ اسباب جن کی بنا پر ایک شرابی شراب نوشی سے رک جاتا ہے افلاس و تنگ دستی یا امراض ہوتے ہیں جو شراب کے حصول سے مانع ثابت ہوتے ہیں ۔ ایسی صورت میں شراب سے رک جانے کے چند ہی گھنٹوں بعد شرابی آدمی اپنے اعضاء میں لرزہ و تیز رعشہ اور آنتوں میں اضطراب اور نیند میں بے چینی اور پریشان کن خواب محسوس کرتا ہے اور اعراض امتناع کے مریض کو قلق و اختلاط عقل و ہذیان طاری ہو جاتا ہے ۔ میں نے اس طرح کے مریضوں کو اپنے اردگرد حرکت کرتے ہوئے کیڑوں کو دیکھنے کی شکایتیں کرتے ہوئے سنا ہے اور مجھے یاد ہے کہ ایک بار اعراض امتناع میں مبتلا ایک مریض نے اس بات

پر اصرار کیا کہ وہ میرے کوٹ پر مکڑی چلتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔ اس وقت میں اس سے کچھ بات نہ کر سکا نہ اس کی جانچ کر سکا حتی کہ میں نے اپنے کوٹ کو مکڑی سے گلو خلاصی ظاہر کرتے ہوئے اس کے سامنے پھینک دیا حالانکہ وہاں کسی مکڑی کا وجود نہ تھا۔ میرے نزدیک یہ حالت انتہائی خطرناک ہے اس میں جلد علاج کی ضرورت ہے کیونکہ اس کا نتیجہ موت و ہلاکت ہی ہوتا ہے۔

۴۔ طویل مدت تک شراب نوشی کی صحت پر مضرتیں: طویل مدت تک شراب نوشی کی مضرتیں بے شمار ہیں، ان مختصر صفحات میں ان کا احصار ممکن نہیں، جو اہمیت کے حامل ہیں ان کو ذکر کر رہا ہوں۔

اتلاف جگر، اتلاف بنکریاس، اضعاف قلب اور اس کی حرکت میں فساد، دماغ و اعصاب کی بعض خامیوں کا اتلاف اور اس کی وجہ سے قوت تفکیر میں فساد، قوت ذاکرہ میں ضعف اور رجال میں توازن کا فقدان کے عوارض لاحق ہوتے ہیں اسی طرح شراب قلت دم اور عضلات جسم کے ضعف اور قوت مغذیہ کی خرابی کا سبب بنتی ہے۔ جسم کی اس قوت و صلاحیت کو کمزور کر دیتی ہے جس کے ذریعہ جراثیم سل (تپ دق) (ٹی بی) کی مدافعت ہوتی ہے۔ قارئین مذکورہ امراض میں سے بعض سے واقف نہیں ہیں مگر اتنی بات کافی ہے کہ جب انسان کا جگر خراب ہو جائے تو زندہ نہیں رہ سکتا اور بنکریاس کے اتلاف سے پیٹ میں تکالیف، آنتوں میں اضطراب، جسم میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور یہ شکر (ذیابیطس) کی بیماری کا سبب بنتا ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ مذکورہ بیماریاں طویل مدت تک شراب نوشی کرتے رہنے سے پیدا ہوتی ہیں اس لیے وہ شخص جو شراب پیتا ہے ان امراض سے بچ سکتا ہے۔ بشرطیکہ وقت گزر جانے سے قبل بذاتِ خود یا طبیب کی مدد سے شراب نوشی سے باز آجائے۔

ڈاکٹر کا رول: جب شرابی اپنی عادت کو ترک کرنا چاہتا ہے اس وقت اس کو شراب نوشی سے چھٹکارا دلانے کے لیے ایک طبیب اچھا رول ادا کر سکتا ہے۔

اور شرابی کو بھی یہ معلوم ہے کہ ڈاکٹر کوئی پولیس یا شرعی حاکم نہیں ہے اور طبیب کے واجبات میں سے یہ ہے کہ وہ اپنے مریضوں کے اسرار خواہ وہ کیسے ہوں محفوظ رکھے۔ عادی شرابی بھی دوسرے مریضوں کی طرح ایک مریض ہے اس لیے عادی شرابی پر ضروری ہے کہ اگر وہ عادت شراب نوشی کو خود سے چھوڑنے میں ناکام رہ گیا ہے تو وہ اس بات کو دلیل بنا کر اپنی عادت شراب نوشی پہ قائم نہ رہے کہ وہ طبیب سے شرم کھا رہا ہے یا اسے خوف ہے کہ اس کے اسرار فاش ہو جائیں گے۔ طبیب گرچہ اعراض امتناع (ترک شراب نوشی سے پیدا ہونے والے عوارض) اور شراب نوشی سے پیدا ہونے والے بعض امراض کا علاج کر سکتا ہے مگر افسوس کہ وہ ان امراض کا علاج نہیں کر سکتا جو مریض کے اندر جڑ پکڑ لیں جیسے اتلاف کبد، ضعف قلب، ضعف اعصاب۔ ان امراض سے بچنے کے لیے شراب سے پرہیز کرنا علاج سے بہتر ہے۔ مطلب یہ کہ ان امراض سے بچنے کے لیے ترک شراب نوشی ضروری ہے اور یہی ان کے امراض کا بہترین علاج ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ طبیب کی بھی دوا جاری رکھے۔

حجر احمد حجر
اسپیشلسٹ امراض باطنیہ۔
ڈائرکٹر وزارتِ صحت قطر

شراب نوشی کے اسباب شرابیوں کے اعذار اور اس کا بطلان

زیادہ لوگ شراب کے عادی ہو جاتے ہیں ان میں سے بعض لوگ مندرجہ ذیل گمان رکھتے ہیں۔

۱۔ بعض لوگوں کا یہ خیال و گمان ہے کہ اس کے اندر جسم کے لیے غذائیت ہے۔ حالانکہ یہ ظن باطل ہے کیونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ الکحل جسم کے تمام اعضاء و آلات کے لیے بہت خطرناک ہوتا ہے۔

۲۔ بعض لوگوں کا اعتقاد ہے کہ اس کے اندر صلاحیت طعام کو ابھارنے کی تاثیر ہوتی ہے لیکن شراب کی یہ تاثیر اس کے پیدا کردہ نقصانات مثلاً نظام عصبی میں اذیت ناک انقلابات اور التہابات کے بالمقابل بہت ہی معمولی چیز ہے۔

۳۔ قوت بدنیہ میں زیادتی کا شعور و احساس۔ یہ احساس جھوٹا اور گمراہ کن ہے کیوں کہ یہ شعور وقتی ہوتا ہے جو شرابی کے ترکِ شراب کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ شراب پیتے وقت شرابی کو صرف وقتی طور پر محسوس ہوتا ہے کہ بدن کی قوت بڑھ گئی ہے مگر پینے کے بعد یہ وقتی احساس ختم ہو جاتا ہے بلکہ نشہ اترنے کے بعد اسے سخت اضمحلال و ضعف محسوس ہوتا ہے۔

۴۔ بعض کا خیال ہے کہ شراب غم کو زائل کر دیتی ہے یہ محض وہم و خیال ہے بلکہ وہ الجھن اور پریشانی اور تنگی پیدا کرنے والی چیز ہے اس کی لذت وقتی ہوتی ہے۔ جو شراب پینے کے وقت تک قائم رہتی ہے پھر ختم ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ دیرپا اور طویل زمانہ تک قائم رہنے والی تکلیفیں لاحق ہو جاتی ہیں۔

۵۔ بعض کہتے ہیں کہ شراب نوشی تہذیب و ترقی کی علامت ہے ایسا کہنے والے

اہل یورپ کے مقلدین ہیں جو اپنی مجالس شراب نوشی میں ہزاروں پونڈ ختم کر ڈالتے ہیں۔
یہ بات واضح ہونی چاہیئے کہ تہذیب وتمدن، شراب نوشی اور شراب سے مہمان نوازی میں نہیں ہے بلکہ قوت اور پاکیزہ عادات، بہترین اخلاق وعمل کے اندر اعلےٰ مثال قائم کرنے میں ہے۔ آپ اپنے نفس اور اپنے مہمانوں کی خاطر تواضع ان چیزوں سے کیجئے جنھیں اللہ تعالیٰ نے حلال بنایا ہے۔ اللہ کی حلال قرار دی ہوئی چیزیں بہت ساری ہیں جنھیں اس نے اس امت کو عطا کی ہیں۔ اور ان حلال چیزوں کو اس امت کے لیے خاص کر دی ہیں۔

۶۔ ضعیف الارادہ لوگ جو بُرے لوگوں کی صحبت میں رہتے ہیں ان کا اعتقاد ہے کہ شراب رجولت اور مردانگی میں کمال پیدا کرتی ہے ایسے لوگوں کے لیے ثقافت وثقافت اور عبادت الٰہی کے مختلف طریقے موجود ہیں جو بد قماش دوستوں اور شرابوں سے محفوظ رکھنے کے لیے مضبوط دیوار ہیں۔

۷۔ جو لوگ مدعی صحت بن کر یہ کہتے پھرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حلال کر رکھا ہے ان کی تردید ہم ان اندوہناک حالات کے ذریعہ کرتے ہیں جن کے شکار ہزاروں خاندان شراب نوشی کے طفیل میں ہو چکے ہیں اور جیسا کہ ہم اس سے قبل بیان کر چکے ہیں کہ اللہ نے اس کو حرام کر دیا ہے اور سنت نبویہ نے اس کو حرام کہا ہے۔ فقہائے نے اس کی تحریم کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے۔

۸۔ اور جو لوگ اللہ اور انبیاء کرام سے شرمائے بغیر فخر ومباہات کے ساتھ اپنے گھروں میں مختلف قسم کی شرابیں مثلاً بیئر وغیرہ جمع کرتے ہیں وہ اپنے گھروں میں فساد وجہنم کو جلد بُلا رہے ہیں۔ جس کا انجام بہت بُرا ہے اور انھیں اپنے رب کے یہاں ذلت ورسوائی بھی بہت کافی ہوگی اور ان کے فخر ومباہات اور بد قماش دوست انھیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔

تنبیہ

بہت سے فلسفیوں اور اطباء نے نشہ آور اشیاء کے مضرات کے سلسلہ میں

مستقل کتابیں تالیف کی ہیں اور بعض نے عیسائی ممالک میں سرکاری پیمانے پر پالیسی کانفرنسیں منعقد کرائی ہیں جن کے اندر تمام بڑے بڑے ممالک کے نمائندوں کو مسکرات کے خلاف جنگ اور جسم وعقل اور روح کے اندر اس کی اثراندازی اور اس سے پیدا شدہ مالی نقصانات کے اظہار واعلان کی دعوت دی جاتی ہے۔

ان میں سے پچاس اطبا نے مسکرات کے متعلق مندرجہ ذیل متفقہ رپورٹ پیش کی ہے:

۱۔ مسکرات پیاس کو بجھاتی نہیں بلکہ زیادہ کرتی ہیں۔

۲۔ اعمال کی ادائیگی میں کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی ہیں۔

۳۔ اولاد کے اندر عقلی وجسمانی نشو ونما کو روک دیتی ہیں۔

۴۔ قوت ارادہ کو کمزور کر دیتی ہیں اور مہلک باتوں کے ارتکاب اور فقر و بدبختی کا باعث بنتی ہیں۔

۵۔ یہ بھنگ کی طرح مسکنات میں سے ہیں۔

۶۔ ان سے امراض معدہ پیدا ہوتے ہیں۔

۷۔ یہ خاص طریقے سے تدرن وسل کا باعث ہوتی ہیں۔

۸۔ یہ امراض پھیپھڑے اور ٹائیفائڈ بخار میں نفع سے زیادہ ضرر پہنچاتی ہیں۔

۹۔ جو امراض موت کے ساتھ ختم ہوتے ہیں انھیں مسکرات انتہائی المناک کیفیات تک پہنچا دیتی ہیں۔ اور جن امراض سے انسان کو شفا حاصل ہو جایا کرتی ہے ان کی شفایابی کی مدت کو مسکرات طویل کر دیتی ہیں۔

۱۰۔ گرمی کے ایام میں دھوپ اور رعش[1] میں شدت پیدا کر دیتی ہیں۔

۱۱۔ ٹھنڈی کے ایام میں حرارت کو جلد ختم کر دیتی ہیں۔

۱۲۔ مادہ قلت اور خون کے خلیوں کو متغیر کر دیتی ہیں۔

۱۳۔ زیادہ تر التہاب اعصاب اور بہت زیادہ تکلیف دہ آلام کا سبب بنتی ہیں۔

۱۴۔ حویصلات جسم کو جلد برباد کر دیتی ہیں۔

---

[1] رعش: دماغ اور اعصاب میں نشہ کی تاثیر سے ڈھیلا پن

۱۵۔ جسمانی کام کرنے والے جو لوگ اس کو زیادہ مقدار میں نوش کرتے ہیں ان کے لیے یہ شراب نوشی بدبختی و محتاجی اور بربادیٔ صحت کا سبب ہے۔

۱۶۔ مسکرات سے باز آجانا صحت اور انسانی سعادت کا ضامن ہے۔

(تفسیر القاسمی ج ۳)

جب بھی ہم شراب کی بابت علماء سے سوال کریں اور مسکرات کے بارے میں ان کی رائے لیں خواہ وہ علماء، علمائے دین ہوں یا علمائے طب ہوں یا علمائے اخلاق ہوں یا علمائے اجتماع ہوں یا علمائے اقتصاد ہوں تو سب کا ایک ہی جواب ہوگا کہ اس کے استعمال سے قطعًا رک جانا چاہیئے کیونکہ یہ بہت ہی ضرر رساں ہے۔

علمائے دین کہتے ہیں کہ:

"یہ حرام ہے اور محض اس لیے حرام ہے کہ یہ ام الخبائث ہے۔"

علمائے طب کہتے ہیں کہ:

یہ ان خطرناک ترین چیزوں میں سے ہے جو نوع بشر کے لیے خوفناک ہیں محض اس بنا پر نہیں کہ اس سے فوری طور پر وہ نقصانات پہنچتے ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے بلکہ اس کے بُرے انجام و نتائج کی بنا پر بھی۔

یہ ایسے خطرہ کا راستہ ہموار کرتی ہے جس کا ضرر کم از کم سل (ٹی بی) ہے۔

شراب بدن کو کمزور کر دیتی ہے اور بہت سے امراض سے مدافعت و مقابلہ کی صلاحیت کو بہت کم کر دیتی ہے۔

جسم کے تمام اعضاء میں اثر انداز ہوتی ہے خصوصًا جگر میں اور یہ تمام اعصابی نظام کے لیے ہی زیادہ تباہ کن اور خطرناک ہوتی ہے اس لیے تعجب نہیں کہ یہ بہت سے اعصابی امراض کو پیدا کرنے کے اہم ترین اسباب میں سے ہو۔ نیز یہ جنون و شقاوت اور جرائم کے عظیم ترین اسباب میں سے ہے اس کی یہ تباہ کاری صرف پینے والے ہی تک محدود نہیں بلکہ اس کی نسل میں متعدی ہوتی ہے۔

حاصل یہ کہ شراب شقاوت تنگی اور محتاجی کے اسباب میں سے ہے یہ افلاس

و مسکنت اور ذلت کا جرثومہ ہے۔
اور جس قوم کے اندر یہ پھیلتی ہے اسے معنوی و مادی و بدنی و جسمانی اور عقلی اعتبار سے کمزور کر دیتی ہے۔

علمائے اخلاق کہتے ہیں کہ :
انسان کو سنجیدگی، عفت، شرافت، نخوت اور مروت کا محافظ ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسی شئے نہ اختیار کرے جو ان صفات حمیدہ کو ضائع و برباد کرتی ہو۔

علمائے اجتماع کہتے ہیں کہ :
انسانی معاشرہ کو اپنے نظام و ترتیب پر قائم رکھنے کے لیے لازم ہے کہ معاشرہ ایسے اعمال کو نہ اپنائے جو اس نظام میں خلل انداز ہوں کیونکہ دوسری صورت میں نظام کے اندر خلل و فساد ہو گا جس سے لاقانونیت پیدا ہو گی جس سے آپس میں تفرقہ پیدا ہو گا اور تفرقہ بازی دشمنوں کے لیے مفید ثابت ہو گی۔

علمائے اقتصاد کہتے ہیں کہ :
ہر درہم جسے ہم اپنی منفعت کے لیے خرچ کریں وہ ہمارے اور وطن کے لیے قوت ہے اور ہر درہم جس کو ہم اپنی مضرت میں خرچ کریں ہمارے اور وطن کے لیے خسارہ ہے پھر جو لاکھوں روپے مختلف قسم کی شرابوں میں پینے میں بیکار صرف کرتے ہیں ان کی مضرت و خسارہ کا کیا حال ہو گا ؟ یہی نہ کہ ہمارا مالی بجٹ قلیل ہو جائے گا اور شان و شوکت اور مردانگی ختم ہو کر خاک میں مل جائے گی۔؟

اسی بنا پر عقل ہمیں شراب کے نہ استعمال کرنے کا حکم دیتی ہے۔
اگر حکومتیں اس سلسلہ میں علماء کے آراء معلوم کرنا چاہیں تو ہم نے اس سلسلہ میں ان کا یہ پُر مشقت کام انجام دے دیا ہے اور یہاں پر تمام علماء کے آراء کو درج کر دیا ہے کسی قسم کی مشقت اٹھانے اور رقم خرچ کرنے کی ضرورت نہیں تمام علماء اس کے مضر ہونے پر متفق ہیں۔ حکومت رعایا سے اور رعایا حکومت سے معزز تکلیف دہ اشیاء کے دور کرنے کا مطالبہ کرتی ہے اور حکومت رعایا کی ذمہ دار ہوتی ہے (لہٰذا اسے مسکرات پر

پابندی لگانی چاہیئے اور اس کے لیے شرعی قوانین نافذ کرنا چاہیئے۔ا مسکرات کو ممنوع قرار دینے سے امت کے افراد قوی البدن، صحیح الجسم وقوی الارادہ اور پختہ عقل کے مالک ہوجاتے ہیں اور ملک کے اندر معیار صحت کو بلند کرنے کا یہ اہم وسیلہ ہے۔

اسی طرح اجتماع واخلاقی اور اقتصادی معیار کو بلند کرنے کا یہ اہم ستون ہے کیونکہ شراب پر پابندی لگا دینے سے بہت سی وزارتوں کی طرف خصوصی توجہ صرف کرنے کی ضرورت میں کمی آجاتی ہے خاص طور سے وزارت عدل والضاف اور عدالتوں اور قید خانوں کے مسئولین کی ضرورت میں کمی آجاتی ہے بعدہٗ قید خانے خالی پڑ جاتے ہیں اور ایک ایسا دور آتا ہے جس میں مختلف قسم کی معاشرتی اصلاحات ہوجاتی ہیں۔

یہی تہذیب وتمدن ہے۔ یہی طاقت وحرکت اور پیش قدمی ہے، یہی ترقی وقوت ہے۔ یہی امتوں کی ترقی کا معیار و میزان ہے۔

اور یہی حقیقی ومعنوی" تعاونی اشتراکیت"[1] ہے یعنی آپس میں ضرر رساں اور تکلیف دہ اشیاء کے استیصال میں ایک دوسرے کا باہم تعاون، یہی چیز نتیجہ خیز کوشش وعمل کا وسیع دروازہ ہے۔

﴿وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ﴾[2] "اور اے نبی ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم عمل کرو اللہ اور اس کا رسول اور مومنین سب دیکھیں گے کہ تمہارا طرز عمل اب کیا رہتا ہے۔

ان شدید قسم کی مضرتوں کا ثبوت اس درجہ ہوچکا ہے کہ اس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں جس نے بہت سے ترقی یافتہ ممالک کو شراب اور دوسری مسکرات کے ممنوع قرار دینے پر ابھارا ہے۔

---

[1] اس سے مراد وہ اشتراکیت نہیں ہے جسے اکثر عربی ممالک عملی جامہ پہنا رہے ہیں وہ تو کمیونزم کی شاخ ہے اور اس کے اکثر اصول کمیونزم کے اصول سے ماخوذ ہیں۔

[2] سورۃ التوبہ ۹/۱۰۵

جس ملک نے سب سے پہلے اس کے استعمال کو روکنے کی کوشش کی ہے وہ امریکا ہے۔ سید ابو الاعلیٰ مودودی نے اپنی کتاب تنقیحات میں فرمایا کہ :

" امریکی حکومت نے شراب کو ممنوع قرار دے دیا اور اسے اپنے ملک سے نکال باہر کرنا چاہا اور اس مقصد کے لیے اس نے تمام وسائل حاضرہ مثلاً اخبارات وجرائد، محاضرات ومقالات، فلمیں اور سینما کا استعمال شراب خوری کی مذمت اور اس کے مفاسد ومضرات کو بیان کرنے میں کیا۔ لوگوں کا اندازہ ہے کہ شراب کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے میں امریکی حکومت نے چھ کروڑ ڈالر خرچ کیے ہیں اور اس سلسلے میں اس نے دس ارب صفحات پر مشتمل مختلف قسم کی کتابیں اور رسائل شائع کیے اور قانون شراب بندی کو نافذ کرنے کے لیے اس نے چودہ سالوں میں جو خرچ برداشت کیے وہ پچیس کروڑ اشرفیوں (یا انگریزی سکہ میں پچیس کروڑ پاؤنڈ) سے کم نہیں۔ اس سلسلے میں اس نے تین سو آدمیوں کو جلاوطن کیا اور ترین لاکھ دو ہزار تین سو پینتیس آدمیوں کو جیل خانہ میں بند کیا اور اس سلسلے میں وصول کیے جانے والے جرمانہ کی رقم دس کروڑ ساٹھ لاکھ اشرفیوں (پاؤنڈ) تک پہنچ گئی اور اس سلسلے میں مجرمین کی ضبط کردہ ترقی والی رقوم چالیس کروڑ چالیس لاکھ اشرفیوں کو پہنچتی ہے۔ ان سب کے باوجود امریکی قوم کی شراب کے ساتھ شیفتگی وفریفتگی اور سرکاری قانون کی مخالفت بڑھتی ہی گئی حتیٰ کہ حکومت امریکہ ۱۹۳۳ء میں اس قانون کو ختم کرنے اور شراب پینے کی مطلق اجازت دینے پر مجبور ہو گئی۔" (تنقیحات للمودودی)

اتنی بڑی کوشش کے باوجود امریکا اپنے مقصد میں ناکام وعاجز رہا مگر اسلام جس نے افراد کی تربیت دین کی بنیاد پر کی اور دلوں میں ایمان بالحق کا پودا لگایا اور ضمیر کو صالح تعلیمات اور اسوہ حسنہ کے ذریعہ بیدار کیا اسے اس سلسلہ میں کوئی خاص ضرورت پیش نہیں آئی۔ صرف ایک کلمہ تھا جو اللہ کی طرف سے صادر ہوا اور لوگوں نے پوری طرح قبول کر لیا۔ بخاری ومسلم نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ :

قال ما كان لنا خمر غير فضيخكم هذا الذي يسمونه الفضيخ انى لقائم اسقى اباطلحة وابا ايوب ورجالا من اصحاب النبي صلى الله

علیہ وسلم فی بیتنا اذجاء رجل فقال ھل بلغکم الخبر؟ فقلنا لا فقال ان الخمر قد حرمت فقال یا انس ارق ھذہ القلال قال فما سالوا عنھا ولا راجعوھا بعد خبر الرجل وقال عمر عند ما نزلت آیۃ المائدۃ انتھینا انتھینا وھکذا یصنع الایمان باھلہ۔

فرمایا ہمارے پاس تمہارے اس فضیخ (کھجور کی شراب) کے علاوہ کوئی شراب نہ تھی جسے لوگ فضیخ کہتے تھے میں کھڑا ہوا ابوطلحہ اور ابوایوب انصاری اور دوسرے اصحابِ رسول کو شراب اپنے گھر پلا رہا تھا اچانک ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ کیا تمہیں خبر نہیں ملی ہے؟ ہم نے کہا نہیں تو اس نے کہا شراب حرام کر دی گئی ہے۔ ابوطلحہ نے فرمایا اے انس! ان مشکوں کو انڈیل دو۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں اس شخص کی اطلاع کے بعد صحابہ نے نہ سوال کیا اور نہ مراجعت کی۔ اور جس وقت آیت مائدہ نازل ہوئی اس وقت عمرؓ نے فرمایا ہم باز رہے ہم باز رہے اس طرح ایمان اہل ایمان کی تربیت کرتا ہے۔

شراب کی مذمّت میں شعرائے کے بعض کلام

ابوعلی قالی نے کہا:

رأیت النبیذ یذل العزیز　　ویکسو التقی النقی اتساخا

میں نے دیکھا کہ نبیذ (شراب) عزت والے کو ذلیل اور متقی و پاک شخص کو گندہ کر ڈالتی ہے۔

فھبنی عذرت الفتی جاھلا　　فما العذر فیہ اذا المرء شاخا

میں نوجوانوں کے متعلق جہالت کا عذر مان لیتا ہوں مگر جب آدمی بڈھا ہو جائے تو اسے کون سا عذر رہ جاتا ہے۔

یزید بن محمد مہلبی نے کہا:

لعمرک ما یخفی علی الناس شرھا　　وان کان فیھا لذۃ ورخاء

تمہارے جیون کی قسم لوگوں پر اس کا شر مخفی نہیں اگرچہ اس کے اندر لذت ونشاط ہے۔

مرارًا تریک الغی رشدًا وتارۃ　　تخیل ان المحسنین اساءوا

یہ لیا اوقات تم کو باور و محسوس کراتی ہے کہ ضلالت و گمراہی ہی ہدایت ہے اور کسی کسی وقت یہ خیال پیدا کرتی ہے کہ اچھے لوگوں نے بُرے کام کیے ہیں۔

وان الصديق الماحض الود مبغض — وان مديح المادحين هجاء

دور شراب یہ تصور بھی پیدا کرتی ہے کہ خالص دوست دشمن ہے اور تعریف کرنے والوں کی تعریف ہجو ہے۔

وجربت اخوان النبيذ فقلما — يدوم لاخوان النبيذ اخاء

میں نے نبیذ (شراب) کے دلدادہ لوگوں کو آزمایا ہے ان کے مابین اخوت بہت کم قائم رہ پاتی ہے

ابن الرومی نے کہا:

مودة اخوان النبيذ سلافة — يبولونها عند انقضاء المجالس

شرابیوں کی دوستی شراب ہے جس کو مجلس کے اختتام کے بعد پیشاب کر کے خارج کر دیتے ہیں

فحينا تراهم اهل الف واثرة — وحينا تراهم بهم حرب داحس

کبھی ان میں محبت و الفت دیکھو گے اور کبھی ان کو سخت جنگ و جدال کرتے پاؤ گے۔

فاما اذا ناديتهم لملمة — فنادى التصاوير التى فى الكنائس

اگر تم انھیں کسی مصیبت کے وقت پکارو تو بہتر ہے کہ ان تصویروں کو آواز دو جو کنیسہ میں ہوتی ہیں۔

حریری نے کہا:

نهانى الشيب عما فيه افراجى — فكيف اجمع فيه الراح والراح

مجھے بڑھاپے نے ان چیزوں سے منع کر دیا جس میں میرے لیے خوشی ہے تو بھلا میں شراب و نشاط کیسے جمع کروں۔

وهل يجوز اصطباحى من معتقه — قد انار مشيب الراس اصباحى

کیا شراب نوشی میرے لیے جائز ہے جب کہ میرے بالوں کو بڑھاپے نے سفید کر دیا ہے

آليت لاخامرتنى الخمر ماعلقت

اور میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ شراب مجھ سے کسی صورت میں بھی ملاقات نہ کر سکے گی۔

بعض شعراء نے کہا:

"روحی بجسمی والفاظی بافصاحی"
أری کل قوم یحفظون حریمهم"

میری روح کا تعلق جسم سے ہے اور الفاظ کا میری فصاحت سے
میں ہر قوم کو اپنے حریم کی حفاظت کرتے ہوئے پاتا ہوں۔

ولیس لاصحاب النبیذ حریم"
اخاهم مادارت الکأس بینهم

لیکن شرابیوں کے لیے کوئی حریم نہیں۔
ان کی دوستی اس وقت کے لیے ہے جب تک دورِ جام چلے

" وکلهم رث الحبال سؤم "
اذا جئتهم حیوك الفا ورحبوا

سب کے سب بوسیدہ رسی والے اور طول خاطر ہیں یعنی تمام شرابی خستہ حال ہیں۔
جب تم ان کے پاس آؤ گے وہ تمہیں ہزاروں سلام و مبارکبادی پیش کریں گے۔

وان غبت عنهم ساعة فذمیم
" فهذا ثنائی لم اقل بجهالة"

اور اگر تھوڑی دیر غائب ہو گئے تو مذموم ٹھہرو گے (مطلب یہ کہ سامنے تعریف کرتے ہیں اور پیٹھ پیچھے برائی بیان کرتے ہیں)

یہ تعریف میں نے انجانے میں نہیں کی ہے۔

" ولکننی بالفاسقین علیم "
بلکہ میں فاسقوں سے خوب واقف ہوں۔

مخدرات اور اس کی تجارت

معزز قارئین! آپ نے شراب کے جملہ انواع کی حرمت نص قرآنی اور صحیح وحسن احادیث کی روشنی میں ملاحظہ کی اور شرابی کے سلسلہ میں جو وعید وارد ہے اور نفس وعقل اور عزت ومال میں جو نقصان ہے اسے بھی معلوم کرلیا۔

اطبار نے جو اس کے نقصانات اور خصائل قبیحہ بیان کئے اور شعراء نے اس کی مذمت میں جو کچھ کہا اسے بھی آپ نے ملاحظہ کیا۔

آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس نے اسے حلال سمجھتے ہوئے پیا اس نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا۔ اگر توبہ کرلیا تو ٹھیک ہے ورنہ مرتد سمجھتے ہوئے قتل کردیا جائے گا۔ اور ملحد ومرتد کا حکم اس شخص پر جاری ہوگا۔

اور جس نے اس کو بغیر حلال سمجھے نوش کیا وہ فاسق ہے اس کی گواہی مردود ہے اس کے علاوہ جو تفاصیل گزریں انھیں بھی آپ نے جان لیا۔

آپ نے یہ بھی جان لیا کہ تمام نشہ آور اور مخدر چیزیں حرام ہونے میں شراب کے حکم میں ہیں۔ اس اجمال کے بعد اب آپ زیادہ وضاحت وتفصیل کے ساتھ مخدرات اور ان کی تجارت اور ان سے حاصل شدہ منافع کا حکم ملاحظہ فرمایئے۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ مشروبات کے علاوہ جو چیز بھی عقل کو زائل کردے جیسے بھنگ حشیش، ہیروین، افیون کو کالین اور دوسری مخدرات حرام ہیں اس لیے کہ ان کے اندر نشہ ہے۔

مسلم کی روایت ہے (جیساکہ اوپر ذکر ہوچکا ہے) کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

کل مسکر خمر وکل خمر حرام — ہر مسکر خمر (شراب) ہے اور ہر خمر (شراب) حرام ہے۔

صاحب فقہ السنۃ نے فرمایا:

مفتی مصر شیخ عبد المجید سلیم رحمۃ اللہ سے مواد مخدرہ کے سلسلہ میں شریعت کا حکم دریافت کیا گیا جو مندرجہ ذیل مسائل پر مشتمل تھا۔

۱۔ اشیاء مخدرہ کا استعمال۔

۲۔ اشیاء مخدرہ کی تجارت اور اس سے انتفاع کرنا۔

۳۔ خشخاش و حشیش کی زراعت بقصد بیع کرنا یا ان سے مادہ مخدرہ کو نکالنا خواہ استعمال کرنے کے لیے یا تجارت کے لیے۔

۴۔ ان ذرائع سے پیدا شدہ منافع حلال ہیں یا حرام۔

شیخ نے اس کے جواب میں فرمایا:

۱۔ موادِ مخدرہ کا استعمال:

ان اشیاء کی حرمت میں کوئی شک نہیں کرسکتا کیونکہ اس سے جسمانی نقصانات اور بہت سے دوسرے مفاسد پیدا ہوتے ہیں۔ یہ عقل کو فاسد اور جسم کو ہلاک کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ ان میں دوسری مضرتیں اور مفاسد بھی ہیں۔

یہ ممکن نہیں کہ شریعت ان چیزوں کے استعمال کی اجازت دے جب کہ اس نے ان اشیاء کو حرام قرار دیا ہے جن میں ان سے کم ضرر پایا جاتا ہے۔ اور اسی بنیاد پر بعض علمائے احناف نے فرمایا کہ "جس نے حشیش کو حلال کہا وہ زندیق و بدعتی ہے" یہ اس کے حرمت کے واضح ہونے پر دلیل ہے۔

اور اس بنا پر کہ ان اشیاء میں سے اکثر عقل کو ڈھانپ لیتی ہیں اور استعمال کرنے والے کو ایسی کیفیت اور لذت محسوس ہوتی ہے جو ان کے استعمال اور مداومت پر ابھارتی ہے۔ یہ بھی شراب اور مسکرات میں داخل ہیں جن کو اللہ نے اپنی کتاب عزیز

اور اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حرام قرار دیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اپنی کتاب "السیاسۃ الشرعیۃ" میں فرمایا جس کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

بلاشبہ حشیش حرام ہے اس کے استعمال کرنے والے پر حد جاری کی جائے گی۔ جیساکہ شارب خمر پر جاری کی جاتی ہے۔ اور شراب سے زیادہ بڑی ہے کیونکہ یہ عقل و مزاج کو فاسد کرتی اور ہیجڑے پن و دیوثی نیز دوسرے مفاسد پیدا کرتی ہے۔

ذکر الٰہی اور صلاۃ سے مانع ثابت ہوتی ہے۔

اللہ نے خمر و مسکرات کے متعلق جو حرمت نازل فرمائی ہے یہ لفظی و معنوی ہر اعتبار سے اس میں داخل ہے۔ [1]

پھر شیخ نے شراب و مسکرات کی تحریم کے سلسلہ میں مختلف حدیثیں ذکر کی ہیں مثلاً حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کل مسکر خمر و کل خمر حرام" ہر مسکر خمر (شراب) ہے اور ہر خمر (شراب) حرام ہے۔

اور مثلاً یہ حدیث کہ:

ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام جس کا مقدار کثیر نشہ لائے اس کا قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

اس سلسلے میں بہت ساری مشہور احادیث ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جوامع الکلم عطا کئے گئے تھے آپ نے اپنے ان جامع الفاظ میں ان تمام اشیا کو جمع کر دیا

---

[1] شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ صحیح تو یہ ہے کہ شراب کی طرح یہ بھی مسکر ہے اس کے کھانیوالے کے اندر اس کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اس کا استعمال زیادہ کر دیتے ہیں برخلاف بھنگ وغیرہ کے شریعت کا اصول ہے کہ محرمات میں سے جس کی طرف نفس کا میلان ہو اور اشتہا پیدا ہو جیسے شراب و زنا تو اس کے اندر حد ہے اور جس طرف نفس کا میلان نہ ہو اور اشتہا پیدا نہ ہو مثلاً مردار کا کھانا تو اس میں تعزیر ہے اور حشیش ان اشیاء میں سے ہے جس کی طرف لوگوں کی اشتہا ہوتی ہے اور اسے ترک نہیں کر پاتے ہیں۔ جیسا کہ شیخ الاسلام

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

ہے جو عقل کو ڈھانپ لیں اور نشہ پیدا کریں۔ آپ نے ان کی مختلف قسموں کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا اور ماکول و مشروب کے فرق سے حرمت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ شراب سے سالن بھی بنا لیا جاتا ہے اور حشیش کو پانی میں گھول کر پیا جاتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ شراب کو لوگ کھاتے بھی ہیں پیتے بھی ہیں۔ اسی طرح حشیش کھائی بھی جاتی ہے اور پی بھی جاتی ہے اور یہ تمام شکلیں حرام ہیں۔

عصر نبوی اور ائمہ کرام کے دور کے بعد وجود میں آنا ان چیزوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عموم کلام میں داخل ہونے سے مانع نہیں ہوسکتا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مختلف قسم کی نشہ آور مشروبات وجود میں آتی ہیں اور وہ سب کتاب و سنت کے جامع کلام میں داخل ہیں۔ یعنی ان سب پر "کل مسکر حرام" کا حکم عام نافذ ہوگا۔

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے فتاویٰ میں ایک سے زیادہ بار مختلف جگہ پر اس سلسلہ میں گفتگو کی ہے جس کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

"یہ حشیش ملعونہ اور اس کے کھانے والے اور اسے حلال سمجھنے والے اللہ و رسول اور مومنین کے لیے باعث ناراضگی ہیں۔ حشیش، حشیش کے استعمال کرنے والے کو سزائے الٰہی کا مستحق بناتی ہے اور انسان کی طبیعت، اخلاق، عقل و دین کو ضرر پہنچاتی ہے اور مزاجوں کو بگاڑ دیتی ہے یہاں تک کہ اس کی بنا پر بہت سے لوگ مجنوں و پاگل ہو گئے کھانے والے کے اندر ذلت اور دناءت نفس کے علاوہ ایسی چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں جو شراب سے نہیں ہوتیں۔

اس کے اندر ایسے مفاسد ہیں جو خمر میں نہیں ہیں۔ بنابریں یہ بدرجۂ اولیٰ حرام

(بقیہ حاشیہ ص ۱۱۸ کا) نے اس کے کھانے والے پر حد کو واجب قرار دیا ہے اور حشیش صحیح طور سے نجس ہے۔
شیخ الاسلام نے فرمایا: جس نے اس کو حلال کیا اور یہ گمان کیا کہ یہ حلال ہے اس سے توبہ کرایا جائے گا۔ اگر توبہ کرے تو ٹھیک ہے ورنہ مرتد سمجھتے ہوئے قتل کر دیا جائے گا اور اس پر صلاۃ جنازہ بھی نہیں پڑھی جائے گی اور نہ مسلمانوں کی قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

ہو گی۔ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس کا سکر حرام ہے۔
جو شخص اس کو حلال قرار دے اور دعویٰ کرے کہ یہ حلال ہے ایسے شخص سے توبہ کرایا جائے گا اگر توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ اسے مرتد ہونے کی بناپر قتل کر دیا جائے گا۔ نہ تو اس پر صلاۃ جنازہ پڑھی جائے گی اور نہ ہی مسلمانوں کی قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔
اس کا مقدار قلیل بھی ان نصوص کی بناپر حرام ہے جو شراب و مسکرات کی حرمت پر دال ہیں۔"

علامہ ابن تیمیہؒ کے شاگرد علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے ان کی اتباع کرتے ہوئے زاد المعاد میں فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے:

"خمر کے اندر ہر مسکر شئے داخل ہے خواہ وہ سیال ہو یا جامد خواہ نچوڑا ہوا ہو یا مطبوخ۔ اس کے اندر لقمۂ فاسق و فاجرہ یعنی حشیش بھی داخل ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحیح و صریح نص سے ان کا خمر ہونا ثابت ہے۔
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خطاب و مراد کو امت میں سب سے زیادہ جانتے تھے۔ ان سے یہ ثابت ہے کہ خمر ہر وہ شئے ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔
بالفرض اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول ہر مسکر کو نہ شامل ہو تب بھی قیاس صحیح و صریح جس کے اندر اصل و فرع برابر ہیں ہر اعتبار سے مسکر کے جملہ انواع و اقسام کے یکساں اور برابر ہونے کا حکم لگاتا ہے۔
ایسی صورت میں انواع کے مابین تفریق کرنا ایسی دو چیزوں میں تفریق کرنے کے مترادف ہے جو ہر اعتبار سے متماثل ہوں۔
مشہور طبیب ابن بیطار کا بیان ہے کہ مصر کے اندر جو حشیش پائی جاتی ہے اس کے اندر بہت زیادہ سکر پایا جاتا ہے جب کہ ایک یا دو درہم کی مقدار استعمال کی جائے اس کے قبائح بہت زیادہ ہیں۔ بعض علماء نے ۱۲۰ دینی و دنیوی قبائح کا شمار کرایا ہے۔
اور اسی طرح افیون کے اندر بھی بے شمار قبائح ہیں بلکہ افیون حشیش سے بھی بڑھ کر

ضرر رساں ہے۔ جب یہ بات واضح ہو چکی کہ نصوص کتاب وسنت حشیش کو بھی شامل ہیں۔ تو یہ افیون کو بھی شامل ہوں گے کیونکہ اس کے اندر حشیش سے زیادہ ضرر ہے اور یہ نصوص ان مخدرات کو بھی شامل ہوں گے جو اس وقت وجود میں آئی ہیں اور پہلے نہ تھیں اس کے اندر وہ جملہ مفاسد و مضرتیں موجود ہیں جو شراب میں ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔

یہ بات ممکن نہیں کہ شریعتِ اسلامیہ ان مخدرات میں سے کسی کو بھی مباح قرار دے جو شخص ان میں سے کسی کو حلال کہے وہ ان لوگوں کے زمرے میں ہے جو اللہ پر افتراء کرتے ہیں۔ اور بھلا شریعت اسلامیہ ان مخدّرات میں سے کسی چیز کو کیسے مباح قرار دے سکتی ہے جس کے اندر بے انتہا ضرر ہے جو امت کو انفرادی واجتماعی طور پر اور صحت نیز مادی وادبی اعتبار سے لاحق ہوتا ہے جبکہ شریعت اسلامیہ کی بنیاد خالص یا غالب مصلحت کے حصول اور مفاسد و مضار کے دفع پر قائم ہے۔

جس مالک حقیقی نے شراب کی قلیل وکثیر ہر مقدار کو اس بنا پر حرام قرار دے دیا کہ اس کے اندر فساد ہے اور مقدار قلیل کثیر کا داعی ہے وہ مخدرات کو مباح کیسے قرار دے گا۔ جب کہ ان مخدّرات کے اندر یہ مفاسد موجود ہیں بلکہ شراب سے زیادہ یہ بدن وعقل اور دین واخلاق اور مزاج کے لیے ضرر رساں ہیں۔

ایسی بات وہی شخص کہہ سکتا ہے جو دینِ اسلامی سے جاہل اور ملحد و گمراہ ہو، مخدّرات کا استعمال جس طریقے سے بھی ہو حرام ہے خواہ کھا کر ہو یا پی کر، سونگھ کر ہو یا حقنہ کے ذریعہ[1]

---

[1] علامہ ابن حجر ہیثمی نے فرمایا: یہ معلوم ہونا چاہیے کہ حشیش معروفہ بھی شراب کی طرح حرام ہے۔ علماء کی ایک جماعت کے قول کے مطابق اس پر حد جاری کی جائے گی جیسا کہ شرابی پر جاری کی جاتی ہے اور یہ اس اعتبار سے شراب سے بھی زیادہ خراب ہے کہ وہ عقل ومزاج کو اتنی بُری طرح فاسد کر دیتی ہے کہ اس کا عادی ہجڑاپن اور دیوثی جیسی قبیح و عجیب وغریب خصائل کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر انسانیت نام کی کوئی شئے باقی نہیں رہتی۔

اس کی طبیعت میں خنوثت یعنی ہجڑاپن اور نسوانیت اور عورتوں سے بڑھ کر بُری طبیعت کی طرف

بقیہ ص۱۲۲

سوال نمبر۲: مواد مخدرہ کی تجارت اور اسے تجارتی منافع کا وسیلہ بنانے کا مسئلہ؟

اس کے جواب میں شیخ عبدالمجید نے فرمایا کہ:

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں تحریم خمر کے متعلق وارد ہیں۔[1] جواب اول سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ اسم خمر مخدرات کو بھی شامل ہے تو ایسی صورت میں بیع خمر کی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۱ کا)

طرف میلان اور بیوی بچوں کے معاملات میں دیوثی کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اسی طرح بھنگ، افیون وغیرہ مخدرات و مسکرات کے استعمال کرنے والوں کے عادات واخلاق بھی ہوتے ہیں۔ اس قول کو کہ اس شخص پر حد جاری کی جائے گی۔ اس سے تقویت ملتی ہے کہ ان کا کھانے والا شراب کی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر نشہ میں مست ہو جاتا ہے اور ان کی اشتہا پیدا ہوتی ہے۔ وہ ان پر صبر کرنے پر قادر نہیں ہوتا۔ اور یہ چیزیں ذکر الٰہی نیز صلاۃ سے مانع ثابت ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ ان کے اندر اور دوسری برائیاں ہیں۔ بہر حال یہ خمر و مسکرات کے ضمن میں لفظی و معنوی ہر اعتبار سے آتی ہیں جنھیں اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔

(تلخیص فتاوی کبری)

علامہ ابن حجر نے حشیش اور دوسری مخدرات کے استعمال کو شراب کی طرح کبیرہ گناہ قرار دیا ہے علماء متقدمین نے محض اس لیے اس کا ذکر نہیں فرمایا کہ ان کے دور میں یہ چیزیں نہیں تھیں۔ ان کا وجود اس وقت ہوا جب تاتاری اسلامی ممالک میں داخل ہوئے۔

شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

فآکلها وزاعمها حلالا　　فتلك على الشقي مصيبتان

اس شعر کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ان مسکرات و مخدرات کو کھانے والے اور انھیں حلال سمجھنے والے دو دو مصیبتوں میں گرفتار ہیں۔ ایک ان حرام چیزوں کے کھانے سے پیدا ہونے والی مضرتیں اور حرام خوری کے گناہ دوسری حرام چیزوں کے حلال سمجھنے کا گناہ اور اس پر مرتب ہونے والی دنیوی و اخروی سزائیں۔

[1] ان میں سے اکثر گزر چکی ہیں جیسے یہ حدیث ان اللہ حرم بیع الخمر... الحدیث۔ اللہ نے شراب کی تجارت حرام کر دی ہے۔

تحریم بیع مخدرات کو بھی شامل ہوگی۔ اسی طرح اللہ کی حرام کردہ اشیا کی بیع کی حرمت کے متعلق وارد شدہ نصوص مخدرات کی بیع کی حرمت پر بھی دال ہیں۔

اب ان مخدرات کی تجارت اور انھیں تجارتی نفع خوری کا ذریعہ بنانے کی حرمت پوری طرح واضح ہوگئی چہ جائیکہ اس کے اندر معصیت پر تعاون پایا جاتا ہے جس کی حرمت میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ قرآن اس کی حرمت پر دال ہے۔

"وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ تقویٰ اور بھلائی پر باہم ایک دوسرے کا تعاون کرو اور گناہ وسرکشی میں دوسرے کے معاون نہ بنو۔

بنابریں جمہور فقہا کا اختیار کردہ یہ مذہب حق ہے کہ انگور کا رس اس شخص سے فروخت کرنا حرام ہے جو اس سے شراب تیار کرتا ہے اور یہ بیع باطل ہے کیوں کہ اس میں معصیت پر تعاون ہے۔

سوال نمبر ۳۔ کیا بیع کی غرض سے خشخاش اور حشیش کی زراعت اور استعمال یا زراعت کے لیے مادۂ مخدرہ کا حصول جائز ہے؟

جواب: مادہ مخدرہ کے حصول کی غرض سے حشیش وافیون کی زراعت کرنی حرام ہے خواہ مادۂ مخدرہ کو استعمال کرنے کے لیے حاصل کیا جائے یا تجارت کی غرض سے۔ یہ مختلف وجوہ سے حرام ہے۔

۱۔ حدیث میں اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو ابوداؤد وغیرہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

" ان من حبس العنب أيام القطاف حتى يبيعه ممن يتخذه خمرا فقد تقحم النار: جس نے انگور کو اس کے توڑنے کے موسم میں روک لیا تاکہ اس شخص سے فروخت کرے جو اس سے شراب تیار کرے تو جہنم میں داخل ہوگیا۔

یہ حدیث بطور دلالت النص اس بات پر دال ہے کہ حشیش وافیون کی زراعت مذکورہ اغراض کے لیے حرام ہے۔

۲۔ یہ معصیت میں تعاون ہے یعنی مخدرات کا استعمال یا تجارت اور لعات

علی المعصیۃ معصیت ہے۔

۳۔ ان مقاصد کے لیے زراعت کی صورت میں گویا کسان لوگوں کے استعمال و تجارت کے ساتھ رضامند ہے اور رضا بالمعصیۃ معصیت ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان پر واجب ہے کہ وہ منکر کو ہاتھ سے مٹا دے یا زبان سے روک دے اور نہ ہوسکے تو دل میں بُرا جانے نہ کہ منکر پر تعاون کرے۔

اور حشیش وافیون اور دوسری مخدرات کی زراعت و استعمال سے بڑھ کر اور کون سا منکر ہوسکتا ہے۔ ؎

سوال نمبر ۴: کیا اس طریقے سے پیدا شدہ منافع جائز ہیں؟

بیان سابق سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ ان مخدرات کی بیع حرام ہے اور جب بیع حرام ہوگی تو اس سے حاصل شدہ منافع وقیمت بھی حرام ہوگی۔ اولاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ" تم ایک دوسرے کا مال آپس میں باطل طریقہ سے نہ کھاؤ۔

یعنی دوسرے کا مال باطل طریقہ سے نہ لو اور یہ دو طریقہ سے ہوگا۔

۱۔ کسی کے مال کو ظلم، چوری، خیانت، غصب وغیرہ کے ذریعے لے لیا جائے۔

۲۔ ممنوع طریقے سے لیا جائے جیسے جُوا یا عقد حرام کے ذریعہ یا اس شئے کی بیع کے ذریعہ جس کو اللہ نے حرام کر دیا ہے، جیسے شراب و مخدرات مذکورہ

؎ حشیش وافیون کی زراعت کی طرح تمباکو کی زراعت بھی حرام ہے کیوں کہ اس کی زراعت بھی معصیت ہے۔ یعنی یہ تمباکو کے استعمال و تجارت کے ساتھ تعاون ہے اور معصیت کے ساتھ تعاون بھی معصیت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وتعاونوا علی البر والتقوٰی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان" تقویٰ و بھلائی پر ایک دوسرے کا تعاون کرو۔ گناہ و سرکشی میں ایک دوسرے کے معاون نہ ہو۔

یہ سب حرام ہیں اگرچہ صاحب مال کی رضامندی سے ہوں۔

ثانیاً: جو احادیث اس شئے کی قیمت کی تحریم کے سلسلے میں وارد ہیں جس سے انتفاع کو اللہ نے حرام کر دیا ہے ان کے مطابق بھی مخدرات حرام ہیں۔ جیسے اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"ان اللہ اذا حرم شیئاً حرم ثمنہ" یعنی اللہ جب کسی شئے کو حرام قرار دیتا ہے تو اس کی قیمت کو حرام کر دیتا ہے۔

اس حدیث کو ابن عباسؓ سے ابن ابی شیبہ نے نقل کیا۔

اور جب اس کی قیمت حرام ہے تو اس سے پیدا شدہ منافع بھی حرام ہے، اس کا صدقہ کرنا بھی حرام اور اس کو قربت الٰہی کے راستے میں خرچ کرنا بھی حرام۔ کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من کسب مالا حراما فتصدق بہ لم یکن لہ اجر وکان اصرہ علیہ"

یعنی جس نے مال حرام کمایا اور اس نے اس کو صدقہ کر دیا اسے کوئی اجر نہیں ملے گا بلکہ اسکا بوجھ یعنی گناہ و سزا اس پر ہو گا۔

(ملخصاً)

مخدرات کی تاثیر و نقصانات

علامہ اسمٰعیل خطیب نے فرمایا:

مخدرات کے عادی ہونے کا لازمی نتیجہ صحت کی خرابی، بشری قویٰ کی بربادی اور اخلاقی جرائم کا ارتکاب اور اخلاقی قدروں سے دوری ہے۔ اور مزید یہ کہ اس کا انضمام اور اٹھنا بیٹھنا ایسے لوگوں کے ساتھ ہو جاتا ہے جو کلی یا جزوی طور پر ادبی و اخلاقی معیار میں اس سے مختلف ہوتے ہیں۔

صحت سے متعلق نقصانات و مضرات کے ساتھ ساتھ مخدرات کے اجتماعی (معاشرتی) واقتصادی و اخلاقی نقصانات بھی ہیں۔ ان کا عادی اپنے خاندان کے لوگوں کو بھوک اور محرومی کے رحم و کرم پر چھوڑ کر کھانے اور غذائی اشیاء کے بجائے مخدر چیزیں خریدتا ہے اور یہ وہ چیز ہے جو اس کی اولاد کو چوری اور جعل سازی پر آمادہ کرتی اور ان سے تمام دوسرے جرائم کا ارتکاب کرواتی ہے۔ اس کی بیوی روزی کے حصول کے لیے انحراف پر اتر آتی ہے۔ خواہ اس کی خاطر اسے عزت فروشی کرنی پڑے۔

اس کی عادت پڑ جانے پر اقتصادی نقصانات بھی مرتب ہوتے ہیں جس سے وطن و ملک متاثر ہوتا ہے کیوں کہ یہ عادی شخص کی قوت انتاج (پیداوار) کو کم کر دیتی ہے جس کی وجہ سے حکومت کے انتاج عام (عام پیداوار) میں کمی پیدا ہو جاتی ہے اور حکومت اپنے عمرانی و صنعتی منصوبات میں مال کی شدید ضرورت کے باوجود کروڑوں پاؤنڈ مخدرات سے پیدا شدہ مضر اثرات کا مقابلہ و خاتمہ کرنے میں صرف کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔

یہاں مخدرات کے بعض اضرار کی تفصیل پیش خدمت ہے:

نفسیاتی تاثیر

نفسیاتی طور پر مخدرات کے عادی انسان پر اس کی ایسی تاثیر مرتب ہوتی ہے جو اس کو اکثر اوقات ادراک حسی کے اضطراب اور اضطراب شعور و اضطراب تفکیر و اضطراب وجدان واحساس تعجب و تکان اور جنون کی حد کو پہنچا دیتی ہے۔

تاثیر صحی

اس موضوع پر بحث کرنے والے عام حضرات اس بات پر متفق ہیں کہ مخدرات سے پیدا ہونے والے دائمی جسمی نقصانات کا کوئی شمار نہیں اور حشیش کا استعمال زیادہ دنوں تک کرتے رہنے والوں پر صحت کے گرانے والے عوارض ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ جیسے نحافت، دُبلاپن، ضعف عام، چہرہ پر زردی و کالا پن اور قوت حیات میں کمی آجاتی ہے۔ امراض سے مدافعت کی قوت کمزور پڑجاتی ہے جس کی وجہ سے وہ امراض کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح وہ فضائی تغیرات کا احساس دوسروں کی بہ نسبت زیادہ کرتے ہیں۔ یعنی موسم کے بدلنے سے عموماً امراض وعوارض میں گرفتار ہوتے رہتے ہیں۔ مخدرات خصوصاً حشیش کی تاثیر یہ ہوتی ہے کہ جلد زرد اور خشک ہوجاتی ہے اور اکثر چھالے پڑجاتے ہیں۔ دانت گرنے لگتے ہیں۔ بال خشک ہوجاتے ہیں اور ان کی چمک ختم ہوجاتی ہے۔

عضو تنفس

اس موضوع پر بحث کرنے والے عام اہل علم متفق ہیں کہ زیادہ دنوں تک مخدرات کے استعمال سے آلۂ تنفس اور اس کی رگوں میں مختلف قسم کے امراض واضطرابات پیدا ہوجاتے ہیں۔ جن میں "ربو" (یعنی سانس پھولنا، دمہ وضیق النفس) اور التہاب اعضاً

لہ ایک بیماری ہے جو پھیپھڑے میں ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے (مترجم)

اہمیت کے حامل ہیں۔

محققین نے اس کی توضیح یوں کی ہے کہ حشیش کا سگریٹ زیادہ دنوں تک استعمال کرنے سے جس کے اندر کاربن اور دوسرے ہیجان پیدا کرنے والے مواد ہوتے ہیں وہ اعضاء ہوائیہ میں چپک جاتے ہیں اور اس جھلی میں ہیجان پیدا کر دیتے ہیں جو ان اعضاء کو ڈھانپتی ہے اور آخر کار افرازات (خارج ہونے والے مواد) میں زیادتی ہو جاتی ہے جس کا آخری نتیجہ دائمی التہاب ریۂ (نمونیہ) ہو جاتا ہے۔ اور یہ بات بھی متحقق ہے کہ اس سے حلق کے اندر دائمی زخم ہو جاتا ہے اور التہاب حلق لاحق ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے کلام میں صعوبت اور آواز میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ بات بھی تحقیق سے ثابت ہے کہ دوسروں کی بہ نسبت اس کے عادی سِل (تپ دق، ٹی بی) کی بیماری کے زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے پھیپھڑوں کی خرابی ہوتی ہے نیز اس کا عادی فقر و محتاجی و معاشی بدحالی و غذائی پریشانی اور گھریلو الجھن کا شکار ہو جاتا ہے۔

مخدرات اور جرائم

جرائم سے مخدرات کے ربط و تعلق کے موضوع پر متعدد تحقیقات و مباحث موجود ہیں۔ ان تحقیقات و مباحث میں سے بعض سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ مخدرات کے استعمال و جرائم کے ارتکاب کے درمیان بلا واسطہ براہِ راست ربط و تعلق ہے اور بعض سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں کے درمیان ربط و تعلق بالواسطہ قائم ہے۔

"اثینا" میں مجرمین کی دیکھ بھال کرنے والے محکمہ کے مدیر پروفیسر جارڈ مکاس کی صدارت و نگرانی میں ۱۳۷۹ افراد کے حالات کی ریسرچ و تحقیق کا کام ایک خاص شعبہ نے انجام دیا جو مخدرات کے استعمال کے سبب گرفتار ہو کر آئے تھے یا جیل خانہ میں بند کر دیئے گئے تھے تاکہ معلوم کیا جائے کہ ان سے جرائم کا ارتکاب کرانے میں ان مخدرات کا کتنا اثر اور ہاتھ ہے۔ اس ریسرچ اور تحقیق سے یہ نتیجہ نکلا کہ:

حشیش کی دائمی عادت ارتکاب جرائم کا سبب ہوتی ہے۔ یہ آدمی کی شخصیت کو

سست کر دیتی ہے اور اسے غیر مستقل بنا دیتی ہے جس کا آخری نتیجہ چوری اور آوارگی ہے اسی طرح یہ آدمی کو سخت مزاج، بہت جلد جذبات میں آجانے والا، بہت شکی، خوف زدہ اور بزدل بنا دیتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں اس کے اندر سرکشی و شرارت پیدا ہوتی ہے۔ بنابریں یہ لوگ سرکشی کے جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ مخدرات کی عجیب وغریب تاثیر میں سے یہ حکایت بھی منقول ہے کہ فلوریڈا کا ایک ۱۹ سالہ امریکی نوجوان حسنِ اخلاق وسنجیدگی میں مشہور تھا مگر حشیش نوشی کے نتیجہ میں اس نے اچانک کلہاڑی اٹھا کر اپنے خاندان پر حملہ کر دیا۔ پھر اس نے اپنے باپ اور تین بھائیوں کو قتل کر ڈالا۔ اتنا سب کر ڈالنے کے باوجود وہ اپنے اس جرم کے بارے میں کچھ نہ بتلا سکا۔ اس کے جوابات صرف اس بات تک محدود تھے کہ اس نے ایک خوفناک خواب دیکھا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ کچھ لوگ اس پر حملہ کر کے اس کا بازو کاٹنے کی کوشش کر رہے تھے۔

مخدرات کی تاثیروں میں سے ایک تاثیر یہ بھی ہے کہ ان کے عادی شخص کو ایسی قوت تخیل حاصل ہوتی ہے کہ وہ اپنے ناکردہ عمل کو بھی اپنا کیا ہوا کام سمجھ بیٹھتا ہے حتیٰ کہ وہ نیند میں دیکھے ہوئے خوابوں اور بیداری میں کیے ہوئے کاموں کے درمیان فرق وامتیاز نہیں کر پاتا۔

مخدرات سے پیدا شدہ عجیب وغریب تخیلات میں سے ایک عجیب وغریب تخیل یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک نوجوان کو اپنے سوتیلے باپ سے موافقت نہیں تھی لیکن وہ حسن کردار کا مالک تھا۔ ایک رات اس کے ایک دوست نے اس کو حشیش کے پانچ سگریٹ پیش کیے۔ جنھیں پینے کے بعد یہ شخص پیرس کی سڑکوں پر سرگشتگی وحیرانی کی حالت میں نکل کھڑا ہوا حتیٰ کہ جب تھک کر چور ہو گیا تو وہ ایک ہوٹل میں سو رہا۔ اور جب صبح ہوئی تو وہ اپنے آپ کو یہ کہتے ہوئے پولیس کے حوالے کرنے لگا کہ میں نے اپنے سوتیلے باپ کو قتل کر دیا ہے۔ لیکن لوگوں نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ اس نے سوتیلے باپ کو قتل نہیں کیا اور نہ اس طرح کی کوئی بات کی جو اسے پولیس کے حوالے کرنے کی موجب ہو۔

اشاعتِ مخدّرات کے اسباب

۱۔ استعمار :

جس وقت برطانیہ کا ہندوستان پر قبضہ ہوا اس وقت ایسٹ انڈیا کمپنی (ہندوستان کے شہر کلکتہ میں برطانوی تاجروں کی قائم کردہ پہلی تجارتی کمپنی تھی جو رفتہ رفتہ پورے ہندوستان پر قابض ہو گئی) نے ہندوستان کے زراعتی فارموں پر چائے اور افیون کی کاشت کاری کرنی شروع کر دی اور ان دونوں چیزوں کو کمپنی پوری دنیا خصوصاً چین میں برآمد اور سپلائی کرنے لگی۔ چونکہ برطانیہ کی سیاست یہ تھی کہ عربی اور اسلامی ممالک کو محتاج اور کمزور بنا دیا جائے تاکہ وہ استعمار کا مقابلہ نہ کر سکیں۔ اس لیے ہندوستان کی طرح اس نے فلسطین میں بھی حشیش و افیون کی زراعت شروع کر دی اور ان دونوں تباہ کن امراض یعنی حشیش و افیون کی سپلائی پورے عالم عرب خصوصاً مصر کو ہونے لگی۔ برطانوی مندوب کے تدخل (اثر انداز ہونے) کے سبب کوئی عربی حکومت مؤثر و مضبوط طریقہ پر ان مخدرات کے دخول کو نہیں روک سکی۔ چین اور دوسرے مستعمرات کی طرف ایرانی افیون کی سپلائی کے دروازے کھل گئے۔ فلسطین سے برطانوی انخلاء کے بعد اسرائیل نے پوری طرح اس کی نیابت کی۔ اسرائیل نے ان وبائی چیزوں یعنی مخدرات کی سپلائی عرب ممالک خصوصاً مصر کی طرف جاری رکھی تاکہ صحت اور معنوی اعتبار سے عربی قوم کو چکنا چور و برباد کر دیا جائے نیز عربی ممالک کی معیشت و اقتصاد کو گرا کر اسرائیلی معیشت کو بلند کر دیا جائے حتیٰ کہ کہا جاتا ہے کہ عربی ممالک کی طرف مخدرات کی سپلائی سے اسرائیل کی آمدنی چھیالیس ملیون اشرفی یا بلفظ دیگر پایں

کروڑ سات لاکھ پونڈ ہے۔

۲۔ بہت سے مدعیانِ اسلام کے اندر دینی پہلو کا کمزور پڑ جانا۔

۳۔ مسلم حکومتوں اور علماء کا دعوت وارشاد اور مخدرات کے اضرار اور مخدرات کی ترویج وسپلائی میں استعماری مقاصد کے بیان میں سستی وغفلت۔

۴۔ جنس مخدرات:

بعض لوگوں کا اعتقاد ہے کہ مخدرات تھکاوٹ کو زائل کرنے والی اور مقوی ہوتی ہیں۔ مگر یہ غلط اعتقاد ہے بلکہ یہ کمزور وبرباد کرنے والی اور بہت سے امراض پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔[1]

تنبیہ:

کئی بار یہ بات گزر چکی ہے کہ خمر (شراب) وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے اور زائل کردے۔ اس کے تحت وہ تمام قسم کی شرابیں آجاتی ہیں جن کا وجود دورِ رسالت کے بعد ہوا یا آئندہ ہوگا۔ اور یہ ان تمام مخدرات کو بھی شامل ہے جن کا ذکر ہوا ہے۔

افرنگی عطر بھی شراب ہی کے حکم میں ہیں کیونکہ ان کے اندر بھی سکر (نشہ) پایا جاتا ہے اور یہ عطر واضح طور پر نقصان دہ اور ہلاکت خیز ہوتے ہیں۔

بہت سے لوگ جن کے ایمان میں ضعف وکمی ہے وہ ان عطروں کے فتنہ میں مبتلا ہیں۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ یہاں اس مضمون کو درج کردوں جسے ڈاکٹر حجر بن احمد حجر نے تحریر کیا ہے۔ قارئین کی خدمت میں یہ مضمون پیش کیا جارہا ہے امید کہ پڑھنے اور سننے والوں کے لیے نصیحت اور حدود محرمات کو تجاوز کرنے والوں کے لیے باعث زجر وتوبیخ ہوگا۔

افرنگی عطر

"کولونیا" اور اکثر افرنگی عطروں میں الکحل کے مواد کی بہت بڑی مقدار بقیہ مرکبات کے

---

[1] کتاب المسکرات بین الشرائع السماویۃ والقوانین الجنائیۃ۔ تلخیص وزیادتی کے ساتھ۔

ساتھ مخلوط ہو کر شامل ہوتی ہے۔ الکحل کے مواد بہت سارے ہیں اور ان کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ان میں سے دو قسمیں زیادہ اہم ہیں۔

۱۔ الکحل ایثلی: یہ الکحل کا وہ مادہ ہے جو شراب اور نبیذ میں رہتا ہے۔

۲۔ الکحل میثلی: (روحِ خشب) وہ مادہ جو عطر اور دوسری مصنوعات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض قسم کے عطر مذکورہ دونوں قسموں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ روح خشب سب سے سستا ہوتا ہے لیکن زندگی کے لیے بہت خطرناک ہوتا ہے۔ وہ پینے والے کو موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے۔ کیونکہ وہ کافی مقدار میں ہی پینے سے نشہ لاتا ہے جس کی وجہ سے اچانک غیبوبت عقل کا سبب بن جاتا ہے اور عوارض نشہ کے ظاہر ہوئے بغیر موت کے گھاٹ تک پہنچا دیتا ہے۔ بلاشبہ روح خشب پینے والے کے لیے ایک زہریلا مادہ ہے۔ روح خشب کے زہریلے عوارض سردرد، چکر، سوزش اور قے، معدہ اور پیٹ میں تکالیف، ضیق تنفس، ضعف وغیرہ ہیں اور مادہ کے مشہور ترین مشکل مضرتوں میں سے یہ ہے کہ یہ آنکھ کے اندرونی خلیوں کو برباد کر دیتا ہے اور اندھا پن کا سبب بنتا ہے۔

تمباکو کا حکم

تمباکو تمام شہر و دیہات میں رائج ہے اور اکثر لوگ اس پر فریفتہ ہیں۔ یہ خبیث چیز ۱۰۰۰ھ ہجری کے بعد پیدا ہوئی۔ جس وقت وجود میں آئی اس وقت اکثر اہل علم اس کی حقیقت سے ناواقف تھے کہ وہ مسکر ہے یا مفتر۔ صحت کے لیے مضر ہے یا نہیں؟

اسی لیے علماء کا اس کی حرمت و کراہت کے مابین اختلاف ہے اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ جس کے لیے مضر ہو اس کے لیے حرام ہے اور جس کے لیے مضر نہ ہو اس پر حرام نہیں مگر جو بھی غور وفکر کرے گا اور استعمال کرنے والوں کے حالات کا استقرار کرے گا اور قدیم و معاصر علماء اور دور حاضر کے اطباء کے اقوال سے واقف ہو گا اس پر اس خبیث شے کی حقیقت واضح ہو جائے گی اور جان لے گا کہ اس کا استعمال حرام ہے جس طریقے سے بھی ہو خواہ حقہ و سگریٹ کے ذریعہ استعمال کرے یا اس کو سونگھے یا منہ میں رکھ کر تھوک دے کیونکہ یہ کبھی مفتر ہوتا ہے اور کبھی مسکر۔

بدن کے اندر اس کی مضرت رسانی اور استعمال کرنے والے کے جسم میں اضرار کا پیدا کرنا ثابت ہے آگے اس کا بیان آرہا ہے۔ تفصیل ملاحظہ کیجیے۔

اس کے اندر حرمت کے بہت سے وجوہ اور اسباب جمع ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے اس کی تحریم کا حکم لگانا صحیح ہے۔

۱۔ یہ خبیث ہے۔ طبع سلیم رکھنے والے اس کا شمار خبائث میں کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

لہ ہندوستانی لوگ اس کا وجود پہلے سے مانتے ہیں

نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان فرمائی:
"یُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ" (اعراف : ۱۵۷) لوگوں کے لیے پاکیزہ اشیاء کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔
یہ اپنی بدمزاجی اور کریہ بو کی بنا پر خبیث ہے۔
۲۔ اس گندی چیز کو خریدنے میں پیسے خرچ کرنا اسراف و فضول خرچی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
"وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا"۔[1] اسراف نہ کرو اسراف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔
طاعتِ خداوندی اور منفعت کے علاوہ کسی دوسرے کام میں پیسہ و مال خرچ کرنا تبذیر کہلاتا ہے۔ بھلا اس تمباکو میں کون سی طاعت و منفعت ہے؟۔ اور اگر فرض کر لیا جائے کہ اس کے اندر نفع ہے تو اس کے نقصانات نفع سے کئی گنا زیادہ ہیں اور جس کا ضرر نفع سے زیادہ ہو وہ حرام ہے۔
اللہ تعالیٰ نے مومن بندوں کی مختلف صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:
"وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَالِكَ قَوَامًا"۔[2] وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ بخالت بلکہ درمیانی راہ اختیار کرتے ہیں۔
۳۔ پہلی مرتبہ یا ایک مدت تک چھوڑنے کے بعد استعمال کرنے والوں کے لیے تمباکو مسکر (نشہ آور) ہے۔ یہ صفت اس کو حرام قرار دینے کے لیے کافی ہے۔ تحریم کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر استعمال کرنے والے کے لیے مسکر ہو۔
نقل متواتر سے اس کا مسکر ہونا ثابت ہے وہ اس طرح کہ اس کو بہت سے استعمال کرنے والے اپنی عقل کھو بیٹھے۔ بعض آگ میں جل کر مر گئے۔ بعض سمندر میں گر کر مر گئے۔ بعض کنویں میں گر کر ہلاک ہو گئے۔

---

[1] بنی اسرائیل ۱۷/۲۶-۲۷ [2] الفرقان ۲۵/۶۷

ان حقائق کا انکار مکابرہ ہی کرسکتا ہے۔

۴۔ تمباکو مفتر ہے۔[1]

مسکرات سے نہی کے متعلق بہت سی حدیثیں گزر چکی ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے:

نہی عن کل مسکر و مفتر" یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر مسکر و مفتر سے منع فرمایا۔

۵۔ تمباکو کی کریہہ بو ان لوگوں کو ایذا پہنچاتی ہے جو اسے استعمال نہیں کرسکتے خصوصاً صلاۃ کے مجمع میں بلکہ یہ ملائکہ مکرمین کو بھی ایذا پہنچاتی ہے۔

بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے:

"من اکل بصلا او ثوما فلیعتزلنا ولیعتزل مسجدنا ولیقعد فی بیتہ":

جو پیاز یا لہسن کھائے وہ ہم سے الگ رہے اور ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر بیٹھے۔

۶۔ معتبر اطباء کے بیان کے مطابق یہ صحت کے لیے مضر ہے اور ہر وہ شئے جو صحت کے لیے مضر ہو وہ حرام ہے۔

اس کے بعض جسمانی نقصانات ملاحظہ کریں:

۱۔ دل کو خراب کر دیتی ہے۔

۲۔ قوی کو کمزور کر دیتی ہے۔

۳۔ رنگ کو زرد کر دیتی ہے خصوصاً دانت کو۔

۴۔ بلغم و کھانسی پیدا کر دیتی ہے۔

۵۔ سینے کے ایسے امراض پیدا کرتی ہے جن سے شفایابی مشکل ہے۔

۶۔ قوتِ باہ کو کمزور کر دیتی ہے۔

۷۔ سل ریوی (تپ دق۔ ٹی بی) مرض قلب اور ہارٹ فیل ہو کر موت کا باعث ہوتا ہے۔

[1] اعضا کا ڈھیلا پڑ جانا اور ان میں وہن و انکسار کا آجانا "فتر" کہلاتا ہے

۸۔ فسادِ ذوق، بد ہضمی، قابلیتِ طعام کی قلت۔
۹۔ کریاتِ دم کی تخریب، دِل پر بُری تاثیر، حرکتِ قلب کے نظام میں تشویش۔

یہاں ہم قارئین کی معلومات میں اضافہ کی غرض سے اس کی مضرت کو بیان کر رہے ہیں جسے اس دور کے اکثر لوگوں نے تحریر کیا ہے۔ وہ یہ کہ سرطان ریۂ (پھیپھڑے کا کینسر) تدخین یعنی حقہ اور بیڑی و سگریٹ نوشی سے پیدا ہوتا ہے (بیڑی و سگریٹ عموماً تمباکو سے بنتے ہیں) اور حقہ نوشی چلم میں تمباکو پہ آگ رکھ کر کی جاتی ہے۔

ماہنامہ رسالہ دنیا العلم عدد ۹ جلد ۱ میں ہے کہ:

اب وقت آگیا ہے کہ تمام لوگ تدخین (حقہ و بیڑی و سگریٹ نوشی) وغیرہ کے خطرناک نقصانات سے واقف ہوں۔ یہ ردّی مادہ بڑے پیمانے پر موت اور پیچیدہ تکالیف و آلام کا موجب و سبب ہوتا ہے۔

بہت سے روشن خیال اور ذکی نوجوانوں کو تدخین (حقہ و بیڑی و سگریٹ نوشی وغیرہ) کے ضرر سے نجات دلانے کی خاطر اس کے خطرناک نتائج کی پوری شرح ضروری ہے جن میں سے کتنے لوگ اس موضوع پر کثرت گفتگو سے حیرت و تعجب میں پڑے ہوئے ہیں۔

رسالہ مذکور نے تدخین کے بارے میں طویل گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ:

"تدخین تباہ کن امراض پیدا کرتی ہے۔"

تدخین (حقہ و بیڑی و سگریٹ نوشی وغیرہ) سے پیدا ہونے والے بہت سارے دوسرے امراض کی فہرست میں یہ تباہ کن مرض یعنی کینسر چوٹی کا مرض ہے اور تدخین سے وہ امراض قلب بھی پیدا ہوتے ہیں جن کا سبب قلتِ دم ہے اور تدخین سے وہ امراض بھی ہوتے ہیں جن کا تعلق خون کی رگوں سے ہے۔

حاصل یہ کہ یہ سارے امراض تدخین کی بُری عادت سے پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ البتہ سرطان ریۂ (پھیپھڑے کے کینسر) کو تدخین سے بہت زیادہ تعلق و ربط ہے یعنی تدخین سے یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے اس بیماری یعنی کینسر (سرطان) کا وجود بہت ہی کم تھا۔ مگر موجودہ

صدی کی آخری تہائی میں یہ بیماری بڑے زوروں سے پھیلی۔ پہلے یہ مردوں کے اندر پھیلی بعد میں اس نے عورتوں کو دھر لیا۔

اس صدی کی پہلی دو تہائی میں سرطان ریہ کے سبب اموات بہ نسبت گزشتہ ادوار کے زیادہ ہوئیں۔ (دنیا العلم ملخصا)

شبہ کا ازالہ:

کہیں قارئین کو یہ شبہ نہ ہو کہ اس خبیث چیز پر تحریم کا حکم لگانے میں میں منفرد ہوں اس لیے مذاہب اربعہ کے بعض اہل علم کا ذکر کر دینا فائدہ سے خالی نہیں جنھوں نے اسے حرام قرار دیا ہے۔

شافعیہ:

تمباکو کے حرام ہونے کے اثبات میں شوافع میں سے علامہ ابن علان شارح ریاض الصالحین کے دو رسائل ہیں۔

شیخ عبدالرحیم الغزی، ابراہیم بن جمعان، ان کے شاگرد ابوبکر الاہدل القلیوبی، البجیری اور بہت سے دوسرے لوگ تحریم تمباکو کے قائل ہیں۔

مالکیہ:

علامہ کنون محشی شرح عبدالباقی علے مختصر خلیل نے طویل بحث کے بعد فرمایا:

اکثر متاخرین تمباکو کی ممانعت و تشدید پر قائم ہیں انھیں میں سے محقق عالم ابوزید سیدی عبدالرحمٰن الفاسی نے فرمایا۔

جس پر بلا جھجک اعتماد کرنا چاہئے اور اسی کے اندر دین و دنیا کی فلاح ہے اور تمام اسلامی ممالک میں اس کا اعلان و اشتہار کرنا واجب ہے کہ سگریٹ کا استعمال کرنا حرام ہے اس لیے کہ جو حضرات تمیز و تجربہ رکھتے ہیں انھوں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اس سے فتور، غشی اور بے حسی پیدا ہوتی ہے۔ یہ نشہ لانے میں شراب کی ابتدائی حالت کی شریک کار ہے۔

اور انھیں میں شیخ ابراہیم اللقانی، ان کے استاذ سالم السنہوری وغیرہ ہیں۔

حنفیہ :

تمباکو کی تحریم کے سلسلے میں شیخ محمد العینی کا ایک رسالہ ہے انھوں نے اس کی تحریم کو چار وجوہ سے ثابت کیا ہے۔ گزشتہ وجوہ واسباب میں ان کا ذکر آچکا ہے۔ اور شیخ محمد الخواجہ، عیسی الشہادی الحنفی، مکی بن فروخ، شیخ سعد البلخی المدنی، عمر بن احمد المصری الحنفی، ابوالسعود مفتی اسطنبول وغیرہ۔

حنابلہ :

حنابلہ کا اس تحریم پر اتفاق ہے اور شاذ قول کا کوئی اعتبار نہیں۔ یہاں تک کہ عوام میں یہ بات عام ہے کہ جو اس کو حرام کہے اس کو حنبلی وہابی کہتے ہیں کیونکہ ان کا گمان ہے کہ تمباکو کو صرف حنابلہ اور وہابی ہی حرام قرار دیتے ہیں۔

حالانکہ مذاہب اربعہ کے متبعین میں سے بہت سے لوگوں نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ اور اس کی تحریم میں کتابیں تالیف کی ہیں۔

دورِ حاضر میں بہت سے اخبار و مجلات میں اس سلسلہ میں بہت سے مباحث ہ مقالات شائع ہوئے اور مستقل رسالے تالیف کیے گئے اور جملہ مخدرات کو ختم کرنے کے لیے جمعیتیں تشکیل کی گئیں اور تمباکو بھی منجملہ مخدرات میں سے ہے۔

تدخین کی مضرتوں کے سلسلے میں ڈاکٹر حجر بن احمد حجر کا بہترین مقالہ ہے جس کا ذکر یہاں مناسب ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو صراطِ مستقیم کی ہدایت فرمائے۔ آمین

سگریٹ نوشی دیر میں ظاہر ہونے والی خودکشی ہے۔

ڈاکٹر حجر بن احمد حجر نے کہا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ :

۱۔ سگریٹ نیز دوسری چیزوں کے ساتھ "تدخین" کرنے والا اپنی عمر میں سے آٹھ سال سے لے کر بارہ سال تک ضائع کرتا ہے۔

۲۔ یہ شخص اپنے اس فعل میں ہر مرتبہ پندرہ سے لے کر اٹھارہ منٹ ضائع کرتا ہے۔

۳۔ یہ شخص اپنے اس فعل پر عمر بھر میں چالیس ہزار ریال تک خرچ کر ڈالتا ہے۔
۴۔ یہ فعل ایسے امراض و اموات کا سبب بنتا ہے جن سے نجات ممکن نہیں۔
۵۔ سرطان کینسر میں دس اور امراض قلب میں تیس فیصدی ان کا حصہ ہے۔
۶۔ سگریٹ نوشی وغیرہ کے سبب اموات بہ نسبت جنگ وبس حادثات کے زیادہ ہوتی ہیں۔
۷۔ سگریٹ پینے والے ننانوے فیصد انفسیا کے مریض ہوتے ہیں۔ انفسیا (ASTHMA) ایک بیماری ہے جس سے ضیق تنفس پیدا ہوتا ہے۔ اس بیماری کو اردو میں دمہ یا ضیق النفس کے لفظ سے تعبیر کرنا چاہیئے۔

ان علمی حقائق سے ہمارے لیے یہ بات واضح ہوگئی کہ "تدخین" سگریٹ نوشی وغیرہ کا نقصان انسانی صحت پر ڈائرکٹ پڑتا ہے۔ طبی تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے اس میں شک کی گنجائش نہیں کہ سگریٹ کی عادت صحت کے لیے سخت خطرناک ہوتی ہے اور مسلسل ریسرچ و تحقیقات نے یہ اکتشاف کیا ہے کہ سگریٹ کے اضرار (مضر اثرات) انسان کے تمام اعضاء جسمانی پر پڑتے ہیں اور اس کا خطرہ ہر عضو کو شامل ہوتا ہے۔

قبل ازیں کہ سگریٹ کے اضرار کی بحث شروع کریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سگریٹ پینے والوں کے دواعی و محرکات اولیہ کی طرف اشارہ کر دوں۔ سگریٹ نوشی بطور عادت تمام سگریٹ پینے والوں کے درمیان قدر مشترک کے طور پر پائی جاتی ہے مگر مداومت اور نفسیاتی افکار لوگوں کے درمیان ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ اسے بطور عادت پیتے ہیں مگر اکثر اوقات انھیں یہ پتہ نہیں رہتا ہے ان کے منہ میں سگریٹ ہے۔ اور اس سے کوئی نفسیاتی لذت نہیں پاتے ہیں اور بعض لوگ ایجابی طور پر (اگر تعبیر صحیح ہو) پینے والے ہوتے ہیں۔ انھیں اس سے لذت حاصل ہوتی ہے۔ بعض حالات میں لذت کو زیادہ کرنے کے لیے پیتے ہیں۔ نیز کھانے کے بعد راحت کے لیے اور بعض لوگ سلبی طور پر پینے والے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ سگریٹ کے اندر اعصاب کے لیے سکون تلاش کرتے ہیں۔ خاص طور سے انحلال و تھکاوٹ

اور خوف وشرمندگی وغیرہ کے وقت۔

سگریٹ کا عادی سگریٹ پینے کی سخت ضرورت اور شدید رغبت محسوس کرتا ہے حتی کہ بغیر سگریٹ کے اسے سکون نہیں ملتا باوجودیکہ سگریٹ کے اندر حقیقی لذت وفائدہ نہیں پایا۔

سگریٹ کیا ہے ؟

سگریٹ گیس ودھواں دار کیمیاوی مواد سے بنتا ہے جیسے تارکول، نیکوٹین، زہریلا کاربون آکسائڈ اور باریک ذرات اور دوسرے سخت مواد کے لاکھوں جزئیات۔ نیکوٹین کی بھاپ سگریٹ کے اندر زہریلے مادوں میں سب سے خطرناک ہوتی ہے اور بعض امراض کا اساسی سبب بنتی ہے۔ سگریٹ پینے والا جب آخر تک سگریٹ پی لے یا ایسا سگریٹ پیئے جس میں فلٹر ہو تو اس مادہ کا کافی مقدار حاصل کرلیتا ہے۔ درج ذیل حقائق بالاختصار سگریٹ کے اضرار (نقصانات) کو واضح کریں گے۔

سگریٹ نوشی اور پھیپھڑا :

یہ بات معروف ہے کہ سگریٹ کا دھواں جب پھیپھڑے سے گزرتا ہے تو نکوٹین جیسے ضرر رساں مادے کو پھیپھڑے کے پردے پر جما دیتا ہے خصوصًا ان مقامات پر جہاں ہوا کی بڑی نالیاں چھوٹی نالیوں کی طرف منقسم ہوتی ہیں (یہی وہ مقام ہے جہاں سرطان ریئہ اکثر ہوتا ہے) پھیپھڑے کے مشہور امراض جن کا سبب سگریٹ ہے یہ ہیں :

۱۔ انفیبا (ASTHMA) یہ وہ مرض ہے جو پھیپھڑے کی ترکیب کو برباد اور اس کی مطاطی مرونت کو مفقود کردیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے اندر ہوا رک جاتی ہے اور تدریجاً صعوبت تنفس کا سبب بن جاتا ہے۔

ایک ہزار سگریٹ نوشوں کا ان کی وفات کے بعد ریسرچ کیا گیا اور ان کے پھیپھڑے کو سگریٹ نہ استعمال کرنے والوں کے پھیپھڑے سے مقابلہ کیا گیا تو اس کی وفات

تقابلی ریسرچ سے یہ نتیجہ برآمد ہوا کہ جو حضرات روزانہ ایک سے انیس سگریٹ پی جاتے ہیں ان میں سے ستاسی فیصدی موت کے وقت انفیلا کے شکار ہو جاتے ہیں اور جو لوگ یومیہ بیس یا اس سے زائد سگریٹ پی لیتے ہیں وہ تقریباً ۹۷٫۹ فیصدی اس مرض کے شکار ہوتے ہیں جب کہ سگریٹ نہ استعمال کرنے والے دس فیصدی اس بیماری کے شکار ہوتے ہیں۔

۲۔ سرطان (وہ مرض جو خلیوں کے تحکم جسم سے خارج شکل میں بڑھ جانے سے پیدا ہوتا ہے) جوں جوں سگریٹ نوشی کی مدت اور یومیہ سگریٹ کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے سرطان کے لاحق ہونے کے خطرات بڑھتے جاتے ہیں۔

۴۸ کتوں کا تجرباتی ریسرچ ۸۵۸ دن تک سگریٹ نوشی کی تدریب کے بعد کیا گیا تو یہ نتیجہ برآمد کیا کہ:

ان میں سے ۲۸ تجربہ ختم ہونے سے پہلے مر گئے اور بقیہ تجربہ ختم ہونے کے بعد مر گئے اور جب ان کتوں کے پھیپھڑوں کی جانچ کی گئی تو ان میں سے بارہ پھیپھڑے سرطان یعنی کینسر کی بیماری میں مبتلا تھے۔

صرف پھیپھڑے ہی کے اندر سگریٹ نوشی سے سرطان نہیں پیدا ہوتا ہے بلکہ منہ حلق، مری (رگ) بنکریاس وغیرہ میں سرطان کا پیدا ہونا سگریٹ نوشی سے کافی متعلق ہے۔

سگریٹ اور دل:

سگریٹ نوشی خون کی رگوں میں تصلب اور امراض قلب کو زیادہ پیدا کرتی ہے۔

سگریٹ پینے والے بہ نسبت نہ پینے والوں کے امراض قلب میں ۳۲ فیصدی زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ سگریٹ نوشی دل کے لیے خطرناک عوامل میں سے ہے گرچہ زیادہ خطرناک نہیں۔ پھر بھی مواد دُہنیہ (چکنائی) کا کثرت استعمال اور جسمانی نشاط کی کمی دل کے لیے خطرناک ہے۔

دوسری بیماریاں:

بہت سی دوسری بیماریاں ہیں جن کے لیے سگریٹ یا تو سبب بنتا ہے یا ان میں زیادتی پیدا کر دیتا ہے ان امراض کو یہاں شمار نہیں کرایا جا سکتا مثلاً زخم معدہ اسقاط حمل، موت جنین، سگریٹ کی عادی عورت کے بچے کا خفیف الوزن ہونا، خون کی نالیوں کی بیماریاں، ضعف، ... الخ

حقائق سابقہ سگریٹ نوشی کے اضرار (مضرات) کی زیادتی کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔ سگریٹ نوشی دیر میں آنے والی خودکشی کے علاوہ کچھ نہیں۔

میں سگریٹ نہ پینے والوں کو اس بات کی ہمت افزائی کرتا ہوں کہ اس کا مشغلہ کبھی نہ اختیار کریں اور جو سگریٹ نوش ہیں انھیں اس بات کی ہمت افزائی کرتا ہوں کہ اس عادت کو جلد ترک کر دیں اور صاف و شفاف ہوا کو اپنے پھیپھڑے میں داخل ہونے دیں۔

حجر احمد حجر
طبیہ کالج کولورادو یونیورسٹی

قات[1] ایک نشہ آور پودا ہے

قات کے اضرار و نقصانات بہت زیادہ ہیں۔ شراب وجوا ہی کی طرح تقریباً یہ بھی مضر ہے۔ اس کے اضرار مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مال کی بربادی
۲۔ اوقات کی بربادی
۳۔ صحت پر ظلم
۴۔ نماز اور دوسری اہم واجبات سے بے توجہی۔
۵۔ قات کا عادی اولاد کو بھوک و پیاس میں چھوڑ کر قات کو خریدتا ہے۔
۶۔ نماز کی ادائیگی اور جماعت میں حاضری سے سستی برتتا ہے۔
۷۔ دانتوں کو برباد کر دیتا ہے۔
۸۔ قات سے بواسیر کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔
۹۔ قات شہوت طعام کو کمزور کر دیتی ہے۔
۱۰۔ ودی ٹپکنے لگتی ہے۔

---

[1] قات یمن اور افریقی ممالک میں پایا جانے والا ایک نشہ آور مسکر پودا ہے جیسے ہندوستان میں بھنگ اور چرس وغیرہ۔

۱۱۔ بسا اوقات ریڑھ کی ہڈی میں فساد اور منی میں کمزوری پیدا کرتی ہے اور بدن کو دبلا کر دیتی ہے۔ دائمی قبض اور مرض گردہ کا سبب بنتی ہے۔
قات استعمال کرنے والوں کی اولاد اکثر جسمانی اعتبار سے کمزور، صغیر الجسم، حقیر القامت، قلیل الدم ہوتی ہے اور مختلف خبیث امراض کا شکار ہوتی ہے۔ اللہ اس شاعر کا بھلا کرے جس نے قات کے بارے میں کہا ہے

ان رمت تعرف آفة الآفات
اگر تم سب سے بڑی آفت کو جاننا چاہتے ہو

فانظر الی ادمان مضغ القات
تو قات کے چبانے کی عادت کو دیکھو

القات قتل للمواهب والقوى
قات مواہب (صلاحیتوں) و قوی کو برباد کرنیوالی ہے

ومولد للهم والحسرات
اور غم اور حسرتیں پیدا کرنے والی ہے

ما القات الا فكرة مسمومة
"قات" صرف ایک زہریلی فکر ہے

ترمي النفوس باشنع النكبات
جو نفوس کو بدترین مصائب میں مبتلا کر دیتی ہے

ينساب في الاحشاء داء فاتكا
آنتوں میں مہلک بیماری پیدا کرتی ہے

ويعرض الاعصاب للصدمات
اور اعصاب کو حادثات کے حوالہ کر دیتی ہے

يذر العقول تتيه في اوهامها
عقلوں کو اوہام میں سرگرداں کر دیتی ہے

ویذیقها کأس الشقاء العاتی

اور اسے تباہ کن بدبختی کا جام پلاتی ہے

یمیت فی روح الشاب طموحہ

شباب (جوانی) کی امنگوں کو مردہ و پژمردہ کر ڈالتی ہے

ویذیب کل عزیمۃ وثبات

اور ہر عزیمت وثبات قدمی کو برباد کر دیتی ہے

یغتال عمر المرء مع اموالہ

مال کے ساتھ انسان کی عمر کو بھی چھین لیتی ہے

ویرید الوانا من النقمات

اور اسے مختلف قسم کے مصائب سے دوچار کرتی ہے

ھو للإرادۃ والفتوۃ قاتل

وہ (قات) قوت ارادی و جوانمردی کی قاتل ہے

ھو ماحق للاوجہ النضرات

اور چہروں کی تروتازگی کو مٹانے والی ہے

فاذا نظرت الی وجوہ ھواتہ

اگر تم عاشقان قات کے چہروں پر نظر ڈالو

ابصرت فیھا صفرۃ الاموات

تو تم ان میں موت کی زردی دیکھو گے

(اصلاح المجتمع)

اگر قات کے اندر صرف اسراف وتبذیر اور صحت پر ظلم ہی پایا جائے تو یہ اس کی قباحت کے لیے کافی ہے اور اس کی بنا پر اس پر تحریم کا حکم لگانا جائز ہے۔
ساتھ ہی ساتھ میں نے بہت سے لوگوں سے سنا ہے کہ یہ مفتر یعنی اعضاء و اعصاب میں بے حسی پیدا کرنے والی ہے۔

اور جب معاملہ ایسا ہے تو اس کے استعمال کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں کیونکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے:

"نہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر و مفتر": نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسکر و مفتر سے منع فرمایا۔

اور ساتھ ہی ساتھ بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ حشیش کے استعمال سے جو اضرار پیدا ہوتے ہیں وہ تمام کے تمام قات میں بھی موجود ہے۔ واللہ اعلم۔

قارئین کی خدمت میں بطور زائد قات کی مضرتوں کے سلسلے میں شیخ محمد بن سعید شیبانی کی تحقیق پیش کر رہا ہوں۔ انھوں نے بہت ہی بہترین بات تحریر کی ہے جو قابل ذکر ہے۔ موصوف شیخ شیبانی نے فرمایا:

قات کے اضرار (نقصانات) بہت ہی زیادہ ہیں انھیں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ ان میں سے بعض صحت سے متعلق ہیں اور بعض دینی و اجتماعی ہیں۔ شیخ بیجانی نے اپنی کتاب "اصلاح المجتمع" میں اس کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اسے ہم اختصار سے آپ کے سامنے رکھیں گے۔ فرمایا:

۱۔ مال کی بربادی:

یہ حقیقت ہے کہ قات کا عادی ناشتہ اور صبح و شام کے کھانے پر صرف تین ریال[1] خرچ کرتا ہے یعنی روزانہ سات آٹھ روپے مگر جب سرخی مائل سبز رنگ میں قات اس کے سامنے آتی ہے اور وہ اسے چھوتا ہے اور اس میں پیدا شدہ آواز کو سنتا ہے تو وہ ایک لحظہ میں دسیوں ریال بڑی سخاوت کے ساتھ خرچ کر ڈالتا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس اگر یومیہ آمدنی نہیں ہے تو اس زمین و جائداد کو جو آباء و اجداد سے ورثہ میں ملی ہے بیچنے پر مجبور ہو جاتا ہے تاکہ یومیہ اپنے لیے قات مہیا کر سکے۔

۲۔ اوقات کی بربادی: قات کھانے والے کا وقت ضائع ہوتا ہے وہ اپنے

---

[1] ریال سعودی عرب کا سکہ ہے جو ہندوستانی ڈھائی روپے کے برابر ہے۔

اکثر اوقات کو ایسی چیز میں گنوا دیتا ہے جس میں نہ کوئی مالی فائدہ ہے اور نہ جسمانی و دینی نفع وہ ظہر کے بعد قات کو لیتا ہے اور عشاء کے بعد رات کا اکثر حصہ گزر جانے تک بیٹھا رہتا ہے اور یہ روزمرہ کا معمول ہوتا ہے اور اس سے اسے خسران و ہذیان کے سوا کچھ نہیں حاصل ہوتا۔ اور اس کے کھانے سے ایسا نشہ چڑھتا ہے جو تیزی و طراری کے ساتھ اونچی آواز میں مجادلہ و مناقشہ پر آمادہ کرتا ہے۔ حتیٰ کہ راز کی جو بات اسے ساتھی سے خفیہ طور پر کہنی ہے اسے بھی وہ نشہ میں تیز و بلند آواز میں کہہ ڈالتا ہے یہ بات ایسے لوگ بھی سُن لیتے ہیں جو اسے سُننا نہیں چاہتے۔

۲۔ صحت پر ظلم :

قات کا عادی ہمیشہ دائمی بیماری کا شکار رہتا ہے اس کی خفیف سی ہلکی بیماری یہ ہے کہ جسم زرد یا بدرنگ اور لاغر ہو جاتا ہے۔ یہ نوجوان کو بڑھاپے سے قریب کر دیتی ہے تم چالیس سالہ قات خور کو قات نہ کھلانے والے ستر سالہ بڈھے کی طرح دیکھو گے میں نے ان امراض و علل کو بیان کر دیا جو قات خوری سے پیدا ہوتے ہیں ان امراض میں سے مرض الکلی (گردے کی بیماری) ہے یہ بیماری گردہ و مثانہ میں پیدا شدہ پتھری کو بڑھا دیتی ہے اس سے حرکتِ قلب میں تیزی اور دوران خون میں خرابی پیدا ہوتی ہے پھر قات نہ ملنے سے لاحق شدہ غم کے سبب قات خور کے سر کے بال سفید ہو جاتے ہیں اس سے مرض بواسیر پیدا ہوتا ہے کیونکہ قات خوری سے شدید قبض ہو جاتا ہے اور معمول کے مطابق پائخانہ نہیں ہوتا جس کی وجہ سے بواسیر کے اثرات خوفناک شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ قات خور میں کسی بھی مرض کی قوت مدافعت نہیں ہوتی کیونکہ قات تمام غذاؤں اور جسمانی قویٰ کو جلا کر رکھ دیتی ہے۔ اس سے ضعف عقل اور اعصابی تشنج پیدا ہوتی ہے جس سے طویل بے خوابی کی بیماری لاحق ہوتی ہے قات عادی شخص کو سخت مزاج سریع الغضب اور کثیر الحزن بنا دیتی ہے۔ نیز اسے دائمی حسرت و یاس میں مبتلا کر دیتی ہے۔ نیز کھانے والے کی حماقت کے سبب بیویوں کے طلاق، والدین

کی نافرمانی، احباب واصدقاء سے جدائی اور پڑوسیوں سے دشمنی میں زیادتی ہو جاتی ہے۔

۴۔ صلاۃ اور دیگر واجبات سے بے توجہی وغفلت:

قات خور قات خوری کے لیے صلاۃ عصر کا وقت ہونے سے پہلے بیٹھتا ہے اور اس مشغلہ میں نماز عصر کو چھوڑ دیتا ہے حالانکہ اسے یہ فرمان نبوی معلوم ہے:

"من ترك صلوة العصر فقد حبط عمله": جس نے عصر کی صلاۃ ترک کر دی اس کا عمل برباد ہو گیا۔

اور جب اس سے صلاۃ کے لیے کہا جاتا ہے تو یہ عذر کرتا ہے کہ اس کے منہ میں جو قات ہے وہ بیس ریال کے برابر ہے پھر وہ مغرب وعشاء بھی نہیں پڑھتا کیونکہ قات کا مسئلہ اس کے زعم کے مطابق اتنی جلدی ختم نہیں ہو جاتا اور جب سونے کے لیے بستر پر جاتا ہے، تو صلاۃ فجر سے پہلے اس کو نیند نہیں آتی اس طرح صلاۃ فجر کو بھی کھا لیتا ہے یہاں تک کہ کوئی صلاۃ نہیں پڑھتا اور بعض قات خور ترک جماعت کی عادت بنا لیتے ہیں اور ظہر وعصر کو ایک وقت اور عشاء ومغرب کو ایک وقت میں جمع کر لیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ذکر الٰہی بہت کم کرتے ہیں اور وعدہ خلافی اور دوسرے واجبات کی عدم ادائیگی بھی سرزد ہوتی ہے۔ قات خور ان تمام امور میں کوئی حرج نہیں محسوس کرتا۔ قات کھانے والا سمجھتا ہے کہ قات کھانے کے لیے بیٹھنا دوسرے وعدہ اور واجبات کو پورا کرنے سے زیادہ اہم ہے خلاصہ کلام یہ کہ قات ایمان کو زائل، ضمیر کو فاسد انسان کے وثوق وثبات اور قوت میں تزلزل پیدا کرنے والی ہے۔

۵۔ اپنی اولاد کو بھوکا چھوڑ کر قات کو بھاری رقم سے خریدتا ہے:

بسا اوقات اپنے کپڑے، سامان، بستر، مکان کو قات کے حصول کے لیے بیچ ڈالتا ہے اور بسا اوقات وہ اس بات پر مجبور ہوتا ہے کہ اپنی اولاد کو بھوک وپیاس میں چھوڑ کر طویل ہجرت کر جائے تاکہ قات کے لیے مال فراہم کرے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص

امریکہ اور دوسرے مالدار ممالک سے مال کثیر جمع کر کے لاتا ہے مگر یہ دو ماہ سے زیادہ اس کے پاس باقی نہیں رہتا اور جب ایک انسان یمن میں داخل ہوتا ہے تو یہ چیز اس کو تعجب میں ڈال دیتی ہے کہ وہاں مال و دولت کے خزانے ہیں مگر پھر بھی اس کے باشندے محتاج ہیں اور اکثر بڑی مشقت کے زندگی گزارتے ہیں گویا کہ قات کی موجودگی میں فقر و بھکمری اور نہ [illegible] نے یمن سے جدا نہ ہونے کی قسم کھا رکھی ہے جو لوگوں کے مال وحال دونوں کو خراب و برباد کرنے والی ہے۔

محمد سعید الشیبانی

دوحہ - ۱۶ر رمضان ۱۳۹۳ھ

موافق اکتوبر ۱۹۷۳ء

طبی تحقیق

شیخ بیحانی و شیخ شیبانی نے مضرات قات کے متعلق جو کچھ تحریر کیا ہے اس پر اضافہ کرتے ہوئے میں اس سلسلہ میں ڈاکٹر حجر بن احمد حجر کی تحریر کو بھی قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر موصوف کی اصل تحریر کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

• قات ان نباتات میں سے ہے جن کا کھانے والے کے جسم و عقل پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ یہ انسانوں کی خوش نصیبی ہے کہ قات کو چبانے کی عادت تمباکو کے پینے کی طرح دنیا میں عام نہیں ہوئی مگر اس کے اضرار (نقصانات) تمباکو کے اضرار سے کم نہیں ہیں چونکہ ابھی اس کے اضرار کو معلوم کرنے کے لیے ریسرچ و تحقیق بہت زیادہ نہیں ہوئی ہے۔ جس کی بنا پر اس کے بہت سے اضرار و اثرات غیر معروف ہیں اس وقت تک اس کے جو اضرار و اثرات معلوم ہو سکے ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ التہاب معدہ

۲۔ زخم معدہ

۳۔ امساک شدید (سخت قبض)

۴۔ التہاب کبد (جگر)

۵۔ حرکتِ قلب میں فساد

۶۔ ارتفاع ضغط الدم (ہائی بلڈ پریشر)

۷۔ اشتہائے طعام کا فقدان اور اس کے نتیجہ میں ضعف جسم۔

۸۔ سکر کی بیماری میں زیادتی یا قوت تحکم میں فساد۔

۹۔ پیشاب میں رکاوٹ

۱۰۔ ماں کے دودھ میں کمی۔

۱۱۔ نیند میں اضطراب

۱۲۔ کبھی جنون سے مشابہ اعراض۔

ڈاکٹر حجر بن احمد حجر
شعبۂ امراض قلب اور جن یونیورسٹی
ولایات متحدہ امریکہ۔

خاتمہ

"اللہ سے حسنِ خاتمہ کی دُعا ہے"

معزز قارئین! آپ نے ان مضبوط دلائل اور واضح براہین کو معلوم کر لیا جن کو میں نے کتاب وسنت اجماع امت بعض اہل مغرب کے اقوال، عقل، طب جدید اور شعراء وادباء کے بیانات سے پیش کیا ہے۔ اس سے روشن صبح کی طرح شراب اور دوسری مسکرات ومخدرات کی مضرتیں تمہارے لیے بالکل واضح ہو گئی ہیں اور کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہ گئی۔

میرے مسلمان بھائی! تمھیں ہماری یہ نصیحت ہے کہ تم ان گندی چیزوں سے دور رہو، بلکہ میں اپنی اس نصیحت کو مشرق ومغرب کے تمام مسلمانوں کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں جنھیں شیطان نے گمراہ کر رکھا ہے اور ان پر نفس امارہ، سرکش شہوت اور احباب سوء کا قبضہ ہو چلا ہے حتی کہ وہ شراب ومسکرات کے پنجہ میں پھنس گئے ہیں۔ یہ کبیرہ گناہ ہے جس کے ارتکاب سے اللہ نے اپنے بندوں کو منع فرمایا ہے اور شراب ومسکرات کے پینے والے پر سخت نکیر فرمائی ہے اسے گندہ شیطانی عمل اور شیطان کے لیے افساد بنی آدم کا وسیلہ قرار دیا ہے وہ اس کے ذریعہ ان کے اندر عداوت ودشمنی پیدا کرتا ہے۔ ذکرِ الٰہی اور صلاۃ سے دور رکھتا ہے مسکرات کے سبب عقل وجسم کمزور پڑ جاتے ہیں۔ مال برباد ہو جاتا ہے اور شر وفساد کے

دروازے کھل جاتے ہیں۔

جس نے شراب پی لی اس کے لیے زنا دچوری بڑی چیز نہیں۔ قتل بھی بعید نہیں اس کی نظر میں آداب وحرمات دین کی حدوں سے تجاوز کر جانا اور ان کی پردہ دری کرنا کوئی مشکل نہیں۔

اللہ نے شراب کو مسلمانوں پر حرام قرار دیا مگر اس کے بعد کہ انہوں نے اس کے نقصان کی تحقیق کر لی اس کی اذیت کو معلوم کر لیا اور اپنی آنکھوں سے اس سے پیدا ہونے والی مضرتوں کا مشاہدہ کیا، ہیبت وکرامت کی گراوٹ، نخوت وذکاوت کا فقدان، مجد و شرافت اور مروت وانسانیت کی بربادی یہ عقل کو خراب اور جسم کو کمزور کر دیتی ہے۔ مالوں کو برباد کر دیتی ہے اور آپس میں عداوت ودشمنی اور کینہ وحسد پیدا کرتی ہے۔ طب جدید نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ شراب کی تحریم میں اسلام حق بجانب ہے۔ یہ جسم کو سخت ضرر پہنچاتی اور جلد فنا کے گھاٹ اتار دیتی ہے۔

آپ انصاف پسند ڈاکٹروں سے معلوم کیجیے وہ آپ کو بتلائیں گے کہ شراب خرابی جگر اعصاب میں قلق پیدا کرتی، ریڑھ کی ہڈیوں کو تلف کرتی اور اعضاء تناسل میں برا اثر اور دوران خون کے نظام میں خلل ڈالتی ہے بسا اوقات اچانک موت کے حوادث اور حرکت قلب بند ہونے سے ہلاکت میں شراب کا بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔

اللہ شراب کو برباد کرے اس نے کتنے آباد گھروں کو ویران کر ڈالا۔

شراب نے کتنی موروثی شرافت اور بلند عزت کا خاتمہ کر دیا کتنی عورتوں کو رانڈ اور بچوں کو یتیم کر دیا۔ یہ کتنی سخت وجانی دشمن ہے اور کیسی المناک بیماری! یہ کیسا گھن ہے جو ہڈیوں کو کمزور اور جسموں کو فنا کر ڈالتا ہے۔

بہت سی قوموں نے شراب نوشی پر سخت پابندی عائد کی ہے اور پینے والے کے لیے سخت سزا مقرر کی ہے اور شدید وعید سنائی ہے۔ بہت سی قوموں نے شراب خانوں کو بند کر دیا ہے اور ملک کے اندر اس کے دخول کو پوری طاقت وقوت سے منع کرنے میں کسی طرح کا تردد نہیں کیا، ملک کے ہر گوشے میں جاسوسوں کا جال بچھا

دیا ہے۔ یہ جاسوس ان لوگوں کو پتہ لگاتے ہیں جو شراب پیتے یا اس کی تجارت کرتے ہیں اور انھیں عدالت میں حاضر کرتے ہیں جہاں انھیں سخت سزا ملتی ہے۔

اے مسلمانو! جب ان اقوام کی یہ حالت ہے تو کیا ہمارے لیے مناسب نہیں جبکہ ہم مسلمان ہیں، ہمارا دین اسلام ہے، ہمارا شعار قرآن ہے جس نے شراب کو پوری صراحت سے حرام کر دیا ہے اور دینی و دنیوی مضرتوں کی وضاحت کر دی ہے کہ ہم اس خطرناک بیماری کو بالکلیہ ختم کرنے کے لیے اپنی حاصل شدہ قوت سے ایک دوسرے کا تعاون کریں۔ اور ایسے ممالک سے جن کا دین اسلام ہے اور جن کی اکثریت مسلم ہے شراب کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا کام کریں۔

اے شراب کے عادی! تو اپنی رقم کو غیروں کے لیے پھینکتا ہے وہ اسے غنیمت سمجھ کر اٹھا لیتے ہیں اور اسے اپنی قوم و اپنے ملک کو بھیجتے ہیں وہ اس سے بم تیار کرکے اور توپ بنا کر ہمارے ہی اوپر استعمال کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ ہم پر حکومت کرتے ہیں۔ ہمیں مجبور و ذلیل کرتے ہیں اور ہمارے حقوق کو پامال کر دیتے ہیں۔ تمہاری ننھی منی اولاد اور مسکین بیوی بسا اوقات بھوکوں رہ کر رات گزارتی ہے بال بچوں کو ان پیسوں کی زیادہ ضرورت ہے کہ وہ پیٹ بھر سکیں اور اپنی ضروریات پوری کر سکیں۔

اے شراب کے عادی! تو جام شراب کو منہ تک لے جانے کی جرأت کیسے کرتا ہے کیا تجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نہیں معلوم کہ:

"لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن ولا یشرب الشارب حین یشرب وھو مومن": زانی جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے مومن نہیں رہتا۔

واللہ تم کتنے بے حیا ہو گئے ہو اور ایمان کے خلاف کتنے ڈھیٹ ہو گئے ہو۔

برباد ہو تو کتنا بڑا جاھل ہے، تیری عقل کتنی کمزور ہے تو بھلا کیسے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے تو کیسے زہر قاتل، خطرناک مرض، مہلک بیماری، تباہی اور جنون کو بیش بہا قیمت دیکر خریدتا ہے اور اس کے باوجود اپنے آپ کو عقلمند سمجھتا ہے۔

کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے ؎

أھجر الخمر ان کنت فتی　　　کیف یسعی فی جنون من یعقل

اگر تو عقلمند جوان ہے تو شراب کو ترک کر دے بھلا عقلمند شخص جنون کی کوشش کیسے کر سکتا ہے۔

اے بندگانِ خدا! اللہ سے خوف کھاؤ، جان رکھو شراب تمہاری دشمن ہے، تم اس سے لڑائی کرو۔ جس نے اس کو پیا اس نے اپنے پیٹ میں خباثت و گندگی بھری۔ تم اس سے اجتناب کرو اور یہ ایک جال ہے جس کو شیطان نے تمہارے لیے لگا رکھا ہے تم اس کے قریب نہ بھٹکو اور اگر پہلے پیتے تھے تو اللہ کی نزدیکی و قربت اختیار کرو۔

اے مسلمانو! اللہ سے توبہ کرو تاکہ فلاح و کامیابی حاصل کر سکو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ[1]

(اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے توبہ کرو خالص توبہ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہاری برائیاں دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل فرما دے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ یہ وہ دن ہو گا جب اللہ اپنے نبی کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رُسوا نہ کرے گا ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہو گا اور وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمارا نور ہمارے لیے مکمل کر دے اور ہم سے درگزر فرما تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

---

[1] التحریم ۶۶/۸

تمام تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے ہم اس کی ایسی تعریف کرتے ہیں جو اس کے جلال کے شایانِ شان ہے کہ اس نے ہمیں اس نفع بخش (ان شاء اللہ) کتاب کے مکمل کرنے کی توفیق بخشی۔ اور اللہ عظیم سے دعا کرتا ہوں کہ اس کے ذریعہ ہمارے مسلمان بھائیوں کو نفع پہنچائے اور یہ خالص اللہ کے لیے ہو۔ درود وسلام نازل ہو اس ذات پر یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو مخلوق میں سب سے افضل ہیں اور آپ کے آل واصحاب پر اور جو قیامت تک ان کے نقش قدم پر چلیں گے۔

یہ کتاب ربیع الاول ۱۳۹۲ھ کی ۲۷ ویں شب کو مکمل ہوئی۔

بقلم مولف
احمد بن حجر آل علی
قاضی محکمہ شرعیہ، قطر

شراب نوشی - حرمت